

نفسیاتی طریقہ تعلیم کے مطابق اول درجے کے پھوٹوں کے لیے جدید تریسی طرز پر انہتائی آسان انداز میں راجح
الوقت عربی زبان و قواعد سکھانے والی اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب

آسان عربی قواعد

محمد یاسین قاسمی گڈاوی

تفصیلات

نام کتاب:	آسان عربی قواعد
تالیف:	محمد یاسین قاسمی
صفحات:	۲۲۲
تعداد اشاعت:	ایک کروڑ
سن اشاعت:	۲۰۱۱ء
ناشر:	

ملنے کے پتے

تمام چھوٹے بڑے کتب خانے۔

فہرست عنوانوں

سبق نمبر	عنوان	صفہ نمبر
۱	فن کا نام، موضوع، غرض و غایت	14
۲	لفظ اور اس کی تقسیم	16
۳	موضوع اور ہمہل کی تقسیم	18
۴	مفرد و کلمہ کی تقسیم	20
۵	اسم کی علامتیں	22
۶	فعل کی علامتیں	24
۷	حرف کی علامتیں	26
۸	نقشہ و اجرہ	28
۹	مختلف اعتبار سے اسم کی تقسیم، جنہیں کے اعتبار سے اسم کی تقسیم	30
۱۰	تعداد کے اعتبار سے اسم کی تقسیم	33
۱۱	معرفہ نکرہ کے اعتبار سے اسم کی تقسیم	37
۱۲	مرکب کی تعریف اور اس کی تقسیم	40
۱۳	مرکب غیر مفید کی تقسیم، مرکب اضافی	42
۱۴	مرکب تو صفتی	46
۱۵	مرکب بنائی	49
۱۶	مرکب منع صرف	51

53	مرکب مفید کی تقسیم	۱۷
56	جملہ انشائیہ کی تقسیم	۱۸
58	مغرب و مشرق	۱۹
60	مبین کی تقسیم	۲۰
62	ضمیر اور اس کی تقسیم	۲۱
66	اسماے موصولہ	۲۲
69	اسماے اشارہ	۲۳
71	اسماے افعال	۲۴
73	اسماے اصوات	۲۵
74	اسماے ظروف	۲۶
76	مغرب کی تقسیم	۲۷
79	اسم متمكن مغرب کی تقسیم، منصرف و غیر منصرف	۲۸
84	نقشہ و اجراء	۲۹
86	اعراب کی تقسیم، اعراب بالحروف	۳۰
89	عوامل کا بیان، عوامل معنوی کی تقسیم	۳۱
91	مبتداء وخبر	۳۲
93	عوامل لفظی کی تقسیم	۳۳
94	حروف عالمہ در اسم کا بیان، حروف جر	۳۴
96	حروف مشبه بال فعل	۳۵

98	ماولا مشابہ بے لیس	۳۶
100	لائے نفی جنس	۳۷
103	حروف ندا	۳۸
105	حروف عاملہ در فعل، حروف ناصہ	۳۹
107	حروف جازمہ	۴۰
109	افعال عاملہ، فعل معروف	۴۱
111	فعل	۴۲
115	مفعول مطلق	۴۳
117	مفعول به	۴۴
119	مفعول فیہ	۴۵
221	مفعول له	۴۶
123	مفعول معہ	۴۷
124	حال	۴۸
127	مستثنی	۴۹
129	فعل مجهول	۵۰
133	فعل لازم اور فعل متعدد	۵۱
136	افعال ناقصہ	۵۲
138	افعال مقاربہ	۵۳
141	فعل مدح و فعل ذم	۵۴

143	افعال تجرب	۵۵
145	فعل امر	۵۶
146	فعل نہی	۵۷
147	اسمائے عاملہ	۵۸
148	اسمائے شرطیہ	۵۹
150	اسمائے افعال	۶۰
152	مصدر	۶۱
154	اسم فاعل	۶۲
157	اسم مفعول	۶۳
160	صفت مشبه	۶۴
162	اسم تفضیل	۶۵
165	اسم مضاف	۶۶
166	ممیز تبیز	۶۷
172	اسمائے کنایہ	۶۸
175	اعراب بالحركات، مرفوعات	۶۹
177	منصوبات	۷۰
179	مجرورات	۷۱
181	کچھ خلاف قاعدة اعراب	۷۲
183	تواليع	۷۳

۱۸۴	صفت	۷۳
۱۸۶	تاكید	۷۵
۱۸۹	بدل	۷۶
۱۹۱	عطف بحرف	۷۷
۱۹۳	عطف بیان	۷۸
۱۹۴	مشارایہ	۷۹
۱۹۵	حروف غیر عاملہ	۸۰
۱۹۹	امتحان خودی نقشہ واجر اور تمثیلات عام	۸۱

پیش لفظ

تدریسی زندگی میں ابتدائی درجات کے بچوں کو عربی زبان سکھانے کے دوران تجربات کے جن مراحل سے گذر تارہا، انھیں اشاراتی نوٹ کی شکل دیتا رہا۔ مکمل ہونے کے بعد کسی درسی نصابی کتاب کی جگہ یہی نوٹ بچوں کو پڑھایا اور مدارس اسلامیہ میں عربی پڑھانے کے موجودہ طرز کے بجائے کتاب ہذا کے طرز کے مطابق درس کا آغاز کیا، جس کا نتیجہ امید سے کہیں بڑھ کر پایا۔ اس کتاب میں عربی سکھانے کے تعلق سے جن پہلووں پر خاص زور دیا گیا ہے، وہ پہلو درج ذیل ہیں:

(۱) عربی قواعد کو آسان سے آسان تر زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
 (۲) آسانی ہی کی خاطر ہر مضمون کو ایک علاحدہ سبق بنانے کا خیال رکھا گیا ہے۔
 (۳) پرانی کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے موجودہ وقت کے اہل عرب کی عربی قواعد کی گئی تشریح کو مانخدہ بنایا گیا ہے۔

(۴) قواعد کی فنی ترتیب کے بجائے تدریجی طور پر مشق و تمرین میں سہولت پیدا کرنے والی صورت کو اپنایا گیا ہے۔

(۵) مضمون کی ترتیب میں پہلے اور بعد میں بیان کرنے کی جو حکمتیں بیان کی جاتی ہیں، نفس عربی سکھانے میں وہ بحثیں لائیں ہونے کی وجہ سے مطلقاً ترک کر دی گئیں ہیں؛ بلکہ مشق و تمرین میں آسانی کی خاطر قسموں کو آگے پیچھے کر دیا گیا ہے۔

(۶) قواعد کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے اجرا کا طریقہ اپنایا گیا ہے، پھر ترکیب کی جانب توجہ دلائی گئی ہے اور پھر تمرین کی شکل میں قواعد کو مستحکم طور پر ذہن نشین کرائی گئی ہے۔

(۷) اجرا، ترکیب اور تمرین کے لیے ہر جگہ نمونہ دیا گیا ہے تاکہ اس کی روشنی میں اجرا، ترکیب اور تمرین کرنے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

(۸) تینوں چیزیں اپنی اپنی جگہوں پر بچوں کی نفیسیات کے مطابق دی گئی ہیں تاکہ انھیں زیادہ پریشانی یا اکتاہٹ محسوس نہ ہو سکے۔ بعض بعض جگہ اجرا میں الفاظ کی تکرار بھی اسی غرض سے ہوئی ہے۔

(۹) حسب ضرورت متن یا تمرین میں آئے ہوئے عربی الفاظ کے معانی پر زور دیا گیا ہے، جس کے بغیر قواعد کا سمجھنا یا تو مشکل تھا یا اس کی مکمل تفہیم ناممکن۔

(۱۰) قواعد املا کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے تاکہ بچے صحت املا کا بھی خیال رکھیں۔ حقیقت یہی ہے کہ آج کے دور میں مشق و تمرین کے بغیر کوئی بھی زبان سکھانا ایسا ہی ہے جیسے کہ کسی کوتیرا کی پانی کے بجائے خشکی میں سکھانا۔ ایک آدمی کو خشکی میں تیرنے کے لئے ہی گرتا دیے جائیں کہ پانی میں اس طرح ہاتھ ہلانا ہے، پیر کی حرکت اس طرح ہونی چاہیے، سانسوں پر اس طرح کنٹرول کرنا ہوگا، پانی کے بہاؤ اور رخ کے اندازہ لگانے کا یہ طریقہ ہے وغیرہ وغیرہ اور یہ تمام قواعد وہ زبانی روؤادیں؛ لیکن پھر بھی وہ پانی میں جائے گا تو وہ ضرور ڈوبے گا۔ یہاں پر صرف اس کی مشق ہی کام آسکتی ہے اور کچھ نہیں۔ اسی طرح زبان کے سیکھنے اور سکھانے کا عمل ہے، آپ لاکھ قواعد روؤادیں، بحث کی تقدیم و تاخیر کی سینکڑوں حکمتیں ذہن نشیں کرادیں، متن میں پوشیدہ بے شمار معارف و نکات اجاگر کر دیں، مرفوع، منصوب اور مجرور پڑھنے کے تمام اختلافات از بر کرادیں؛ لیکن اگر مشق نہیں ہوگی، تو فعل فاعل اور مبتدا وخبر پر مشتمل ایک سادہ جملہ بھی بنانا مشکل ہوگا۔ طریقہ تعلیم کے سلسلے میں علامہ ابن خلدون (۸۰۸-۷۲۳) کا ایک قول نقل کرتے ہیں۔ انھوں نے کتاب اول کے باب سادس کی چھتیسیوں فصل میں لکھا ہے کہ

الفصل السادس والثلاثون في أن كثرة الاختصارات

المؤلفة في العلوم مخلة بالتعليم. ذهب كثيرون من المتأخرین إلى اختصار الطرق والأنهاء في العلوم يولعون بها ويدونون منها برناماً مختصراً في كل علم يشتمل على حصر مسائله وأدلتها باختصار في الألفاظ وحشو القليل منها بالمعانی الكثيرة من ذالک الفن وصار ذالک مُخلاً بالبلاغة وعسراً على الفم.

ترجمہ: ۳۶ روای فصل، بہت زیادہ اختصار والی کتابیں تعلیم میں خلل انداز ہوتی ہیں متاخرین علمائے حسن سوار ہوتی کہ وہ ہر فن کی کتابیں مختصر اور ان کے مسائل و دلائل کو سمیٹ کر کم کم سے کم الفاظ میں بیان کرنے لگے۔ اس طرح کے اختصارات سے بلاغت میں زبردست خلل پیدا ہو گیا اور سمجھنے میں دشواری پیدا ہو گئی۔

اسی طرح مارپیٹ کے سلسلے میں ابن خلدون اپنا نقطہ نظر واضح کرتے ہیں کہ

الفصل الأربعون: في أن الشدة على المتعلمين مضر
بهم. و ذلك أن الارهاف الحد بالتعليم مضر بالمتعلم سيما في
أصغار الولد لأنه من سوء الملكة. ومن كان مرباه بالعنف
والقهر من المتعلمين أو المماليك أو الخدم سطا به القهر و
ضيق عن النفس في انبساطها و ذهب بنشاطها و دعاه إلى
الكسيل و حمل على الكذب والخبث.

ترجمہ: ۳۰ روای فصل، طلبہ پر سختی نقصان دہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تعلیم کے سلسلے میں مارپیٹ اور ڈانٹ ڈپٹ مضر ہے، خصوصاً چھوٹے چھوٹے بچوں کے حق میں اور بھی زیادہ نقصان دہ ہے؛ کیوں کہ یہ استاذ کی نااہلی اور غلط تعلیم کی نشانی ہے، جن کی تعلیم و تربیت قہر و تشدد سے ہوتی ہے، خواہ وہ پڑھنے والے بچے ہوں یا لوئندی یا گلام ہوں یا نوک روچا کر ہوں، ان کے

دل و دماغ پر استاد کا قہر چھایا ہوارہتا ہے، ان کی طبیعت بجھ کر رہ جاتی ہے، امنگ و حوصلہ پست ہو جاتا ہے، شوق و دل چسپی جاتی رہتی ہے، طبیعت میں سستی، بد باطنی اور جھوٹ بولنے کی بری عادت پیدا ہو جاتی ہے۔

ابن خلدون نے یہ بات آج سے تقریباً ۱۲۰ سو سال پہلے کہی ہے، جب اسی وقت تعلیم اور نصاب تعلیم کے بارے میں آسان طرز اختیار کرنا چاہیے تو آج کے دور میں اس کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

آخر میں ہم اساتذہ کہ کرام سے گزارش کرتے ہیں کہ اس کتاب کے پڑھاتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھیں:

(۱) جو متن کی شکل میں عبارتیں ہیں، صرف انھیں کو زبانی یاد کرائیں، علاوہ ازیں بوس میں دیے گئے ترقیاتی عبارتیں اور سوالات کی عبارتیں بالکل بھی نہ رٹوائے جائیں۔

(۲) اس کتاب میں چھوٹے بڑے دونوں طرح کے اسباق ہیں، جو چھوٹے اسباق ہیں، ایک نشست میں پڑھایا جاسکتا ہے، اور مضمون کے اعتبار سے بھی آسان ہیں، تو انھیں ایک نشست میں ہی پڑھائیں، ورنہ ایک سے زائد نشستوں میں پڑھائیں اور جو بڑے اسباق ہیں، ان کو کئی نشستوں میں مناسب تقسیم کر کے پڑھائیں۔

(۳) مشق و تمرین میں یہ خیال رکھیں کہ جو مختصر اسباق ہیں، ان میں اگر مناسب ہو تو اسی دن مشق بھی کرادیں یا پھر دوسرے دن مشق کرائیں۔ اور جو بڑے اسباق ہیں ان میں ایک مضمون کے پورا ہونے کے بعد اس کے تعلق سے خاص تمرین کو اسی کے ساتھ کرادیں تاکہ اسباق اور تمرین دونوں ساتھ ساتھ رہیں یا پھر سبق کے مکمل ہونے کے بعد ہی مشق کرائیں؛ لیکن ان دونوں صورتوں میں اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ سبق آگے ہوں اور تمرین پیچے، اس کا اثنانہ کریں کہ تمرین پہلے کرادی جائے اور سبق بعد میں پڑھایا جائے۔

(۴) جو تمرین اجراء سے متعلق ہیں، ان کو سبق کے دوران بطور وضاحت کے ضرور

سمجھائیں اور اس سبق کے پہلے دن قواعد پڑھانے کے بعد ہوم ورک کے لیے اجرا کا کام ضرور دیں۔

(۵) سبق پڑھانے کا عمل خواہ رک جائے؛ لیکن مشق و تمرین میں کسی دن ناغمہ نہ کریں؛ بلکہ سبق سے متعلق یا آموختہ سے متعلق کچھ نہ کچھ تمرین ضرور دیں۔

(۶) سبق کے ساتھ ساتھ ایک محمد و مقدار آموختہ کا ضرور سینیں؛ ورنہ ہفتے میں کم از کم ایک دن آموختہ لازمی طور پر سینیں۔

(۷) اس کتاب میں جو مشق و تمرین دی گئی ہیں، وہ صرف ایک نمونہ ہے، آپ اپنے طور پر ان سے کئی زیادہ مشق و تمرین کرائیں، مثلاً عربی کی کوئی کتاب بھی ساتھ میں پڑھائی جائی ہے، تو اس کتاب کے اسباق کو سامنے رکھ کر ان کا اجر اور ترکیب کرائیں۔

(۸) سبق پڑھانے کے بعد اگر طالب علم کوئی سوال کرے، تو اس پر ناراضگی کے اظہار کے بجائے اس کی حوصلہ افزاںی کرتے ہوئے تسلی بخش جواب دیں؛ بلکہ سبق کے بعد باقاعدہ سوال کرنے کی تحریک پیدا کی جائے اور بچوں سے سوال کرایا جائے۔

(۹) اگر کوئی طالب علم کوئی بھی سوال کرتا ہے، تو اس پر کسی طنز کے بجائے اپنے پڑھانے پر غور کیا جائے کہ آخر ہم نے قواعد کی تشریح کا کون سا انداز اپنایا کہ بچوں کے ذہن میں اشکال رہ گیا، پھر اس کے ازالہ کرنے اور پہلے سے بہتر طور پر سمجھانے کی کوشش کریں۔

(۱۰) اسی طرح اگر کوئی طالب تمرین بنانے میں کوئی عمومی غلطی کرتا ہے، تو اپنے پڑھانے کے بارے میں غور کر کے جو وضاحت طلب بات معلوم ہو، اس کی دوبارہ وضاحت کریں، طالب علم کو ہرگز انراہ نہ دیں۔

(۱۱) بچوں کی نفیسیات یہ ہیں کہ وہ حوصلہ افزاںی سے کسی چیز کو زیادہ قبول کرتے ہیں اور ڈائٹ ڈیپٹ یا پٹائی سے وہ حواس باختہ ہو جاتے ہیں، ان کا ذہن ان کا ساتھ دینا چوڑ دیتا ہے اور گھبراہٹ کے عالم میں یاد کیا ہوا بھی بھول جاتے ہیں، ایسی صورت میں نرمی اور شفقت سے

کسی چیز کو ذہن نہ شین کرایا جاسکتا ہے۔ اس لیے نرمی اور شفقت کا طریقہ ہی اختیار کریں، سختی بالکل نہ کریں، کبھی کسی موقع پر تنبیہاً اٹھنا الگ بات ہے۔

(۱۲) یہ قواعد چوں کہ اردو میڈیم کے لحاظ سے لکھے گئے ہیں، اس لیے قاعدے کے تعلق سے اردو میں اس کے مترا دفات کی ضرور تشریع کریں، کسی ایک بُجھ اور خاص ترجیح کا پابند نہ بنائیں۔

(۱۳) اور ان تمام چیزوں سے بڑھ کر ایک طالب علم کو قرآن کی زبان اور محمد عربی ﷺ کی پیاری زبان سکھانے کے لیے غلوص ولہیت کے ساتھ ہر ممکن جتن کریں کہ یہی طالب علم ہمارے لیے آخرت کا تو شہ ہیں۔

مذکورہ بالاسطور میں وہ طریقہ لکھے گئے ہیں، جنہیں عملی تجربے کے بعد مفید پایا گیا ہے، اگر آپ کے پاس ان سے بہتر طریقہ اور تجربات موجود ہیں، تو ان سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ انسان سے غلطی یا اس کے کاموں میں کوئی آخری حتمیت نہیں ہوتی، اس لیے اگر کہیں کوئی غلطی یا اس سے بہتر طرز عمل ہو سکتا ہے، تو اس سے ضرور مطلع کریں، بندہ بے حد ممنون و مشکور ہو گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو نافع بنائے، خاص و عام میں مقبولیت عطا فرمائے اور اس کے لیے کسی بھی طرح کا تعاون کرنے والے، پڑھنے والے، پڑھانے والے اور اسے اپنی ملکیت کی زینت بنانے والے تمام حضرات کی مغفرت فرمائے، آمین، ثم آمین۔

محمد یاسین قاسمی

۹ رابریل ۲۰۱۱ء مطابق

سے پہر چار بجے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لاهله والصلاه لاهلها

پہلا سبق

فن کا نام، موضوع، غرض و عایت

انسان دنیا میں جو بھی کام کرتا ہے، اس کام کا ایک نام اور اس کے کرنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ یہ علم جو ہم پڑھ رہے ہیں، اس کا نام ”نحو“ ہے۔ اس کے پڑھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم عربی زبان سیکھ لیں اور اس کے پڑھنے اور لکھنے میں کوئی غلطی نہ کریں۔ ہر علم و فن کا ایک موضوع ہوتا ہے۔ موضوع کا مطلب یہ ہے کہ علم و فن میں کوئی خاص بات بیان کی جائے یا کوئی خاص چیز استعمال کی جائے، جیسے: کپڑے، دھاگے، قینچی، سلانی کی مشین، فن درزی کے موضوع ہیں۔ اسی طرح علم نحو کا موضوع ”کلمہ“ اور ”کلام“ ہیں۔

سوالات

ذیل کے سوالات کے جوابات دیجیئے۔

- (۱) یہن جو آپ پڑھر ہے ہیں، اس کا کیا نام ہے؟
- (۲) علمِ نحو پڑھنے کا آپ کا کیا مقصد ہے؟
- (۳) عربی زبان سیکھنے کے لیے کون سا علم سیکھنا ضروری ہے؟
- (۴) موضوع کا مطلب کیا ہے؟
- (۵) علمِ نحو کا موضوع بتائیئے۔

دوسرا سبق

لفظ اور اس کی تقسیم

پہلا سبق میں ہم نے پڑھا کہ علم فتن میں کوئی خاص بات بیان کی جاتی ہے، جسے موضوع کہا جاتا ہے۔ علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔ آجے آج کے سبق میں کلمے کے بارے میں جان کاری حاصل کرتے ہیں۔

انسان اپنی زبان سے جو بھی آواز نکالتا ہے، اس کو ”لفظ“ کہتے ہیں۔ انسان یہ لفظ دوہی طرح کا نکال سکتا ہے، کوئی تیسری طرح کا نہیں نکال سکتا۔ وہ لفظ یا تو معنی والا ہوگا یا معنی والا نہیں ہوگا۔ معنی والا لفظ کو ”موضوع“ کہتے ہیں، جیسے: کتاب۔ قلم۔ مسجد۔ اور بے معنی لفظ کو ”مہمل“ کہتے ہیں، جیسے: وتاب۔ ولم۔ وسجد۔

سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

- (۱) انسان کی زبان سے نکلی ہوئی آواز کا کیا نام ہے؟
- (۲) آپ اپنی زبان سے کتنی طرح کی آوازنکال سکتے ہیں؟
- (۳) کیا انسان کے علاوہ جیسے جانور، مشین یا دیگر چیزوں سے نکلی ہوئی آواز کو لفظ کہیں گے؟
- (۴) موضوع کس طرح کی آواز یا لفظ کو کہتے ہیں؟ آوازنکال کرتا یہے۔
- (۵) مہمل کی آواز کس طرح ہوتی ہے؟ آوازنکال کرتا یہے۔
- (۶) دیے گئے نمونہ کے مطابق یونچ کے الفاظ میں بتائیے کہ کون سا لفظ موضوع ہے اور کون سا لفظ مہمل اور کیوں؟

نمونہ: شَجَرٌ (درخت) موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار لفظ ہے۔ رَجَشُ (شَجَرٌ کا اللاییسے کہ ورخت) مہمل ہے؛ اس لیے کہ بے معنی لفظ ہے۔

- (۱) حَجَرٌ (پتھر)۔ (۲) رَجَحٌ (حجَرٌ کی الٹی شکل)۔ (۳) خُبْرٌ (روٹی)۔
- (۴) زَبْخٌ (خُبْرٌ کی الٹی شکل)۔ (۵) قَلْمٌ (قلم)۔ (۶) مَلْقٌ (قلم کی الٹی شکل)۔ (۷) عَدْسٌ (DAL)۔ (۸) سَدَعٌ (عدس کی الٹی شکل)۔ (۹) بَصَلٌ (پیاز)۔ (۱۰) لَصَبٌ (بَصَلٌ کی الٹی شکل)۔
- (۱۱) موضوع اور مہمل کے کم از کم دس الفاظ اپنی مادری زبان میں نمونے کے مطابق لکھ کر لائیے۔

تیسرا سبق

موضوع اور مہمل کی تقسیم

سبق نمبر ۷ میں ہم نے لفظ کی تعریف و شرح اور اس کی دو نوعی قسموں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔
اے آج کے سبق میں موضوع و مہمل کی قسموں کے بارے میں جان کاری لیتے ہیں۔

”مہمل“ چوں کہ بے معنی لفظ ہوتا ہے اور بے معنی لفظ سے ایک دوسرے سے کچھ کہہ
نہیں سکتے، اس لیے اس کی کوئی قسم نہیں ہے۔

ایک دوسرے کو کچھ کہنے کے لیے موضوع یعنی معنی دار لفظ بولنا ضروری ہے۔ اب اگر
انسان موضوع لفظ بولتا ہے، تو اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ کسی تیسرا
صورت کا لفظ بول ہی نہیں سکتا۔ یا تو وہ موضوع لفظ ایک ہو گا، تو اسے ”مفرد“ اور ”کلمہ“ کہتے
ہیں۔ یا ایک سے زیادہ ہو گا، تو اسے ”مرکب“ اور ”کلام“ کہتے ہیں۔

مفرد کی مثال: قلم۔ کتاب۔

مرکب کی مثال: هذا قلم (یہ قلم ہے) ذلک مسجد (وہ مسجد ہے)۔

سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(۱) مہمل کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۲) موضوع کی تمام قسموں کو شمار کرائیے۔

(۳) مفرد کے کہتے ہیں؟

(۴) مرکب کی تعریف کرو۔

(۵) مندرجہ ذیل الفاظ میں نیچے دیے گئے نمونے کے مطابق مفرد و مرکب کو پہچانیے۔

نمونہ: جَمْلٌ: مفرد ہے؛ اس لیے کہ یہ ایک لفظ ہے۔ هَذَا جَمْلٌ: مرکب ہے؛ اس لیے کہ یہ دو الفاظ ہیں: ایک هَذَا اور دوسرا جَمْلٌ۔

جَمْلٌ (اونٹ) حَبَّلٌ (رسی) كُلْبٌ (کتا) هِرَّةٌ (بلی) ضَفْدَعٌ (منڈک) مَاءٌ (پانی) كُرْبَسِيٌّ (کرسی) ضَرَبٌ (اس نے مارا) نَصَرٌ (اس نے مدد کی) مِنْ (سے) عَلَى (پر) فِي (میں) هَذَا (وہ) ذَالِكَ (وہ) جَدِيدٌ (نیا)۔ هَذَا جَمْلٌ (یہ اونٹ ہے)۔ الْمَاءُ بَارِدٌ (پانی ٹھنڈا ہے)۔ الْهِرَّةُ صَغِيرَةٌ (بلی چھوٹی ہے)۔ الْقَلْمُ جَدِيدٌ (قلم نیا ہے)۔ الْكِتَابُ مُفِيدٌ (کتاب فائدہ مند ہے)۔ نَصَرَ حَامِدٌ (حامد نے مدد کی)۔ ضَرَبَ خَالِدٌ (خالد نے مارا)۔ ذَهَبَ وَلَدٌ (ایک لڑکا گیا)۔ أَكَلَ جَمْلٌ (اونٹ نے کھایا)۔ طَلَبَ رَجُلٌ (ایک آدمی نے مانگا)۔ فِي الْبَيْتِ (گھر میں)۔ عَلَى الْكُرْبَسِيٍّ (کرسی پر)۔ مِنَ الْمَدَرَسَةِ (درس سے)۔ لِلْوَلَدِ (لڑکے کے لیے)۔ عَلَى السَّطْحِ (چھت پر)۔ فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں)۔ أَنَا (میں)۔ أَنْتَ (تم، آپ)۔ هُوَ مُعْلِمٌ (وہ استاذ ہے)۔ أَنَا طَالِبٌ (میں طالب علم ہوں)۔

(۶) اپنی مادری زبان میں یا عربی زبان میں مفرد و مرکب کی کم از کم دس مثالیں بنائیے۔

چوتھا سبق

مفرد و کلمہ کی تقسیم

سبق نمبر سیم میں ہم نے موضوع کی دو قسموں: مفرد و مركب کے بارے میں جان کاری حاصل کی۔ آج یہ سبق میں مفرد کی قسموں کے بارے میں جان کاری لیتے ہیں۔

انسان اگر مفرد لفظ بولتا ہے، تو اس کی تین ہی صورتوں میں سے کوئی ایک صورت ہو سکتی ہے: یا تو وہ اسم ہو گا، یا فعل ہو گا، یا حرف ہو گا۔

اسم کی تعریف: اس مفرد لفظ کو کہا جاتا ہے، جس کا معنی دوسرے لفظ کے جوڑے بغیر سمجھ میں آ جاتا ہے اور اس میں تینوں زمانوں: ماضی، حال اور استقبال میں سے کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا ہے، جیسے: قلم۔ کتاب۔ دوا۔

نoot: ماضی گزرا ہوا، حال موجودہ اور استقبال آنے والے زمانے کو کہتے ہیں۔

فعل کی تعریف: فعل اس مفرد لفظ کو کہا جاتا ہے، جس کا معنی دوسرے لفظ کے جوڑے بغیر سمجھ میں آ جاتا ہے اور اس میں تینوں زمانوں: ماضی، حال اور استقبال میں سے کوئی ایک زمانہ بھی پایا جاتا ہے، جیسے: نصر: اس نے مدد کی۔ یَنْصُرُ وَ مَدْكُرْ تھا یا کرے گا۔

حرف کی تعریف: حرف اس مفرد لفظ کو کہا جاتا ہے، جس کا معنی دوسرے لفظ کے جوڑے بغیر سمجھ میں نہیں آتا ہے، جیسے: فی (میں) عَلَیْ (پر) تَحْتُ (پیچے)۔ اگر ان حروف کے ساتھ کوئی اسم یا فعل جوڑ دیا جاتا ہے، تو معنی سمجھ میں آ جاتا ہے، جیسے: أَنَا فِي الْبَيْتِ (میں گھر میں ہوں)۔

فائدہ

جو لفظ اسم ہوگا، وہ کبھی فعل یا حرف نہیں ہوگا۔ جو لفظ فعل ہوگا، وہ کبھی اسم یا حرف نہیں ہوگا اور جو لفظ حرف ہوگا، وہ کبھی اسم یا فعل نہیں ہوگا۔

سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

- (۱) مفرد کی کتنی فرمیں ہیں؟
- (۲) اسم کی تعریف کیجیے۔
- (۳) فعل کسے کہتے ہیں؟
- (۴) حرف کی تعریف کرتے ہوئے کوئی ایک مثال بھی دیجیے۔
- (۵) زمانہ کتنا ہے؟
- (۶) ماضی، حال اور استقبال کا مطلب بتاؤ۔

پانچواں سبق

اسم کی علامتیں

سبق نمبر ۷ میں ہم نے مفروکی تین قسموں: اسم بعل اور حرف کی تعریف و تشریح پڑھی۔ آج یے آج کے سبق میں اسم کی علامتوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

علامت کی تعریف: جس چیز سے کسی چیز کو پہچانا جاتا ہے، اسے علامت کہتے ہیں۔
اسم کی گیارہ علامتیں ہیں:

- (۱) کسی بھی چیز کا نام، جیسے: دہلی۔ ممبئی۔ آسان عربی قواعد۔
- (۲) کسی لفظ کے شروع میں الف لام کا ہونا، جیسے: القرآن۔ الرَّسُولُ۔
- (۳) کسی لفظ کے آخر میں توین، یعنی دوزبر، دوزیر، دوپیش کا ہونا، جیسے: قُرْآن۔ حَدِيثٌ۔ رَسُولًا۔
- (۴) کسی لفظ کا تشکیل ہونا، جیسے: زَجْلَانٌ۔ كَتَابٌ۔
- (۵) کسی لفظ کا جمع ہونا، جیسے: مُسْلِمُونَ۔ مُسْلِمَاتٌ۔ رَجَالٌ۔
- (۶) کسی لفظ کا مضاف ہونا، جیسے: رَسُولُ اللَّهِ (اللَّهُ کے رسول) كِتَابُ اللَّهِ (اللَّهُ کی کتاب)۔
- (۷) کسی لفظ کے آخر میں تائے متحرکہ (زبر، زیر، پیش والی بُشَكَل گول "ة") ہونا، جیسے: دَوَّاًة۔ دَوَاتٍ۔ قَلْنَسُوَةً (ٹُوپی)۔
- (۸) تمام اسماے اشارہ، جیسے: هَذَا ذَالِكَ وَغَيْرَه۔

- (۹) تمام اسماء موصولة، جیسے: الَّذِي - الَّتِي وغیره۔
- (۱۰) تمام اسماء ضمائر، جیسے: هُوَ - هُمَا - هُمْ وغیره۔
- (۱۱) تمام اسماء ظروف، جیسے: إِذْ - مَتَىٰ - كَيْفَ وغیره۔

سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

- (۱) علامت کی تعریف کیجیے۔
- (۲) اسم کی کتنی علامتیں ہیں؟ مثالوں کے ساتھ نویسیے۔
- (۳) درج ذیل الفاظ میں نمونہ کے مطابق اس کی علامتوں کو پہچانیے۔
- نمونہ: الْحَمْدُ: یہ لفظ اسم ہے، اس لیے کہ اس کی علامتوں میں سے الف لام اس کے شروع میں ہے۔
- الكتابُ. القلمُ. الشَّمْسُ (سورج) النَّجْمُ (تارہ) الجَوَّالُ (موبائل) الْكُرَاسَةُ (کاپی)۔ لکھنو۔ ملکتہ۔ بخاری۔ مُسْلِمُ۔ مَكَّةُ۔ كعبَةُ۔ أَبُ (باپ)۔ أَمُ (ماں)۔ أَخْتُ (بین)۔ أَخْ (بھائی)۔ وَلَدُ (لڑکا)۔ بِنْتُ (لڑکی)۔ عَلَى زَيْدٍ (زید پر) لِلْفَرَسِ (گھوڑے کے لیے)۔ فِيْ قُرْآنِ (قرآن میں) تَحْتَ الشَّجَرِ (درخت کے نیچے) فَوْقَ الْحَجَرِ (پھر کے اوپر)۔ أَسْرَةُ (خاندان) ظُلْمَةُ (تاریکی) سَنَةُ (سال) قُوَّةُ (طاقت) زَهْرَةُ (پھول) جَمِيلَةُ (خوب صورت) طَائِرَةُ (پرندہ)۔

(۴) اسم کی پہلی، دوسری، تیسرا اور ساتویں علامت پر کم از کم دس مثالیں لکھیے۔

چھٹا سبق

فعل کی علامتیں

سبق نمبر ۵ میں ہم نے مفرد کی ایک قسم اسم کی علامتوں کے بارے میں پڑھا۔ یہ آج کے سبق میں مفرد کی دوسری قسم فعل کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

فعل کی آٹھ علامتیں ہیں:

- (۱) کسی لفظ کا فعل ماضی یعنی **فعَل** اور اس کے باقی صیغوں کے وزن پر ہونا، جیسے: **نصر** (اس نے مرد کی) طلب (اس نے مانگا)۔
- (۲) کسی لفظ کا فعل مضارع یعنی **يَفْعَلُ** اور اس کے باقی صیغوں کے وزن پر ہونا، جیسے: **يَنْصُرُ** (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا) یا **يَطْلُبُ** (وہ مانگتا ہے یا مانگے گا)۔
- (۳) کسی لفظ کے شروع میں **قَدْ**، **سَ**، **يَسَوْفَ** کا ہونا، جیسے: **قَذَاكْرَمَ** (تحقیق کہ اس نے عزت کی) **سَيِّجَتَنِبُ** (عنقریب بچتا ہے یا بچے گا) **سَوْفَ يُصَلِّى** (عنقریب وہ نماز پڑھتا ہے یا پڑھے گا)۔
- (۴) کسی لفظ کے شروع میں حروفِ جازم: **لَمْ**، **لَمَّا**، **لَام** امر، **لام** نہی میں سے کوئی ایک ہونا، جیسے: **لَمْ يَسْمَعْ**۔ **لَمَّا يَسْمَعَ**۔ **لَيَسْمَعْ**۔ **لَا يَسْمَعْ**۔
- (۵) کسی لفظ کے شروع میں حروفِ ناصب: **أَنْ**، **لَنْ**، **كَيْ**، **إِذْنْ** میں سے کوئی ایک ہونا، جیسے: **أَنْ يَذْهَبَ**۔ **لَنْ يَذْهَبَ**۔ **كَيْ يَذْهَبَ**۔ **أَنْ يَذْهَبَ**۔
- (۶) کسی لفظ کے شروع میں لامِ مفتوح اور اس کے آخر میں نون ہائے تاکید: نون

لُقِيله و نونِ خفیفہ کا ہونا۔ نونِ خفیفہ نونِ مجروم کو اور نونِ ثقیلہ نونِ مشد کو کہتے ہیں، جیسے: لَيْذَهَبَنَ، لَيْذَهَبَنْ۔

(۷) کسی لفظ کا فعل امر یعنی انصُر، اضْرِب، إفْتَح یا اس کے باقی صیغوں کے وزن پر ہونا، جیسے: أُطْلُب۔ ارجع۔ اسمَعْ۔

(۸) کسی لفظ کا فعل نہیں یعنی لا تَفْعَلْ اور اس کے باقی صیغوں کے وزن پر ہونا، جیسے: لَا تَضْرِبْ۔ لَا تَضْحَكْ۔

سوالات

درج ذیل سوالوں کے جوابات دیجیے۔

(۱) فعل کی تعریف کیجیے۔

(۲) فعل کی کتنی علامتیں ہیں؟ مثالوں کے ساتھ سنائیے۔

(۳) مندرجہ ذیل الفاظ میں نمونے کے مطابق فعل کی علامتوں کو پہچانیے۔

نمونہ: دَخَلَ: یہ فعل ہے؛ اس لیے کہ فعل کی علامتوں میں سے یہ لفظ فعل کے وزن پر ہے۔
 رَفَعَ. خَرَجَ. وَلَدَ. حَضَرَ. هَرَبَ. يَرَكَبُ. يَنْفُخُ. يَفْتَحُ. يَأْخُذُ. يَغْسِلُ.
 سَيِّبَارِكُ. سَنْصُرِفُ. سَأَكْرَمَ. سَوْفَ يَخْتَلِفُونَ. سَوْفَ تَنْتَقِلُ. سَوْفَ
 تَنَقْبَلُ. سَوْفَ تَتَطَلَّعُ. سَوْفَ يُحَاسِبُ. سَوْفَ نُعِيدُ.

ساتوال سبق

حروف کی علامتیں

سبق نمبر ۶ میں ہم نے مفرد کی دوسری قسم فعل کی علامتوں کے بارے میں جان کا ری حاصل کی۔ آئیے اج کے سبق میں مفرد کی تیسری قسم: حرف کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔

حروف کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروفِ عاملہ۔ (۲) حروفِ غیر عاملہ۔ ان کی تفصیل سبق نمبر ۸۰ میں آئے گی۔

حروف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی، جیسے:

ب۔ عَلَى۔ مِنْ۔

سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

- (۱) حروف کی تعریف کرتے ہوئے اس کی تمام قسموں کا نام بتائیے۔
- (۲) حروف کی کتنی علامتیں ہیں؟ مثال کے ساتھ سنائیے۔
- (۳) درج ذیل الفاظ میں حروف کی علامت کا جرا بکھی۔ رہنمائی کے لیے ایک نمونہ دیا جا رہا ہے۔
نمونہ: عَلَى: حرف ہے؛ اس لیے اس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔
ل (لیے) مِنْ (سے) فِي (میں) إِنْ (بے شک) لَكِنْ (لیکن) إِمَّا (یا تو) أَمْ (یا)
بَلْ (لیکن) نَعَمْ (ہاں) بَلِّی (کیوں نہیں) هَلْ (کیا) أَئْ (یعنی) كَمْ (تاکہ) لَوْ (اگر)
لِمَذَا (کیوں) لَعَلَّ (شاید) اذْنْ (تب تو) وَ (اور)۔

(۵) درج ذیل الفاظ میں اسم، فعل اور حرف کو پہچانو اور نمونے کے مطابق اجرا کرو۔
 نمونہ: ضَرَبَ: یہ لفظ اسم، فعل اور حرف میں سے فعل ہے؛ اس لیے کہ اس میں فعل کی علامتوں میں سے یہ لفظ فعل کے وزن پر ہے۔

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا إِلَّهٌ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَلَمْ تَرَ فَعَلَ تَصْلِيلٍ سَيَصْلِلُ نَارًا۔

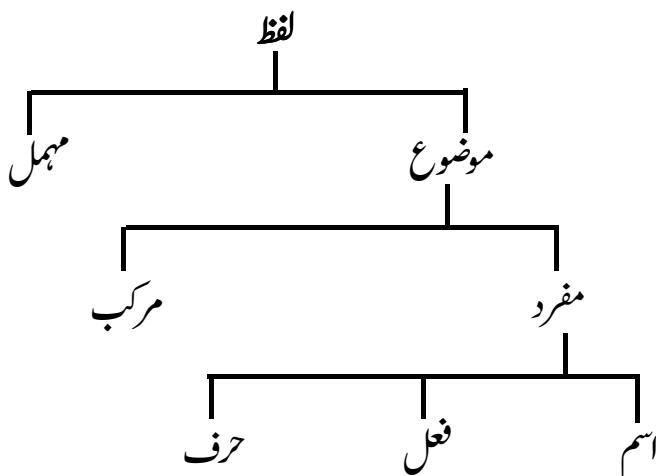
(۶) اسم، فعل اور حرف کی کم از کم دس دس مثالیں بنائیے۔

آٹھواں سبق

نقشہ اور اجرا

اب تک ہم نے چند قسمیں پڑھی ہیں، ان سب کا ایک نقشہ دیا جا رہا ہے۔ اس نقشے کو دیکھ کر نیچے دیے گئے نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔

انسان کی زبان سے نکلی ہوئی آواز یعنی



نمونہ: قَلْمَ: یہ لفظ ہے، اس لیے کہ انسان کی زبان سے نکلی ہوئی آواز ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع اور مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار ہے۔ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد اور مرکب۔ مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لیے کہ ایک ہی لفظ ہے۔ مفرد کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف۔ اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے؛ اس لیے کہ اسم کی علامتوں میں سے اس کے آخر میں تنوین ہے۔

مشق و تمرین

ذَهَبَ. حَامِدٌ. وَ خَالِدٌ. إِلَى. دُكَانٍ. خَالِدٌ بَدَا الْكَلَامَ قَائِلًا: هَلْ. هُنَا
 خُبْرٌ جَيِّدٌ؟ قَالَ الْخَبَازُ: نَعَمْ. هُنَا. خُبْرٌ جَيِّدٌ. خَالِدٌ سَأَلَ: مِنْ. أَيْ
 شَيْءٍ. هَذَا الْخُبْرُ؟ قَالَ الْخَبَازُ: هَذَا الْخُبْرُ. مِنَ الدَّقِيقِ الْخَالِصِ. وَ هُوَ
 رَخِيْصٌ. جِدًّا. ثَمَنُ الْخُبْرِ الْوَاحِدِ. نِصْفُ رُوبِيَّةٍ.

نواں سبق

مختلف اعتبار سے اسم کی تقسیم

جس طرح امل صرف زیادہ تر گردان والی چیز یعنی صرف فعل کو بیان کرتے ہیں، اسی طرح امل نحو اعراب والی چیز یعنی اسم کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اس لیے آج سے اسم کی الگ الگ حیثیتوں سے کمی تقسیم کے حوالے سے معلومات حاصل کرتے ہیں۔

(۱) جنس کے اعتبار سے اسم کی تقسیم

جو لفظ اسم ہوگا، وہ یا تو مذکور ہو گا یا پھر مؤنث۔

مذکور کی تعریف: مذکور اس اسم کو کہتے ہیں، جس میں مؤنث کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی ہے، جیسے: قلم۔ کتاب۔

مؤنث کی تعریف: مؤنث اس اسم کو کہتے ہیں، جس میں مؤنث کی کوئی علامت پائی جاتی ہے، جیسے: امرأة۔ طالبۃ۔

تانيث کی چار علامتیں ہیں:

(۱) کسی لفظ کے آخر میں گول (ة) ہونا، جیسے: كَرَاسَةً۔ دَوَّاً۔

(۲) کسی لفظ کا فُعلیٰ کے وزن پر ہونا، جیسے: بُشْرَى۔ كُبْرَى۔

(۳) کسی لفظ کا فَعَلَاءُ کے وزن پر ہونا، جیسے: حَمْرَاءُ۔ بَيْضَاءُ۔

(۴) لفظ میں بظاہر تانيث کی کوئی علامت نہ ہو؛ البته اہل عرب سے اس لفظ کو مؤنث استعمال کرتے ہوئے سنا گیا ہو، جیسے: زَيْنَبُ۔ شَمْسُ۔ أَرْضُ۔ اے مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

مَوْنَثٌ کی دو قسمیں ہیں: (۱) مَوْنَثٌ حَقِيقِیٌّ۔ (۲) مَوْنَثٌ لَفْظِیٌّ۔

مَوْنَثٌ حَقِيقِیٌّ کی تعریف: مَوْنَثٌ حَقِيقِیٌّ یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئی جان دار نہ کر ہو؛ خواہ اس میں تانیش کی کوئی علامت ہو یا نہ ہو، جیسے: اِمْرَأَةُ (عورت) کہ اس کے مقابلے میں رَجُلٌ (مرد) ہے۔ آتَانُ (گدھی) کہ اس کے مقابلے میں حِمَارٌ (گدھا) ہے۔

مَوْنَثٌ لَفْظِیٌّ کی تعریف: مَوْنَثٌ لَفْظِیٌّ یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئی جان دار نہ کر نہ ہو؛ بلکہ مَوْنَثٌ کی کوئی علامت پائی جانے کی وجہ سے مَوْنَثٌ ہو، جیسے: كُرَاسَةُ (کاپی) ظُلْمَةُ (تاریکی)۔

سوالات

درج ذیل سوالوں کے جوابات دیکھیے۔

(۱) مذکرو مَوْنَثٌ کی تعریف کیجیے۔

(۲) تانیش کی کتنی علامتیں ہیں؟ مثالوں کے ساتھ سنائیے۔

(۳) درج ذیل الفاظ میں تذکیرہ تانیش کی علامتوں کا اجراء کیجیے۔ ایک نمونہ آپ کے لیے دیا جا رہا ہے۔

نمونہ: رَجُلٌ: مذکرو مَوْنَثٌ میں سے مذکر ہے؛ اس لیے کہ مَوْنَثٌ کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔

هُمَرَّةُ: مذکرو مَوْنَثٌ میں سے مَوْنَثٌ ہے؛ اس لیے کہ مَوْنَثٌ کی علامتوں میں سے گولہ اس کے آخر میں ہے۔

كُرَاسَةُ۔ دَوَاةُ۔ بُشْرَى۔ كَبْرَى۔ حَمْرَاءُ۔ زَرْقَاءُ۔ ظُلْمَةُ۔ قُوَّةُ۔ آتَانُ۔ يَدُ۔ مَسْجِدُ۔
الْبَابُ۔ عَالِمُ۔ حَدِيثُ۔ رَسُولُ۔ كِلْمَةُ۔ طَيِّبَةُ۔ سَوْدَاءُ۔ زَهْرَاءُ۔ شُكْرَى۔
فُرْحَى۔ الْقُرْآنُ۔ الْأَبُ۔ الْأَمُ۔ أَخْتُ۔ أَخُ۔

(۴) نیچے کے الفاظ میں مؤنثِ حقیقی اور مؤنثِ لفظی کی شناخت کیجیے۔

النافذة (کھڑکی)۔ **ابن** (لڑکا)۔ **أخت** (بہن)۔ **أخ** (بھائی)۔ **جدة** (دادی)۔
جد (دادا)۔ **والد**۔ **باپ**۔ **ولد** (لڑکا)۔ **سبوره** (بلیک بورڈ)۔ **بركة** (حوض)۔ **قبة** (گنبد)۔ **جوالة** (موبائل)۔

(۵) تذکیرہ و تانیش کی ہر ایک علامت پر کم از کم پانچ پانچ مثالیں بنائیے۔

(۶) سوال نمبر ۳ میں دیے گئے الفاظ میں نیچے کے نمونے کے مطابق اجراء کیجیے۔

نمونہ: **قلم**: یہ لفظ ہے، اس لیے کہ انسان کی زبان سے لگلی ہوئی آواز ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں:
 موضوع اور مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار ہے۔ موضوع کی دو قسمیں ہیں:
 مفرد اور مرکب۔ مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لیے کہ ایک ہی لفظ ہے۔ مفرد کی تین قسمیں ہیں:
 اسم، فعل اور حرف۔ اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے؛ اس لیے کہ اسم کی علامتوں میں سے اس کے آخر
 میں تنوین ہے۔ مذکروں میں سے مذکور ہے؛ اس لیے کہ مؤنث کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔

دسوال سبق

(۲) تعداد کے اعتبار سے اسم کی تقسیم

سبق نمبر وہ میں ہم نے جنس کے اعتبار سے اسم کی پہلی تقسیم پڑھی۔ آج یے آج کے سبق میں تعداد کے اعتبار سے اسم کی دوسری تقسیم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

جو لفظ اسم ہوگا، وہ واحد، تثنیہ اور جمع میں سے کوئی ایک ضرور ہوگا۔

واحد کی تعریف: ایک کا مفہوم ادا کرنے والے لفظ کو ”واحد“ کہتے ہیں، جیسے: قَلْمُ (ایک قلم)۔ کِتَابُ (ایک کتاب)۔

تثنیہ کی تعریف: دو کا مفہوم ادا کرنے والے لفظ کو ”تثنیہ“ کہتے ہیں، جیسے: قَلْمَانٍ (وہ قلم)۔ کِتَابَانِ (دو کتاب)۔

تثنیہ کی علامت: یہ ہے کہ لفظ کے آخر میں الف اور زیر والا نون ہوتا ہے، جیسے: قَلْمَانٍ۔ رَجُلَانٍ۔ یا پھر لفظ کے آخر میں ”ی“ ہوتی ہے اور اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہوتا ہے، جیسے: قَلْمَینِ۔ کِتَابَینِ۔

جمع کی تعریف: دو سے زائد کا مفہوم ادا کرنے والے لفظ کو ”جمع“ کہتے ہیں، جیسے: أَقْلَامُ (بہت سارے قلم) كُتُبُ (بہت ساری کتابیں)۔

جمع کا لفظ واحد کے لفظ میں کچھ روبدل کر کے بنایا جاتا ہے۔ جمع کی دو فرمیں ہیں:
(۱) جمع مكسر۔ (۲) جمع سالم۔

جمع مكسر کی تعریف: جمع مكسر یہ ہے کہ واحد سے جمع بنانے میں، واحد کے حروف کی

ترتیب باقی نہیں رہتی؛ بلکہ بدل جاتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ قَلْمٌ سے أَقْلَامٌ۔
فائدہ: جمع مکسر، واحد مؤنث کے حکم میں ہوا کرتی ہے۔

جمع سالم کی تعریف: جمع سالم یہ ہے کہ واحد سے جمع بنانے میں واحد کے حروف کی ترتیب جوں کا توں باقی رہتی ہے۔ صرف لفظ کے آخر میں کچھ حروف بڑھادیے جاتے ہیں، جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُونَ۔ صَالِحٌ سے صَالِحُونَ۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع مذکر سالم۔ (۲) جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم کی تعریف: جمع مذکر سالم یہ ہے کہ لفظ کے آخر میں واو ہوتا ہے اور اس واو سے پہلے پیش ہوتا ہے اور آخر میں نون پر زبر ہوتا ہے، جیسے: عَاقِلٌ سے عَاكِلُونَ۔ جَاهِلٌ سے جَاهِلُونَ۔ یا کچھ لفظ کے آخر میں ”ی“ ہوتی ہے اور اس ”ی“ سے پہلے زیر ہوتا ہے اور آخر میں نون پر زبر ہوتا ہے، جیسے: عَاقِلٌ سے عَاكِلِيْنَ۔ جَاهِلٌ سے جَاهِلِيْنَ۔

جمع مؤنث سالم کی تعریف: جمع مؤنث سالم یہ ہے کہ لفظ کے آخر میں الف اور لمبی ”ت“ ہوتی ہے، جیسے: عَالِمَة سے عَالِمَاتٌ۔ مُسْلِمَة سے مُسْلِمَاتٌ۔

فائدہ: کچھ الفاظ کی جمع قاعدے کے خلاف آتی ہے، جیسے: أُم سے أُمَّهَاتٌ۔ إنسان سے أَنْسَاسٌ۔

سوالات

- (۱) واحد، تثنیہ اور جمع کی تعریف کیجیے۔
- (۲) تثنیہ کی دو علامتیں کیا کیا ہیں؟ بیان کیجیے۔
- (۳) جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کی پہچان بتائیے۔
- (۴) یونچ دیے گئے الفاظ میں نمونے کے مطابق واحد، تثنیہ اور جمع کا اجرہ کیجیے۔

نمونہ: رَجُلٌ: واحد، تثنیہ اور جمع میں سے واحد ہے؛ اس لیے کہ اس میں تثنیہ اور جمع کی علامت

نہیں پائی جا رہی ہے۔

رجُلَانِ: واحد، تثنیہ اور جمع میں سے تثنیہ ہے؛ اس لیے کہ اس میں تثنیہ کی علامتوں میں سے الف اور نون مکسور اس کے آخر میں ہے۔

عَالِمٌ. عَالِمَانِ. عَالِمُونَ. عَالِمِينَ. نَاصِرٌ. نَاصِرَانِ.
نَاصِرَيْنِ. نَاصِرُونَ. نَاصِرِينَ. طَالِبٌ. طَالِبَاتِنِ. طَالِبَاتٌ. حَامِدٌ.
حَامِدَاتِنِ. حَامِدَاتٌ. رَجُلٌ. رِجَالٌ. بَابٌ. بَابَاتِنِ. أَبْوَابٌ.
شَجَرٌ. شَجَرَانِ. أَشْجَارٌ. دَوَادٌ. دَوَاتِنِ. أَدْوَاتٌ.

(۵) درج ذیل تمام الفاظ واحد ہیں۔ آپ ان سے تثنیہ اور جمع مذکور سالم بنائیے۔ ایک نمونہ آپ کے لیے دیا جا رہا ہے۔

نمونہ: نَاصِرٌ سے تثنیہ نَاصِرَانِ، نَاصِرَيْنِ اور جمع مذکور سالم نَاصِرُونَ،
نَاصِرِينَ۔

خَالِدٌ. طَالِبٌ. صَابِرٌ. ذَاهِبٌ. حَافِظٌ. قَاتِلٌ. دَاخِلٌ. صَابِغٌ.
صَانِعٌ. غَاسِلٌ۔

(۶) نیچے کے تمام الفاظ تثنیہ ہیں۔ آپ ان سے نمونے کے مطابق واحد اور جمع موئنت سالم بنائیے۔

نمونہ: مَاكِرَتَانِ: سے واحد مَاكِرَۃٌ اور جمع موئنت سالم مَاكِرَاتٌ۔
فَارِحَتَانِ. طَالِبَتِنِ. رَاكِبَتِنِ. أَخْذَتَانِ. فَاتِحَتِنِ. دَاخِلَتَانِ۔
خَارِجَتِنِ. سَاجِدَتَانِ. رَاكِعَتِنِ. عَابِدَتَانِ۔

(۷) نیچے کے سچھی الفاظ جمع مکسر ہیں۔ آپ ان سے واحد اور جمع بنائیے۔

نمونہ: أَبْوَابٌ: سے واحد بَابٌ اور تثنیہ بَابَاتِنِ۔

أَشْجَارٌ. أَقْفَالٌ. أَقْوَالٌ. مَسَاجِدٌ. أَنْبِياءٌ. أَقْلَامٌ. كَرَاسِيٌّ. أَزْهَارٌ. مَكَاتِبٌ۔

مَدَارِسُ۔ رُسْلُ۔ نُجُومُ۔

(۸) سوال نمبر ۷ میں مذکور تمام الفاظ کا نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔

نمونہ: **عَالِمَانِ**: یہ لفظ ہے، اس لیے کہ انسان کی زبان سے نکلی ہوئی آواز ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع اور مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار ہے۔ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد اور مرکب۔ مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لیے کہ ایک ہی لفظ ہے۔ مفرد کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف۔ اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے؛ اس لیے کہ اسم کی علامتوں میں سے اس کے آخر میں تنوین ہے۔ مذکر و مؤنث میں سے مذکر ہے؛ اس لیے کہ مؤنث کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔ واحد، تثنیہ، جمع میں سے تثنیہ ہے؛ اس لیے کہ تثنیہ کی علامتوں میں سے الف اور نون مکسور اس کے آخر میں ہے۔

نمونہ:**أَشْجَارٌ**: اور مذکر و مؤنث میں سے مؤنث ہے؛ اس لیے کہ جمع مذکر سالم واحد مؤنث کے حکم میں ہوا کرتی ہے۔ اور واحد، تثنیہ، جمع میں سے جمع مکسر ہے؛ اس لیے کہ اس کے واحد **شَجَرٌ** کے حروف کی ترتیب باقی نہیں ہے۔

(۹) واحد، تثنیہ، جمع، پھر جمع مکسر، جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کی کم از کم دس دس مثالیں بنائیے۔

گیارہواں سبق

(۳) معرفہ و نکرہ کے اعتبار سے اسم کی تقسیم

سبق نمبر ۱۰ میں تعداد کے اعتبار سے اسم کی دوسری تقسیم پڑھی۔ آئیے آج کے سبق میں معرفہ و نکرہ کے اعتبار سے اسم کی تیسرا تقسیم ہا کا مطالعہ کرتے ہیں۔

جو لفظ اسм ہوگا، وہ یا تو معرفہ ہو گا یا نکرہ ہو گا۔

معرفہ کی تعریف: معرفہ اس اسم کو کہتے ہیں، جس سے کوئی خاص اور معین چیز سمجھی جاتی ہے۔ معرفہ کی سات فرمیں ہیں:

(۱) **علم**: یعنی کسی شخص، خاص جگہ یا خاص چیز کا نام، جیسے: زید۔ مکہ۔ زمزم۔

(۲) **ضمیریں**، جیسے: ہو۔ انت۔

(۳) **اسمائے اشارہ**، جیسے: هذا۔ ذلیک۔

(۴) **اسمائے موصولہ**، جیسے: الَّذِی۔ الَّتِی۔

(۵) **معرف باللام**، یعنی نکرہ پر الف اور لام لگا کر معرفہ بنایا جائے، جیسے: رَجُلُ سَالْرَجُلُ۔ کِتَابُ سَالْكِتابُ۔

(۶) **معرف بہ اضافت**: یعنی وہ اسم جوان پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، جیسے: (۱) **کِتابُ زید** (زید کی کتاب، علم کی طرف مضاف)۔ (۲) **قَلْمُهُ** (اس کا قلم، ضمیر کی طرف مضاف)۔ (۳) **فَرَسُ ذلِكَ** (اس کا گھوڑا، اسم اشارہ کی طرف مضاف)۔ (۴) **کِتابُ الَّذِی عِنْدَكَ** (وہ کتاب جو کہ تیرے پاس، اسم موصول کی طرف

مضاف)۔ (۵) **قَلْمُ الرَّجُلِ** (آدمی کا قلم، معرف بالام کی طرف مضاف)۔
 (۶) معرفہ بہ ندا: یعنی وہ اسم جس کے شروع میں حروف ندالگا کر معرفہ بنایا جائے، جیسے: **يَارَجُلُ!** (اے شخص!) **هَيَا وَلَدُ!** (اے لڑکا!)۔
نکرہ کی تعریف: نکرہ اس اسم کو کہتے ہیں، جو غیر متعین، یعنی عام چیزوں کے لیے بولا جاتا ہے، جیسے: **قَلْمٌ** (کوئی قلم)۔ **كِتَابٌ** (کوئی کتاب)۔
فائدہ: اردو میں نکرہ کی علامت ”ایک، کسی ایک، کوئی ایک“ ہے، جیسے: **فَرَسٌ** (کوئی گھوڑا، یا کوئی ایک گھوڑا)۔

سوالات

- (۱) معرفہ اور نکرہ کی تعریف کیجیے۔
 (۲) معرفہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ شمار کرائیے۔
 (۳) نیچے کے الفاظ میں نمونے کے مطابق معرفہ و نکرہ کی علامتوں کا اجرا کیجیے۔
 نمونہ: آسان عربی قواعد: یہ معرفہ نکرہ میں سے معرفہ ہے؛ اس لیے کہ یہ علم ہے۔
كِتَابٌ: یہ معرفہ نکرہ میں سے نکرہ ہے؛ اس لیے کہ اس میں معرفہ کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔

دِهْلِيٌّ. مَكَةُ. قُرْآنُ. مُحَمَّدُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَبُوبَكْرٌ. هُوَ. هُمَا. أَنْتَ. أَنَا.
 نَحْنُ. هَذِهِ . ذَالِكَ . تِلْكَ . الَّتِي . الَّذِينَ . الَّتِيْنِ . الْحَدِيثُ . الرَّسُولُ . النَّبِيُّ .
 الصَّدِيقُ . الْمَجِيدُ . يَارَجُلُ! . أَيَا جَمَلُ! . هَيَا وَلَدُ! . أَيْ حَمَارُ! . قَلْمُ حَامِدٍ . ثَوْبٌ
 دِهْلِيٌّ . وَلَدُهُ . أَبُوكَ . جَمَلُ هَذَا . كُرْسِيُّ ذَالِكَ . ذَوَاهُ أَوْلَئِكَ . طَالِبُ الَّذِي
 حَضَرَ . امْرَأَةُ الَّتِيْ عِنْدَكَ . رَجُلُ الَّذِيْ نَصَرَ . زَوْجَةُ الْوَلَدِ . بِنْتُ الْأَمْ . شَجَرُ
 الْأَنْبَجِ . جَيْشُ الْهِنْدِ . مِنْضَدَّةُ . مِرْسَامُ . سَبُورَةُ . كُلُّ شَئِيْ . وَرَقُ كِتَابِ . دِيْنُ

رَجُلٌ. صَوْتٌ بِبَغْاءٍ. صَوْمٌ شَهْرٌ.

(۲) درج ذیل سمجھی الفاظ نکره ہیں۔ آپ ان سے معرف باللام، معرفہ باضافت اور معرفہ بہندہ کے ذریعے معرفہ بنائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔

نمونہ: قَلْمٌ سے معرف باللام: الْقَلْمُ، معرفہ باضافت: قَلْمَ زِيدٌ اور معرفہ بہندایا قَلْمُ!۔
بَيْثٌ (گھر)۔ قُفْلٌ (تالا)۔ أُسْتَاذٌ (استاذ)۔ بَابٌ (دروازہ)۔ شُبَّاكٌ (کھڑکی)
نَافِذَةٌ (کھڑکی)۔ فَاكِهَةٌ (میوه)۔ جِذَارٌ (دیوار)۔ ثَمَرٌ (پھل)۔ مِفْتَاحٌ (چابی)۔ پھران
تمام الفاظ کو مثال کی روشنی میں نکرہ بنائیے۔

مثال: الْقَلْمُ سے نکرہ قَلْمٌ، قَلْمَ زِيدٌ سے نکرہ قَلْمُ۔

(۵) معرفہ کی ہر ایک قسم کی اور نکرہ کی کم از کم پانچ پانچ مثالیں عربی کی کتابوں میں تلاش کیجیے۔
(۶) سوال نمبر ۲۷ میں مذکور تمام الفاظ کو معرفہ کی پانچوں قسموں کی طرف اضافت کر کے معرفہ باضافت کی مثالیں بنائیے۔

(۷) سوال نمبر ۳۳ میں دیے گئے الفاظ کا نمونے کے مطابق اجراء کیجیے۔

نمونہ: قُرْآن: یہ لفظ ہے، اس لیے کہ انسان کی زبان سے نکلی ہوئی آواز ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع اور مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار ہے۔ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد اور مرکب۔ مفرد اور مرکب میں سے مفرد ہے، اس لیے کہ ایک ہی لفظ ہے۔ مفرد کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف۔ اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے؛ اس لیے کہ اسم کی علامتوں میں سے اس کے آخر میں تنوین ہے۔ مذکر و مؤنث میں سے مذکر ہے؛ اس لیے کہ مؤنث کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔ واحد، تثنیہ، جمع میں سے واحد ہے؛ اس لیے کہ تثنیہ اور جمع کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔ اور معرفہ و نکرہ میں سے معرفہ ہے؛ اس لیے کہ یہ علم ہے۔

بَارِصْوَالِ سِبْقٍ

مرکب کی تعریف اور اس کی تقسیم

اب تک آپ نے موضوع کی پہلی قسم مفرد کی تینیوں قسموں: اسم، فعل، حرف اور بطور خاص اسم کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ آج کے سبق سے موضوع کی دوسری قسم: مرکب کے بارے میں جان کاری لیتے ہیں۔

اگر انسان اپنی زبان سے، ایک سے زائد معنی دار الفاظ نکالتا ہے۔ جس کو مرکب کہتے ہیں۔ تو اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں؛ یا تو وہ مرکب ایک مکمل مفہوم ادا کر رہے ہوں گے یا مکمل مفہوم ادا نہیں کر رہے ہوں گے۔ مکمل مفہوم ادا کرنے والے کو ”مرکب مفید“ کہتے ہیں، جیسے: الْوَلْدُ مَوْجُودٌ (لڑکا موجود ہے)۔ اس میں ایک سے زائد دو الفاظ: الْوَلْدُ اور مَوْجُودٌ ہیں۔ مرکب مفید کا نام جملہ اور کلام بھی ہیں۔ اور مکمل مفہوم ادا نہ کرنے والے کو ”مرکب غیر مفید“ کہتے ہیں، جیسے: كِتَابُ وَلَدٍ (لڑکے کی کتاب)۔

سوالات

(۱) اگر انسان اپنی زبان سے ایک سے زائد معنی دار الفاظ نکالنا چاہے، تو کتنی طرح کا نکال سکتا ہے؟

(۲) مرکب مفید اور مرکب غیر مفید کی تعریف کرتے ہوئے انھیں مثالوں سے سمجھائیے۔

(۳) نیچے دیے گئے الفاظ میں نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔

نمونہ: الْكِتَابُ مُفَيْدٌ: یہ مفرد و مرکب میں سے مرکب ہے؛ اس لیے کہ یہ ایک سے زائد دو لفظوں: الْكِتابُ اور مُفَيْدٌ سے مرکب ہے۔

الْمَسْجِدُ كَبِيرٌ. الْبَابُ صَغِيرٌ. الْبِنْتُ جَمِيلَةٌ. الشَّجَرُ طَوِيلٌ. الْوَلُدُ غَائِبٌ. الْغُصْنُ. الْقَلْمُ. الْقُبَّةُ. الرَّسُولُ. الْحَدِيثُ. الرَّجُلُ صَالِحٌ. الشَّائُ حَارٌ. الْمَاءُ بَارِدٌ. النَّافِذَةُ مَفْتُوحَةٌ. التَّلَمِينُ حَاضِرٌ.

سبق تیرھوال

مرکب غیرمفید کی تقسیم

سبق نمبر ۱۷ میں ہم نے مرکب کی دو قسموں: مرکب مفید اور مرکب غیرمفید کی تعریف پڑھی آئیے آج کے سبق میں مرکب غیرمفید کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

مرکب غیرمفید کی چار قسمیں ہیں: (۱) مرکب اضافی۔ (۲) مرکب توصیفی۔ (۳) مرکب بنائی۔ (۴) مرکب منع صرف۔

مرکب اضافی کی تعریف: مرکب اضافی ایسے مرکب غیرمفید کو کہتے ہیں، جس میں ایک اسم کی اضافت دوسرے اسم یا فعل کی طرف کی جاتی ہے۔ پہلے والے کو مضاف اور دوسرے والے کو مضاف الیہ کہتے ہیں، جیسے: **کتاب خالد** (خالد کی کتاب)۔

مرکب اضافی کو درج ذیل علامتوں سے پہچانا جاتا ہے:

(۱) مضاف پر کبھی الف لام نہیں آتا۔

(۲) مضاف پر کبھی تنوں نہیں آتی۔

(۳) مضاف ہمیشہ اسم ہی ہوتا ہے۔ فعل اور حرف کبھی مضاف نہیں ہوتا۔

(۴) مضاف الیہ پر ہمیشہ جر (زیر) آتا ہے۔

(۵) مضاف اگر تثنیہ اور جمع ہو، تو ان دونوں کا نون حذف ہو جاتا ہے، جیسے:

کتابان خالد سے کتابا خالد۔ **مُسْلِمُونَ هِنْدٌ** سے **مُسْلِمُوا هِنْدٌ**۔

(۶) مضاف الیہ اگر تثنیہ ہو، تو آخر میں الف اور نون مکسور کے بجائے 'ی، اس سے

پہلے فتحہ اور آخر میں نون مکسور ہوگا، جیسے: کِتَابُ رَجُلَيْنِ۔ اور اگر مضاف الیہ جمع ہو، تو آخر میں وا ما قبل فتحہ کے بجائے ہوئی، اس سے پہلے کسرہ اور نون مفتوح ہوگا، جیسے: قُرْآنُ الْمُسْلِمُونَ کے بجائے قُرْآنُ الْمُسْلِمِينَ۔

(۶) مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں۔

(۷) اردو میں مضاف الیہ کا ترجمہ پہلے اور مضاف کا بعد میں کیا جاتا ہے۔

(۸) مضاف اور مضاف الیہ کے اردو ترجمے کے بیچ میں کا، کے، کی۔ را، رے، ری اور نا، نے، نی آتا ہے، جیسے: کِتَابُ حَامِدٍ (حامد کی کتاب)۔ کِتابِیْ (میری کتاب)۔

سوالات

(۱) مرکب غیر مفید کی تعریف کیجیے اور اس کی تمام قسموں کا نام بتائیے۔

(۲) مرکب اضافی کی تعریف کیجیے اور اس کی علامتوں کی وضاحت کیجیے۔

(۳) یہاں پر مرکب اضافی کے چند جملے لکھے جارہے ہیں۔ آپ ان معلومات کی روشنی میں ان میں مضاف اور مضاف الیہ کو پہچانیے۔

أَدْبُ الْأَسْتَاذِ بَابُ الْمَذَرَسَةِ حَدِيثُ الرَّسُولِ مَفْتَاحُ الْحُجْرَةِ نَافِذَةُ الْبَيْتِ قَلْمُ زِيدٍ كِتَابُ وَلَدٍ كُرْسِيُّ رَجُلٍ مِرْوَحَةٌ سَقْفٌ اسْمُهُ قَلْمُهُمَا شَجَرَتُهُمْ أَمْهَا بِنْتُهُمَا كِتابُهُنَّ

(۴) قاعدہ آپ نے پڑھا ہے کہ مضاف الیہ کا ترجمہ پہلے اور مضاف کا بعد میں کیا جاتا ہے اور ترجمے کے بیچ میں کا، کے، کی وغیرہ آتا ہے۔ آپ ان معلومات کی روشنی میں سوال نمبر ۳ میں دیے گئے الفاظ کا ترجمہ کیجیے۔ ایک مثال: أَدْبُ الْأَسْتَاذِ: استاذ کا ادب۔

(۵) قاعدہ آپ نے پڑھ لیا ہے کہ مضاف سے تثنیہ اور جمع کا نون حذف ہو جاتا ہے، ذیل میں کچھ تثنیہ اور جمع لکھے جارہے ہیں اور اسی کے ساتھ اس کے مضاف الیہ بھی لکھے جارہے ہیں۔ آپ تثنیہ اور

جمع کانون حذف کر کے جملے کو صحیح کیجیے۔ ایک نمونہ آپ کے لیے دیا جا رہا ہے۔

نمونہ: کتابان خالد سے کتابا خالد۔ عالمون دہلی سے عالمون دہلی۔
قلمانِ رجُل۔ بیتانِ حامد۔ سماکانِ حوض۔ ولدانِ اب۔ حافظُونَ
قرآن۔ مؤذنوں مسجد۔ خادمُونَ دین۔ جاہلُونَ مدینۃ۔ ناصِرونَ
فقیر۔ عابدوں اللہ۔ فاتحون باب۔

(۶) اردو میں کا، کے، کی کے بعد والے لفظ کی عربی پہلے بنائی جاتی ہے اور پھر ان سے پہلے
والے لفظ کی، جیسے: مدرسے کا طالب علم: تلمیذ مدرسہ۔ اس نمونے کی روشنی میں درج ذیل جملوں کی
عربی بنائیے۔

مدرسے کا دروازہ۔ درخت کی ٹہنی۔ فاطمہ کا قلم۔ حامد کا گھوڑا۔ ماں کا نام۔ ساجد کی بہن۔ مسجد کا
گندب۔ چھت کا پنکھا۔ باغیچے کا پھول۔ نہر کا پانی۔ حوض کی مچھلی۔ کمرے کی کھڑکی۔

(۷) مضافِ تثنیہ اور مضافِ جمع کا نoun حذف ہو جاتا ہے۔ اس قاعدے کو دھیان میں رکھتے
ہوئے نیچے دیے گئے تمام جملوں کی عربی بنائیے۔ ان تمام جملوں میں مضافِ تثنیہ اور جمع ہیں، جب کہ
مضاف الیہ واحد ہے۔

ایک نمونہ: زید کے دو غلام: غلاماً زید۔

فاطمہ کے دو قلم۔ مدرسے کے دو استاذ۔ کمرے کے دو دروازے۔ گھر کی دو کھڑکیاں۔ یونیورسٹی
کی دو درس گاہیں۔ حوض کی دو مچھلیاں۔ آدمی کے دو بیٹے۔ گاؤں کے دو آدمی۔ قاضی کی دو دکانیں۔ خالد
کے دو جوتو۔ شہر کے تمام مسلمان۔ مدرسے کے سبھی عالم۔ غریب کے تمام مدد کرنے والے۔ اللہ کے تمام
عبادت کرنے والے۔ جلسے کے تمام سامعین۔ حامد کے تمام قاتل۔ شہر کے تمام مسافر۔ دروازے کو کھولنے
والے تمام حضرات۔

(۸) قاعدہ نمبر ۵ کی روشنی میں مندرجہ ذیل جملوں کی عربی بنائیے۔ ان تمام جملوں میں مضاف
الیہ تثنیہ اور جمع ہے، جب کہ مضاف واحد ہے۔

دو مسجد کا امام۔ دو گھر کی کھڑکی۔ دو لڑکے کی کتاب۔ دو بہن کا بھائی۔ دو بیٹے کا باپ۔ دو بچے کی ماں۔ دو کمرے کی چاپی۔ تمام عبادت کرنے والوں کی نماز۔ تمام سجدہ کرنے والوں کی دعا۔ تمام مومنوں کی مسجد۔ تمام جاہلوں کا اونٹ۔ تمام موذنوں کی اذان۔

(۹) درج ذیل تمام جملے میں مضافت اور مضافت الیہ دونوں تثنیہ ہیں۔ ان دونوں کے قاعدے کی رعایت کرتے ہوئے ان کی عربی بنائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے: دو مرے کے دوستاذ: معلمًا مدرستین۔ دو مسجد کے دو امام۔ دو آدمی کے دو اونٹ۔ دو لڑکوں کے دو گھوڑے۔ دو طالب علم کی دو کتابیں۔ دو لڑکیوں کے دو قلم۔ دو شہر کی دو چیزیں۔ دو بنروں کی دو آنکھیں۔ دو دکان کے دو دروازے۔ دو کرسی کے دو پیر۔ دو بچوں کی دو کاپی۔

(۱۰) کبھی ایک مضافت کے ساتھ کئی مضافت الیہ آتے ہیں۔ ایسی صورت میں چوں کہ درمیان والا مضافت الیہ اپنے بعد والے کی طرف مضافت ہوتا ہے؛ اس لیے اس پر زیر تقویٰ گا؛ لیکن توین اور الاف لام نہیں آئے گا، جیسے: خالد کی بہن کا گھر: بیٹُّ اخْتِ خالد۔ اسے بیٹُّ الْأَخْتِ خالد کہنا درست نہیں ہوگا۔ اس ہدایت کے مطابق درج ذیل جملوں کی عربی بنائیے۔

ماجد کے دوست کی کتاب۔ حامد کے بھائی کی بکری۔ خدا کے رسول کا فرمان۔ کاپی کے ورق کا رنگ۔ ساجد کی گھڑی کی سوئی۔ اونٹ کے پیر کی لمبائی۔ کتاب کے سبق کا نمبر۔ درخت کی ٹہنی کا پھل۔ حوض کی مچھلی کی تیرا کی۔ قرآن کی آیت کا مطلب۔

(۱۱) متعدد اضافت میں چوں کہ درمیان والا مضافت الیہ، مضافت بھی ہوتا ہے، اس لیے مضافت الیہ مضافت تثنیہ و مجمع ہونے کی صورت میں اس کا نون حذف ہو جائے گا، جیسے: دو کتابوں کے دو صفحوں کے وسبق: سبقاً وَرَقَى الْكِتَابَيْنِ۔ ہندستان کے مسلمانوں کا قرآن: قرآنُ مُسْلِمِي الْهَنْدِ۔ ان مثالوں کی روشنی میں سوال نمبر ۱۰ میں مذکور جملوں کے مضافت الیہ مضافت کو تثنیہ بنانے کا پہلے اردو میں مثال بنائیں، پھر اس کا عربی میں ترجمہ کریں۔ نمونہ دیکھیں: ماجد کے دوست کی کتاب سے: ماجد کے دو دوست کی کتاب: کتابُ صدیقی ماجد۔

چودھوال سبق

مرکبِ توصیفی

سبق نمبر ۳۱ میں مرکب غیر مضید کی پہلی قسم: مرکب اضافی کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ آئیے آج
کے سبق میں مرکب غیر مضید کی دوسری قسم: مرکبِ توصیفی کے بارے میں جان کاری لیتے ہیں۔

مرکبِ توصیفی کی تعریف: مرکبِ توصیفی ایسے مرکب کو کہتے ہیں، جس میں کسی چیز
کی اچھائی یا براہی بیان کی جاتی ہے۔ جس کی بیان کی جاتی ہے، اسے 'موصوف'، اور جس لفظ
سے کی جاتی ہے، اسے 'صفت' کہتے ہیں، جیسے: **الْقَلْمُ الْجَمِيلُ** (خوب صورت قلم)۔

مرکبِ توصیفی کو درج ذیل علامتوں سے پہچانا جاتا ہے:

(۱) موصوف پہلے ہوتا ہے اور صفت بعد میں۔

(۲) مذکرو مونث میں سے جو موصوف ہوتا ہے، وہی صفت ہوتی ہے، جیسے: **مُسْلِمٌ عَالِمٌ مُسْلِمَةٌ عَالِمَةٌ**۔

(۳) واحد، تثنیہ اور جمع میں جو موصوف ہوتا ہے، وہی صفت ہوتی ہے، جیسے: **مُسْلِمٌ عَالِمٌ مُسْلِمَانٌ عَالِمَانٌ مُسْلِمُونَ عَالِمُونَ**۔

(۴) معرفہ نکرہ میں سے جو موصوف ہوتا ہے، وہی صفت ہوتی ہے، جیسے: **الْقُرآنُ الْكَرِيمُ قُرْآنٌ كَرِيمٌ**۔

(۵) رفع، نصب، جرمیں سے جو اعراب موصوف پر ہوتا ہے، وہی صفت پر ہوتی ہے،
جیسے: **رَجُلٌ عَالِمٌ انَّ رَجُلًا عَالِمًا كِتَابُ رَجُلٍ عَالِمٍ**۔

(۶) صفت کا ترجمہ پہلے اور موصوف کا ترجمہ بعد میں کیا جاتا ہے، جیسے: رَجُلُ
عَالِمٌ (عالم آدمی)۔

فائدہ: جمع مکسر چوں کہ واحد موئنث کے حکم میں ہوتی ہے، اس لیے جمع مکسر کی صفت
واحد موئنث اور جمع موئنث دونوں لائی جاتی ہے، جیسے: الْأَشْجَارُ الْعَالِيَّةُ اور الْأَشْجَارُ
الْعَالِيَّاتُ۔

سوالات

- (۱) مرکب تو صیغی کی تعریف کیجیے اور اس کی علمتیں بتائیے۔
 (۲) درج ذیل تمام الفاظ مرکب تو صیغی پر مشتمل ہیں۔ آپ ان میں موصوف صفت کو علمتوں کی
روشنی میں پہچانیے۔ ایک نمونہ دیا جا رہا ہے۔

نمونہ: الرَّجُلُ الْعَالِمُ: اس میں الرَّجُلُ موصوف اور الْعَالِمُ صفت ہے؛ کیوں کہ
الرَّجُلُ پہلے ہے اور الْعَالِمُ بعد میں ہے۔ الرَّجُلُ مذکور ہے، تو الْعَالِمُ بھی مذکور ہے۔ الرَّجُلُ واحد
ہے، تو الْعَالِمُ بھی واحد ہے۔ الرَّجُلُ معرفہ ہے، تو الْعَالِمُ بھی معرفہ ہے۔ الرَّجُلُ پر پیش ہے، تو
الْعَالِمُ پر بھی پیش ہے۔

أَسْتَاذُ شَفِيقٍ. وَلَدُ طَوِيلٍ. الطَّفْلَانِ الْكَبِيرَانِ. كِتابَانِ جَمِيلَانِ.
رِجَالُ مُسْلِمُونَ. العَالِمُونَ الْعَامِلُونَ. إِنَّ الشَّجَرَ الْكَبِيرَ عَلَى الْكُرَاسَةِ
الصَّغِيرَةِ. الْمُسْلِمَاتُ الصَّالِحَاتُ. الفَرَاشَتَانِ الْجَمِيلَتَانِ. زَهْرَةُ مُفْتَحَةٍ.
(۳) نیچے دیے گئے تمام الفاظ میں موصوف واحد ہے۔ آپ واحد، تثنیہ، جمع، تذکیر و تائیث اور
معرفہ نکرہ کا خیال رکھتے ہوئے ان کی عربی بنائیے۔

کوئی لمبا آدمی۔ ایک اچھا لڑکا۔ خوب صورت مسجد۔ نیک مرد۔ کوئی نیا قلم۔ ایک چھوٹی لڑکی۔
بڑا اونٹ۔ چھوٹا درخت۔ گرم چائے۔ سچا رسول۔

(۴) نیچے دیے گئے تمام جملوں میں موصوف تثنیہ ہیں۔ آپ موصوف کی رعایت کرتے ہوئے مناسب تذکیرہ تاثیث اور معرفہ نکرہ لا کر صحیح عربی بنائیے۔

کوئی دولمبا آدمی۔ کوئی دواچھا لڑکا۔ دو مہربان استاذ۔ دو خوب صورت لڑکی۔ دو بڑی گائے۔ دو عمدہ پھول۔ کوئی دو خوب صورت تتنی۔ کوئی دو بڑا حوض۔ کوئی دو چھوٹی مچھلی۔ دو گول گنبد۔ دو بلند مینارے۔ دو بڑی مسجد۔

(۵) نیچے دیے گئے تمام جملوں میں موصوف جمع ہیں۔ آپ موصوف کی رعایت کرتے ہوئے مناسب تذکیرہ تاثیث اور معرفہ نکرہ لا کر صحیح عربی بنائیے۔ بطور خاص جمع مکسر پر دھیان رکھیے۔

تمام بلند درخت۔ سبھی لمبے آدمی۔ تمام خوب صورت لڑکیاں۔ سبھی مہربان استاذ۔ تمام اسلامی مدارس۔ تمام سجدہ کرنے والے عالم۔ تمام مدد کرنے والے مسلمان۔ تمام کھلے ہوئے پھول۔ تمام کھلے ہوئے دروازے۔ تمام مختنی طالب علم۔

(۶) موصوف صفت پر مشتمل کچھ جملے دیے جا رہے ہیں۔ آپ ان کا اردو یا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔ یاد رکھیے کہ موصوف صفت کے ترجمے میں آخر میں لفظ ہے یا ہیں، نہیں آتا ہے۔

کِتَابُ جَمِيلٍ. الْوَلْدُ الطَّوِيلُ. كُرَاسَتَانِ جَدِيدَتَانِ. الشَّجَرَانِ
الْعَالِيَانِ. أَزْهَارٌ مُفَتَّحَةٌ. الرِّجَالُ الصَّالِحُونَ. بِنْتُ ذَكِيرَةٍ. الفَرَاشَةُ الصَّغِيرَةُ.
الْبَابُ الْأَوَلُ. النَّافِذَةُ الْمَفْتُوحَةُ.

(۷) نیچے دئے گئے جملوں میں غلطیاں تلاش کر کے، انھیں مرکب توصیفی کے قاعدے کے مطابق ٹھیک کیجیے۔

الصَّغِيرُ التَّلْمِيدُ. طَوِيلٌ رَجُلٌ. الْبَابُ الْمَفْتُوحَةُ. الْكُرَاسَةُ الْجَدِيدُ.
الرِّجَالُ الْكَبِيرُ. الْمُسْلِمُونَ الْعَالِمُونَ. طَفْلُ الْجَمِيلُ. الْمَدَارُونَ الْكَثِيرُونَ.
مُدَرِّسُونَ كَبِيرَاتٍ. الأَقْلَامُ الْقَصِيرُ.

پندرھوال سبق

مرکب بنائی

سبق نمبر ۱۷ میں ہم نے مرکب غیر مضید کی دوسری قسم: مرکب تو صفتی کی جان کاری حاصل کی۔ آئیے آج کے سبق میں مرکب غیر مضید کی تیسرا قسم: مرکب بنائی کے بارے میں مطالعہ کرتے ہیں۔

مرکب بنائی کی تعریف: مرکب بنائی ایسے مرکب کو کہتے ہیں، جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا جاتا ہے؛ لیکن ان دونوں میں ترکیب اضافی اور ترکیب تو صفتی نہیں ہوتی۔ اور دونوں اسموں کو ملانے والا کوئی حرف ہوتا ہے، جس سے حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے: **أَحَد عَشَرَ** کے یہ اصل میں **أَحَد وَ عَشَرُ** تھا۔ بیچ سے واکو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر دیا، **أَحَد عَشَرَ** ہو گیا۔

مرکب بنائی کے دونوں اسموں پر ہمیشہ فتحہ آتا ہے، سو اے **إِثْنَا عَشَرَ** کے؛ کیوں کہ اس کا پہلا حصہ اثناعمال کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔

سوالات

(۱) مرکب بنائی کس کی قسم ہے؟ وضاحت کرتے ہوئے اس کی تعریف کیجیے۔

(۲) مرکب بنائی کے دونوں اسموں پر کون سا اعراب آتا ہے؟

(۳) درج ذیل الفاظ مرکب بنائی ہیں۔ آپ ان میں نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔

نمونہ: أَحَدَ عَشَرَ : یہ لفظ ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع و مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار لفظ ہے۔ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد و مرکب۔ مفرد و مرکب میں سے مرکب ہے؛ اس لیے کہ ایک سے زائد لفظوں: أَحَدٌ اور عَشَرُ کا مجموعہ ہے۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔ مرکب مفید اور مرکب غیر مفید میں سے مرکب غیر مفید ہے؛ اس لیے کہ مکمل مفہوم سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں: مرکب اضافی۔ مرکب تو صیغی۔ مرکب بنائی۔ مرکب منع صرف۔ ان میں سے مرکب بنائی ہے؛ اس لیے کہ اس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہے اور ملانے والا حرف واکو حذف کر دیا ہے۔

أَحَدَ عَشَرَ (گلارہ)۔ أَثْنَا عَشَرَ (بارہ)۔ ثَلَاثَةَ عَشَرَ (تیرہ)۔ أَرْبَعَةَ عَشَرَ

(چودہ)۔ خَمْسَةَ عَشَرَ (پندرہ)۔ سِتُّةَ عَشَرَ (سولہ)۔ سَبْعَةَ عَشَرَ (ستہ)۔ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ (اٹھارہ)۔ تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس)۔

سو لھواں سبق

مرکب منع صرف

سبق نمبر ۵۱ میں ہم نے مرکب غیر مفید کی تیسرا قسم: مرکب بنا کے بارے میں پڑھا۔ آئیے آج کے سبق میں مرکب غیر مفید کی جو تھی قسم: مرکب منع صرف کا مطالعہ کرتے ہیں۔

مرکب منع صرف: مرکب منع صرف ایسے مرکب کو کہتے ہیں، جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا جاتا ہے اور ان دونوں کو ملانے کے لیے نیچے میں کوئی حرف نہیں ہوتا؛ جیسے: محمد زید۔ عمر فاروق۔

مرکب منع صرف کے پہلے حصے پر ہمیشہ فتحہ رہتا ہے اور دوسرا حصہ عامل کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔

سوالات

(۱) مرکب منع صرف کس کی قسم ہے؟ اس کی تعریف کیا ہے؟

(۲) مرکب منع صرف پر کون سا اعراب آتا ہے؟

(۳) درج ذیل تمام الفاظ مرکب منع صرف ہیں۔ آپ نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔

نمونہ: عمر فاروق : یہ لفظ ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع و مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار لفظ ہے۔ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد و مرکب۔ مفرد و مرکب میں سے مرکب ہے؛ اس لیے کہ ایک سے زائد لفظوں: عمر اور فاروق کا مجموعہ ہے۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔ مرکب مفید اور مرکب غیر مفید میں سے مرکب غیر مفید ہے؛ اس لیے کہ مکمل مفہوم سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں: مرکب اضافی۔ مرکب تو صیغی۔ مرکب بنائی۔ مرکب منع صرف۔ ان میں سے مرکب منع صرف ہے؛ اس لیے کہ اس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہے اور ملانے والا کوئی حرف بھی نہیں ہے۔

نور عالم۔ بعل بک۔ حیدر اقبال۔ محمود احمد۔ محمد اکبر۔

حسین حامد۔ احمد شوقي۔ سینب ویہ۔ جاید اقبال۔

سُبْقٌ سُرْطَهُواں

مرکب مفید کی تقسیم

سبق نمبر ۱۸ سے سبق نمبر ۲۶ تک ہم نے مرکب غیر مفید کی تقسیم کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ آجے آج کے سبق میں مرکب مفید کی قسموں کے بارے میں جان کاری لیتے ہیں۔

اگر کوئی مرکب مفید سے کلام کرتا ہے، تو اس کے دو ہی طریقہ تو یہ ہے کہ وہ کسی چیز کے بارے میں خبر دیتا ہے، تو اسے ”جملہ خبریہ“ کہتے ہیں، جیسے: الْوَلَدُ حَاضِرٌ (لڑکا موجود ہے)۔ اس میں لڑکے کے موجود ہونے کی خبر دی جا رہی ہے، لہذا یہ جملہ خبریہ ہے۔

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وہ مرکب مفید سے کسی چیز کا حکم کرتا ہے، یاد دیتا ہے یا ایسی بات کہتا ہے، جس میں شک نہیں کیا جاسکتا، تو اسے ”جملہ انشائیہ“ کہتے ہیں، جیسے: خدا تعالیٰ کا یہ فرمان: انْهَرْ (تو قربانی کر)۔

پھر جملہ خبریہ کی دو صورتیں ہیں: یا تو اس کی ابتداء اسم اور فعل میں سے اسم سے ہو گی، تو اسے ”جملہ اسمیہ“ کہتے ہیں، جیسے: خَالِدٌ يَذْهَبُ (خالد جا رہا ہے)۔ یا اس کی ابتداء فعل سے ہو گی، تو اسے ”جملہ فعلیہ“ کہتے ہیں، جیسے: يَذْهَبُ خَالِدٌ۔

حرف سے کوئی جملہ شروع نہیں ہوتا۔ اور جہاں شروع ہوتا دکھائی دیتا ہے؛ دراصل وہاں اس کا متعلق مخدوف رہتا ہے، جو خبر مقدم بنتا ہے، مبتدأ نہیں بنتا، جیسے: فِي الدَّارِ زَيْدٍ (گھر میں زید ہے)۔

جملہ اسمیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے: **خَالِدُ عَالَمٌ** (خالد عالم ہے) **خَالِدٌ** مبتدا، **عَالَمٌ** اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
جملہ فعلیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے: **يَذْهَبُ خَالِدٌ**: **يَذْهَبُ** فعل ماضی، **خَالِدٌ** اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

- (۱) مرکب مفید کی تعریف کرنے کے بعد اس کی دونوں قسموں کی بھی تعریف کیجیے۔
- (۲) جملہ خبریہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تشريح کیجیے۔
- (۳) درج ذیل تمام جملے مرکب مفید کی قسموں میں سے ہیں۔ آپ نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔

نمونہ: الْكِتَابُ مُفْيَدٌ (کتاب نفع بخش ہے): اس لیے کہ معنی دار لفظ ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع و مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار لفظ ہے۔ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد و مرکب۔ یہ مفرد و مرکب میں سے مرکب ہے؛ اس لیے کہ ایک سے زائد لفظوں: الْكِتَابُ اور مُفْيَدٌ کا مجموعہ ہے۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔ مرکب مفید اور مرکب غیر مفید میں سے مرکب مفید ہے؛ اس لیے کہ ایک مکمل مفہوم سمجھ میں آ رہا ہے۔ مرکب مفید کی دو قسمیں ہیں: جملہ خبریہ۔ جملہ انشائیہ۔ جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ میں سے جملہ خبریہ ہے؛ اس لیے کہ اس میں کتاب کے مفید ہونے کی خبر دی جا رہی ہے۔ جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ میں سے جملہ اسمیہ ہے؛ اس لیے کہ اس کی ابتداء اسم اور فعل میں سے اسم سے ہو رہی ہے۔

الْمَسْجِدُ كَبِيرٌ (مسجد بڑی ہے)۔ **كَتَبَ وَلَدٌ** (ایک لڑکے نے لکھا)۔ **الْبَابُ صَغِيرٌ** (دروازہ چھوٹا ہے)۔ **يَنْظُرُ حَامِدٌ** (حامد دیکھ رہا ہے)۔ **الْبِنْثُ جَمِيلَةٌ** (لڑکی خوب صورت ہے)۔ **تَدْخُلُ أَمْ** (ماں داخل ہوتی ہے)۔ **الشَّجَرُ طَوِيلٌ** (درخت لمبا ہے)۔

فَرِحَتْ فاطمَةُ (فاطمہ خوش ہوئی)۔ الْوَلْدُ غَائِبٌ (لڑکا موجود نہیں ہے)۔ يَخْرُجُ أَسْتَاذٌ (استاذ نکل رہے ہیں)۔

(۲) درج بالاجملوں کی متن میں دیے گئے طریقے کے مطابق ترکیب کیجیے۔

(۵) نیچے کے کچھ جملے مرکب مفید اور کچھ مرکب غیر مفید ہیں۔ آپ ان کی نشان دہی کیجیے۔

الرَّجُلُ صَالِحٌ (مرد نیک ہے)۔ كَتَابٌ جَمِيلٌ (ایک خوب صورت کتاب)۔ الْوَلْدُ الطَّوِيلُ (لباللڑکا)۔ الشَّائِيْ حَارٌ (چائے گرم ہے)۔ الْمَاءُ بَارِدٌ (پانی ٹھنڈا ہے)۔ أَدْبُ الأُسْتَاذِ (استاذ کا ادب)۔ كَرَاسَتَانِ جَدِيدَتَانِ (دونئی کا پیاں)۔ الشَّجَرَانِ الْعَالِيَانِ (دو بلند درخت)۔ أَزْهَارُ مُفْتَحَةٌ (بہت سے کھلے ہوئے پھول)۔ حیدر اقبال۔ محمود احمد۔ محمد اکبر۔ النَّافِذَةُ مَفْتُوحَةٌ (کھڑکی گھلی ہوئی ہے)۔ تَحْلِسُ بَنْثٌ (لڑکی بیٹھتی ہے)۔ سَبْعَةَ عَشَرَ (ستہ)۔ ثَمَانِيَّةَ عَشَرَ (اٹھارہ)۔ تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس)۔ يَمْنَعُ رَجُلٌ (ایک مرد روکتا ہے)۔ حَدِيثُ الرَّسُولِ (رسول کی بات)۔ مِفْتَاحُ الْحُجَّةِ (کمرے کی چاپی)۔ نَافِذَةُ الْبَيْتِ (گھر کی کھڑکی)۔

(۶) جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کے کم از کم دس دس جملے جملے ترجیح کے ساتھ لکھ کر لایے۔

اٹھارھوال سبق

جملہ انشائیہ کی تقسیم

سبق نمبرے ایں مرکب مفید کی پہلی قسم: جملہ خبر یہ اور پھر جملہ خبر یہ کی دو نوعی قسموں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ آئیے آج کے سبق میں مرکب مفید کی دوسری قسم: جملہ انشائیہ کے بارے میں مطالعہ کرتے ہیں۔

جملہ انشائیہ کی چند فرمیں ہیں:

- (۱) کسی جملے کا فعلِ امر ہونا، جیسے: اصرُب (تومار)۔
- (۲) کسی جملے کا فعلِ نہیں ہونا، جیسے: لا تضرُب (تمت مار)۔
- (۳) کسی جملے کے شروع میں حرفِ استفہام ہونا، جیسے: هَلْ أَنْتَ وَلَدُّ (کیا تم لڑکا ہو؟)۔
- (۴) کسی جملے کے شروع میں حرفِ تمنی یعنی لَیْتَ ہونا، جیسے: لَیْتَ زِيدًا حَاضِرٌ (ای کاش! زید موجود ہوتا)۔
- (۵) کسی جملے کے شروع میں حرفِ ترجی یعنی لَعَلَّ ہونا؛ جیسے: لَعَلَّ خَالِدًا عَالَمُ (شاید خالد عالم ہے)۔
- (۶) کسی جملے کے شروع میں حرفِ نداء ہونا؛ جیسے: يَا اللَّهُ! (ای اللہ!)۔
- (۷) کسی جملے کے شروع میں حرفِ قسم ہونا، جیسے: وَالْتَّيْنِ (قسم ہے انجری کی)۔
- (۸) کسی جملے کا جملہ دعا نیہ ہونا، جیسے: جَزَّاكَ اللَّهُ خَيْرًا (اللہ آپ کو اچھا بدلے)۔

(۹) کسی جملے کا افعالِ تعب میں سے ہونا، جیسے: مَا أَحْسَنَ تَاجَ مَحَلٍ! (تاج محل کیا ہی خوب صورت ہے)۔

چوں کہ ان جملوں میں شک یا جھوٹ کا مفہوم پیدا نہیں ہوتا؛ اس لیے یہ جملہ انشائیہ کہلاتے ہیں۔

سوالات

(۱) جملہ انشائیہ کی تعریف کیجیے۔

(۲) جملہ انشائیہ کی تمام قسموں کو مع امثلہ سنائیے۔

(۳) نیچے کے سبھی جملے جملہ انشائیہ ہیں۔ آپ نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔

نمونہ: هَلْ أَنْتَ وَلَدٌ؟ (کیا تم لڑکا ہو؟) یہ لفظ ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع و مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار لفظ ہے۔ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد و مرکب۔ یہ مفرد و مرکب میں سے مرکب ہے؛ اس لیے کہ ایک سے زائد لفظوں کا مجموعہ ہے۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔ مرکب مفید اور مرکب غیر مفید میں سے مرکب مفید ہے؛ اس لیے کہ ایک مکمل مفہوم سمجھ میں آ رہا ہے۔ مرکب مفید کی دو قسمیں ہیں: جملہ خبریہ۔ جملہ انشائیہ۔ جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ میں سے جملہ انشائیہ ہے؛ اس لیے کہ اس کے شروع میں حرف استفہام ہے۔

وَالرَّيْتُونِ (قلم ہے زیتون کی)۔ لَا تَذَهَّبْ (تو مت جا)۔ إِرْحَمْ (تورم کر)۔ هَلْ هَذَا قلْم؟ (کیا یہ قلم ہے؟)۔ أَسْعَدَكَ اللَّهُ (اللہ تجھے سعادت بخشے)۔ لَعَلَّ طَفْلًا لَا عَبْ (شاید بچہ کھیل رہا ہے)۔ لَيْتَ حَامِدًا عَالَمْ (ای کاش! حامد عالم ہوتا)۔ أَحْسِنْ بِالْفَرَاسَةِ! (تسلی کی خوب صورتی حیرت انگیز ہے)۔ يَرْحَمُكَ اللَّهُ (اللہ آپ پر حرم کرے)۔ يَا رَجُلُ! (ای آدمی)۔

(۳) آپ عربی زبان سیکھنے لیے مشق و تمرین کی جو بھی کتاب پڑھتے ہیں، اس سے یا پھر خود بنا سکتے ہیں، تو جملہ انشائیہ کی مثالیں بنانے کا پنے استاذ کو دکھائیے۔

انیسوال سبق

معرب و منی

اب تک کے اس بات میں ہم نے اسم سے متعلق کئی طرح کی معلومات حاصل کیں۔ آج یہ آج کے سبق میں اسم اور فعل سے متعلق معرب و منی کے بارے میں جان کاری حاصل کرتے ہیں۔

عامل کی تعریف: جس اسم، فعل یا حرف کی وجہ سے لفظ کے آخری حرف کا اعراب (زبر، زیر، پیش) بدل جاتا ہے، اسے عامل کہتے ہیں۔

عامل کی وجہ سے لفظ کے آخری حرف کا اعراب بدلنے یا نہ بدلنے کے اعتبار سے لفظ کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرب۔ (۲) منی۔

معرب کی تعریف: معرب اس لفظ کو کہا جاتا ہے، جس کے آخری حرف کا اعراب عامل کے اعتبار سے بدلتا رہتا ہے، جیسے: حَضَرَ الْعَالَمُ۔ انَّ الْعَالَمَ حَاضِرٌ۔ عَلَى الْعَالَمِ عَمَلٌ۔ اس میں الْعَالَمُ معرب ہے، جس کے آخری حرف (م) کا اعراب عامل کے مطابق بدل رہا ہے۔

منی کی تعریف: منی اس لفظ کو کہا جاتا ہے، جس کے آخری حرف کا اعراب عامل کے اعتبار سے نہیں بدلتا؛ بلکہ ہر حالت میں یکساں رہتا ہے، جیسے: حَضَرَ هَذَا۔ انَّ هَذَا مَوْجُودٌ۔ عَلَى هَذَا۔ اس میں لفظِ هَذَا منی ہے، جس کے آخری حرف (ذ) کا اعراب عامل کی وجہ سے نہیں بدل رہا ہے۔

منی	آل	باشد	کہ	ماند	برقرار
معرب	آل	باشد	کہ	گردد	باربار

سوالات

- (۱) عامل کی تعریف کیجیے۔
- (۲) مغرب کی تعریف کیجیے اور کوئی ایک مثال بھی دیجیے۔
- (۳) مبنی کی تعریف کرنے کے بعد مثال دے کر سمجھائیے۔
- (۴) مغرب و مبنی کے بارے میں کوئی شعر سنائیے۔

بیسوال سبق

بنی کی تقسیم

سبق نمبر ۱۹ میں ہم نے مغرب میں کی تعریف پڑھی۔ آئیے آج کے سبق میں بنی کی تقسیم کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

بنی کی گیارہ قسمیں ہیں:

- (۱) اسم مُتَمَكِّنْ؛ بشرطے کہ ترکیب میں واقع نہ ہو؛ بلکہ مفرد ہو، جیسے: قَلْمُّ کِتابٌ۔ اسے اسم متمکن اس لیے کہتے ہیں؛ کیوں کہ یہ اپنے آخری حرف پر اعراب کو جگہ دیتا ہے۔
- (۲) فعلِ ماضی مع جملہ اقسام، جیسے: نَصَرَ نُصْرًا مَا نَصَرَ مَا نُصْرًا
- (۳) فعلِ مضارع کے صرف دو صنیعے: جمع مؤنث غائب: يَفْعَلُنَ اور جمع مؤنث حاضر: تَفْعَلُنَ۔ اور فعلِ مضارع میں جب نون ہائے تاکید: نون ثقلیہ اور نون خفیہ لگے ہوئے ہوں، تو ہمیشہ بنی ہوں گے، جیسے: لَيْنَصْرُنَ لَيْنَصْرُنَ۔
- (۴) امر حاضر معروف، جیسے: اضْرِبْ اضْرِبَا اضْرِبُوا۔
- (۵) تمام حروف، جیسے: مِنْ عَلَى اَنْ كَانَ۔
- (۶) ضمیریں، جیسے: هُوَ هُمَا هُمْ۔
- (۷) اسمائے موصولہ، جیسے: الَّذِي الَّتِي۔
- (۸) اسمائے اشارہ، جیسے: هَذَا ذَالِكَ۔
- (۹) اسمائے افعال، جیسے: هَلْمٌ عَلَيْكَ۔

- (۱۰) اسمائے اصوات، جیسے: أَخْ أَخْ (کھانسی کی آواز)۔
- (۱۱) اسمائے ظروف، جیسے: مَتَّى (کب)۔ كِيفَ (کیسے)۔

سوالات

- (۱) مبني کی تعریف کیجیے اور اس کی کتنی فوئمیں ہیں؟ شمار کرایے۔
- (۲) درج ذیل تمام الفاظ مبني ہیں اور ان کے منی ہونے کی وجہ شروع کی پانچ قسموں میں سے کوئی ایک ہے۔ آپ اس نمونے کے مطابق اجرا کیجیے: قَلْمٌ: یہ معرب و مبني میں سے منی ہے؛ اس لیے کہ اسم متمکن ترکیب میں واقع نہیں ہے؛ بلکہ مفرد ہے۔
- كِتابٌ. قَلْمٌ. كُرَاسَةٌ. دَوَّاً. سَبُورَةٌ. دَخَلٌ. نَصَرَتٌ. طَلْبُوا. ذَهَبَتٌ. خَرْجَنا.
- يَفْرَحَنَ. تَذَهَّبَنَ. يَطْلُبَنَ. تَقْتَلَنَ. يَغْسِلَنَ. لَيَنْبَذَنَ.
- لَيَعْمَلَنَ. لَأَمْلَأَنَ. لَأَقْتَلَنَ. لَنَحْمَدَنَ. أَنْصُرُوا. اضْرِبَا. اسْمَعُوا. افْتَحِي. اذْهَبْنَ. لَا.
- نَعْمٌ. لَيْتَ. ثُمَّ. فِي.

- (۳) مبني کے شروع کی پانچ قسموں پر کم از کم پانچ پانچ مثالیں بنائیے۔
- (۴) درج بالا الفاظ میں مندرجہ ذیل نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔
- نمونہ: كِتابٌ = یہ لفظ ہے۔ لفظ کی دو فوئمیں ہیں: موضوع و مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار لفظ ہے۔ موضوع کی دو فوئمیں ہیں: مفرد و مرکب۔ یہ مفرد و مرکب میں سے مفرد ہے؛ اس لیے کہ ایک ہی لفظ ہے۔ مفرد کی تین فوئمیں ہیں: اسم، فعل، حرفاً۔ اسم، فعل، حرفاً میں سے اسم ہے؛ اس لیے کہ تنوین اس کے آخر میں ہے۔ مذکرو موصوف میں سے مذکر ہے؛ اس لیے کہ اس میں مؤنث کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔ واحد، تنہیٰ، جمع میں سے واحد ہے؛ اس لیے کہ تنہیٰ اور جمع کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔ معرفہ و نکره میں سے نکرہ ہے؛ اس لیے کہ معرفہ کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔ معرب و مبني میں سے منی ہے؛ اس لیے کہ اسم متمکن ترکیب میں واقع نہیں ہے۔

اکیسوال سبق

ضمیر اور اس کی تقسیم

سبق نمبر ۲۰ میں ہم نے مبنی کی تھام قسموں کے ناموں کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور شروع کی پانچ قسموں کی مشق بھی کر لی آئیے آج کے سبق میں مبنی کی چھٹی قسم ہم ضمیر کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

ضمیر کی تعریف: ضمیر ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو اسم کی جگہ پر بولا جاتا ہے، جیسے: زیدؑ عالم، ہومدرسؓ۔ اس میں زیدؑ مدرسؓ کی جگہ پر ہومدرسؓ کہا گہا ہے اور ہو ضمیر ہے۔

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) ضمیر مرفوع متصل۔ (۲) ضمیر مرفوع منفصل۔ (۳) ضمیر منصوب متصل۔ (۴) ضمیر منصوب منفصل۔ (۵) ضمیر مجرور متصل۔

ضمیر مرفوع متصل: ایسی ضمیروں کو کہتے ہیں، جو فعل میں پوشیدہ مانی جاتی ہیں اور فاعل ہوتی ہیں۔ اور یہ چودہ ہیں۔

ضرب۔ ضربا۔ ضربوا۔ ضربت۔ ضربتا۔ ضربن۔ ضربنت۔
ضربتما۔ ضربتم۔ ضربت۔ ضربتما۔ ضربتن۔ ضربت۔ ضربنا۔ ان سب صیغوں میں صیغہ کے مطابق ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ ہیں اور ان کا فاعل واقع ہیں۔

ضمیر مرفوع منفصل: ایسی ضمیروں کو کہتے ہیں، جو فعل سے الگ ہوتی ہیں اور فاعل واقع ہوتی ہیں۔ اور یہ بھی چودہ ہیں۔

ہو۔ ہما۔ ہم۔ ہی۔ ہمن۔ ہن۔ انت۔ انتما۔ انتم۔ انت۔ انتما۔

أَنْتَنَّ. أَنَا. نَحْنُ. جِيَسِ: نَصَرَ هُوَ (اس نے مدد کی)۔ اس میں هُوَ ضمیر ضمیر مرفع منفصل ہے، جو فعل نَصَرَ سے الگ لکھی ہوئی ہے۔ اور اس کا فاعل واقع ہے۔

ضمیر منصوب متصل: ایسی ضمیروں کو کہتے ہیں، جو فعل سے ملا کر لکھی جاتی ہیں اور مفعول بنتی ہیں۔ اور یہ بھی چودہ ہیں۔

هُمَّا. هُمْ. هَا. هُمَا. هُنَّ. لَكَ. كُمْ. لَكَ. كُمَا. كُنَّ. لَيْ. نَا۔ جِيَسِ: ضَرَبَهُ (اس کو مارا)۔ ضَرَبَنَا (ہم کو مارا)۔ اس میں ہُ اور نَا ضمیر ضمیر منصوب متصل ہیں، جو فعل کے ساتھ ملا کر لکھی گئی ہیں اور مفعول واقع ہیں۔

ضمیر منصوب منفصل: ایسی ضمیروں کو کہتے ہیں، جو فعل سے الگ لکھی جاتی ہیں اور مفعول بنتی ہیں۔ اور یہ بھی چودھ ہیں۔

إِيَاهُ. إِيَاهُمَا. إِيَاهُمْ. إِيَاهَا. إِيَاهُمَا. إِيَاهُنَّ. إِيَاكَ. إِيَاكُمَا. إِيَاكُمْ. إِيَاكِ. إِيَاكُمَا. إِيَاكُنَّ. إِيَائِي. إِيَانَا۔ جِيَسِ: نَصَرَ خَالِدًا إِيَاهُ (خالد نے اس کی مدد کی)۔ اس میں إِيَاهُ ضمیر منصوب منفصل ہے، جو نَصَرَ فعل سے الگ لکھی گئی ہے اور ترکیب میں مفعول واقع ہے۔

ضمیر مجرور متصل: ایسی ضمیروں کو کہتے ہیں، جو مجرور واقع ہوتی ہیں اور جر (زیر) دینے والے عامل کے ساتھ لکھی جاتی ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) ضمیر مجرور بہ حرفاً جر۔ (۲) ضمیر مجرور بہ اضافت۔

ضمیر مجرور بہ حرفاً جر: ایسی ضمیروں کو کہتے ہیں، جن پر حرفاً جر آنے کی وجہ سے مجرور واقع ہوتی ہیں۔ اور یہ بھی چودہ ہیں۔

لَهُ. لَهُمَا. لَهُمْ. لَهَا. لَهُمَا. لَهُمْ. لَهُنَّ. لَكَ. لَكُمَا. لَكُمْ. لَكِ. لَكُمَا. لَكُنَّ. لِيْ. لَتَا۔ ان تمام میں لَ ضمیر نہیں ہے؛ بلکہ اس کے ساتھ لگی ہوئی ہ، هُمَا، هُمْ وغیرہ ضمیریں ہیں، جیسِ: إِشْتَرَيْتُ الْقَلْمَ لَهُ (میں نے قلم اس کے لیے خریدا)۔ اس

(لَهُ) میں لَ حرفِ جر ہے اور ه ضمیر مجرور ہے۔

ضمیر مجرور بہ اضافت: ایسی ضمیروں کو کہتے ہیں جو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور واقع ہوتی ہیں۔ اور یہ بھی چودہ ہیں۔

دارُهُ۔ دَارُهُمَّ۔ دَارُهَا۔ دَارُهُمًا۔ دَارُهُنَّ۔ دَارُكَ۔ دَارُكُمَا۔
دارُكُمْ۔ دَارُكَمَّ۔ دَارُكُمَّا۔ دَارُكُنَّ۔ دَارُى۔ دَارُنَا۔ ان تمام میں دَارُ ضمیر نہیں
ہے؛ بلکہ اس کے ساتھ لگی ہوتی ہ، هُمَا، هُمْ وغیرہ ضمیریں ہیں، جیسے: دَارُكَ جَمِيلُ
(تمہاراً گھر خوب صورت ہے)۔ اس میں دارُ مضاف ہے اور کَ مضاف الیہ ہے اور مجرور
واقع ہے۔ کَ ضمیر پر جراس لیئے نہیں آ رہا ہے؛ کیوں کہ فتحہ پر مبنی ہے۔

فائدہ: ضمیروں کا استعمال وہاں پر کیا جاتا ہے، جہاں اس سے پہلے کوئی اسم استعمال کیا
گیا ہو۔ وہ اسم اس ضمیر کا ”مرجع“ کہلاتا ہے۔

سوالات

(۱) ضمیر کی تعریف کیجیے اور اس کی قسموں کو شمار کرائے۔

(۲) ضمیر کی پانچوں قسموں کی تعریف کرتے ہوئے ان کی مثالیں بھی دیجیے۔

(۳) درج ذیل تمام الفاظ مبني ہیں۔ آپ ان میں نمونے کے مطابق مبني ہونے کی وجہ تلاش کیجیے۔

نمونہ: ضرِبًا: اس میں پوشیدہ هُما ضمیر معرب مبني میں سے مبني ہے؛ اس لیے کہ یہ ضمیر مرفع

متصل ہے۔

دَخَلُوا. خَرَجَنَ. سَمَعْنَا. أَكْلُتُ. نَصَرْتُمْ. هُوَ. هُنَّ. أَنْتَ. أَنَا.
نَحْنُ. أَنْتُمْ. كِ. كُمَايَ. نَا. هَهَا. هُمْ. اِيَّا كَمَا. اِيَّا نَا. اِيَّا هَا.
اِيَّا كِ. فِيهِما. فِيهِ. عَنْهُمْ. مِنْهُنَّ. عَلَيْنَا. مِنَا. قَلْمُهُ. كِتَابِي. كُرَاسْتُكَ. دَوَاتُنَا.
خَمَارُهَا. ثَوْبُهُمْ.

(۳) نیچے کی عبارتوں میں ضمیر و کوتلاش کیجیے اور ان کے متنی ہونے کی وجہ بھی بتائیے۔

قَالَ الْأَسْتَادُ لِتَلْمِيذِهِ: اقْرَا دَرْسَكَ وَاحْفَظْهُ، وَلَا تَقْرَأُ الْقِصَّةَ. قَالَ
الْبُسْتَانِيُّ لِوَلَدِهِ: لَا تَقْطِفِ الْوَرْدَةَ، وَلَا تَقْطِفِ زَهْرَةَ.

يَخْضُرُ حَامِدٌ فِي الْفَصْلِ كُلَّ يَوْمٍ . وَيَنْتَحِرُ كِتَابَهُ . عِنْدَهُ قَلْمٌ وَ كُرَاسَةٌ .
هُوَ يَحْفَظُ دَرْسَهُ . أَنْتَ تَلْمِيذٌ . أَيْنَ كِتَابُكَ يَا صَدِيقُ انْعَبْدُ اِيَّاكَ . زَيْدٌ
ضَرَبَهُمَا . خَالِدٌ طَلَبَنِي .

(۴) سوال نمبر ۳ میں مذکور الفاظ کی درج ذیل نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔

نمونہ: أَنْتَ = یہ لفظ ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع و مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع
ہے؛ اس لیے کہ معنی دار لفظ ہے۔ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد و مرکب۔ یہ مفرد و مرکب میں مفرد ہے؛ اس
لیے کہ ایک ہی لفظ ہے۔ مفرد کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل حرفاً۔ اسم، فعل، حرفاً میں سے اسم ہے؛ اس لیے
کہ یہ ضمیر ہے۔ مذکروں میں سے مذکر ہے؛ اس لیے کہ یہ ضمیر برائے واحد مذکر حاضر ہے۔ واحد، تثنیہ،
جمع میں سے واحد ہے؛ اس لیے کہ یہ ضمیر برائے واحد مذکر حاضر ہے۔ معرفہ و نکره میں سے معرفہ ہے؛ اس لیے
کہ یہ ضمیر ہے۔ معرب و متنی میں سے متنی ہے؛ اس لیے کہ یہ ضمیر مرفوع منفصل ہے۔

بائیسوال سبق

اسماے موصولہ

سبق نمبر ۲۷ میں ہم نے ضمیر اور اس کی قسموں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ آج کے سبق میں مخفی کی ساتویں قسم: اسماے موصولہ کے بارے میں جان کاری لیتے ہیں۔

اسم موصول کی تعریف: اسم موصول ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو جملے کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ جملے کو پورا کرنے کے لیے جملہ خبریہ لایا جاتا ہے، جسے اسم موصول کا صلہ کہا جاتا ہے۔ جملہ خبریہ میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے، جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے، جیسے: **حَضَرَ الرَّجُلُ الَّذِي أَبْوَهُ عَالَمٌ** (وہ آیا جس کا باپ عالم ہے)۔

اسماے موصولہ یہ ہیں:

الَّذِي (وہ جو کہ) برائے مذکرو واحد۔ **الَّذَانِ، الَّذِينَ** (وہ دونوں جو کہ) برائے مذکر۔ **الَّذِينَ** (وہ سب جو کہ) برائے جمع مذکر۔

الَّتِي (وہ جو کہ) برائے مذکر۔ **الَّتَّانِ، الَّتَّيْنِ** (وہ دونوں جو کہ) برائے مذکر۔ **الَّتَّيْنِ** (وہ سب جو کہ) برائے جمع مذکر۔

مَا (جو کہ) برائے غیر ذوی العقول۔ **مَنْ** (جو شخص کہ) برائے ذوی العقول۔ **أَيّْهُ** (جو چیز) برائے ذوی العقول و غیر ذوی العقول۔

اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہونے والا الفلام بھی اسم موصول **الَّذِي** کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے: **النَّاصِرُ** بمعنی **الَّذِي نَصَرَ** (وہ شخص جس نے کہ مدد کی)۔ **الْمَنْصُورُ**

بمعنى الَّذِي نُصْرَ (وَهُنْ خُصُّ جِسْ كِي مَدْكِي گئی)۔

فائدہ: اسامیے موصولہ چوں کہ معرفہ ہوتے ہیں، اس لیے یہ صفت واقع ہونے کی صورت میں ہمیشہ معرفہ کی ہی صفت ہوں گے، جیسے: حَضَرَ الرَّجُلُ الَّذِي أَبْوَهُ عَالِمٌ (وہ آیا جس کا باپ عالم ہے)۔ اس میں الرَّجُلُ موصوف ہے جو کہ معرفہ ہے اور الَّذِي أَبْوَهُ عَالِمٌ پورا جملہ اس کی صفت ہے۔

فائدہ: أَئِیٰ اور أَئِیَّ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور یہ دونوں معرب ہیں، جیسے: أَئِیٰ رَجُلٌ - أَئِیَّةٌ امْرَأَةٌ۔

اسم موصول کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے: حَضَرَ الرَّجُلُ الَّذِي أَبْوَهُ عَالِمٌ = حَضَرَ: فعلٌ مضى، الرَّجُلُ: موصوف، الَّذِي: اسم موصول، أَبْوَهُ: مضاف، هُ: ضمیر مجرور بہ اضافت مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، عَالِمٌ: اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کہ اسم موصول کا صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت، الرَّجُلُ موصوف اپنی صفت سے مل کر حَضَرَ فعل کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

سوالات

(۱) اسم موصول کی تعریف کیجیے۔

(۲) اسامیے موصولہ کیا کیا ہیں؟ انھیں سنائیے۔

(۳) یونچ اسامیے موصولہ پر مشتمل چند جملے لکھے جارہے ہیں۔ آپ ان میں اسم موصول کی نشان دہی کر کے نہونے کے مطابق اجرا کیجیے۔

نمونہ: أَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ يَمْنَعُ الْبَرًّ = اس جملے میں مَنْ اسم موصول ہے اور معرب مِنْ میں سے منی ہے؛ اس لیے کہ مِنْ کی گیارہ قسموں میں سے اسم موصول ہے۔

الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ. إِنَّ الَّذِينَ أَمْنُوا. إِنَّمَا أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا. مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسْنًا قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ أَئُ الْفَرِيقَيْنِ أَحْصَى طَعَامًا كُمَا الَّذِانِ تُرْزَقُانِكُمَا وَالَّتِي (الاتی) يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ أَيَّتُهَا الْعِيرُ أَنْكُمْ لَسَارِقُونَ دُفِنَ الْمَقْتُولُ فِي الْقَبْرِ طَلَبَ الْعَاطِشُ مَاءً.

(۲) درج ذیل جملوں کا اسم موصول کے قاعدے کے مطابق ترجمہ کیجیے۔

كَتَبَ الْوَلَدُ الَّذِي أَبْوَهُ مُعَلِّمٌ فَرِحَ الْفَلَاحُانِ الَّذِانِ زَرَعُوا فِي الْحَقْلِ نَصَرَ الْمُسْلِمُونَ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ اللَّهَ نَجَحَتِ الْبِنْتُ الَّتِي أَمْهَى صَالِحَةً حَضَرَتِ النِّسَاءُ الَّوَاقِيُّ ذَهَبَنَ إِلَى السُّوقِ

(۵) مذکورہ بالاجملوں کی ترکیب کیجیے۔

(۶) متن میں آئے ہوئے تمام الفاظ موصولہ کا نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔

نمونہ: الَّذِي = یہ لفظ ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع و مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار لفظ ہے۔ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد و مرکب۔ یہ مفرد و مرکب میں سے مفرد ہے؛ اس لیے کہ ایک ہی لفظ ہے۔ مفرد کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، حرفاً۔ اسم، فعل، حرفاً میں سے اسم ہے؛ اس لیے کہ یہ اسم موصول ہے۔ مذکرو مونث میں سے مذکر ہے؛ اس لیے کہ یہ اسم موصول برائے مذکر ہے۔ واحد، تثنیہ، جمع میں سے واحد ہے؛ اس لیے کہ یہ اسم موصول برائے مذکرو واحد ہے۔ معرفہ و نکره میں سے معرفہ ہے؛ اس لیے کہ یہ اسم موصول ہے۔ معرب و منی میں سے منی ہے؛ اس لیے کہ یہ اسم موصول ہے۔

تہمیسوال سبق

اسماے اشارہ

سبق نمبر ۲۷ میں ہم نبیت کی ساتویں قسم: اسماے موصولہ کے بارے میں پڑھا جائیے آج کے سبق میں متن
کی آٹھویں قسم: اسماے اشارہ کا مطالعہ کرنے ہیں۔

اسم اشارہ کی تعریف: اسم اشارہ ایسے اسم کو کہتے ہیں، جس کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ جس کی طرف کیا جاتا ہے، اسے ”**مُشَارِّ إِلَيْهِ**“ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) اسم اشارہ قریب۔ (۲) اسم اشارہ بعید۔

اسم اشارہ قریب یعنی نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے والے الفاظ یہ ہیں:
هذا (یہ) برائے واحد مذکور۔ هذان، هذین (یہ دونوں) برائے تثنیہ مذکور۔ هذہ (یہ)
برائے واحد مونث۔ هاتان، هاتین (یہ دونوں) برائے تثنیہ مونث۔ هؤلاء (یہ)
سب) برائے جمع مذکرو مونث۔

اسم اشارہ بعید یعنی دور کی چیز کی طرف اشارہ کرنے والے الفاظ یہ ہیں:
ذلک (وہ) برائے واحد مذکور۔ ذانک، ذینک (وہ دونوں) برائے تثنیہ
مذکور۔ تلک (وہ) برائے واحد مونث۔ تانک، تینک (وہ دونوں) برائے تثنیہ
مونث۔ أولئك (وہ سب) برائے جمع مذکرو مونث۔

فائدہ: اسماے اشارہ چوں کہ معرفہ ہوتا ہے؛ اس لیے اس کا مشاہد الیہ بھی ہمیشہ معرفہ ہوگا، جیسے: **هذا القلم** (قلم)۔ **تلک البنۃ** (وہ لڑکی)۔ اگر اس کے بعد کوئی نکرہ

آئے گا، تو وہ مشاڑی نہیں ہو گا، جیسے: هَذَا جَمْلٌ (یہ اونٹ ہے)۔ اس میں ہذا مبتدا ہے اور جملہ اس کی خبر ہے، مشاڑی نہیں ہے۔

اسم اشارہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے: هَذَا الْكِتَابُ جَدِيدٌ = ہذا اسم اشارہ قریب، الْكِتَابُ اس کا مشاڑی ایہ، اسم اشارہ اپنے مشاڑی ایہ سے مل کر مبتدا، جَدِيدٌ اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

سوالات

- (۱) اسم اشارہ کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟
- (۲) مشاڑی ایہ کے کہتے ہیں اور وہ معرفہ نکرہ میں سے کیا ہونا چاہیے؟
- (۳) نیچے لکھے گئے الفاظ میں اسمائے اشارہ تلاش کیجیے اور دیے گئے نمونے کے مطابق اس کا ترجمہ اور اجراء کیجیے۔ نمونہ یہ ہے: هَذَا الْكِتَابُ جَدِيدٌ = یہ کتاب نئی ہے۔ اس جملے میں ہذا اسم اشارہ ہے اور الْكِتَابُ اس کا مشاڑی ایہ؛ کیوں کہ وہ معرفہ ہے۔

هَذِهِ الْكُرَاسَةُ جَمِيلَةٌ۔ هَاتَانِ الْقُبَّاتِانِ كَبِيرَتَانِ۔ هَذَا الدَّرْسُ سَهْلٌ۔ هَذَا الْكِتَابَانِ جَدِيدَانِ۔ هُؤُلَاءِ الْمُسْلِمُونَ صَالِحُونَ۔ أَولَئِكَ النِّسَاءُ عَابِدَاتٍ۔ تَانِكَ الْبِنَّتَانِ ذَكِيرَتَانِ۔ تِلْكَ الْمَدْرَسَةُ قَرِيبَةٌ۔ هَذَا جَمْلٌ۔ ذَانِكَ بَيْتَانِ۔ هُؤُلَاءِ رَجَالٌ۔

(۴) متن میں مذکور تمام اسمائے اشارہ کا درج ذیل نمونے کے مطابق اجراء کیجیے۔

نمونہ: هذا = یہ لفظ ہے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع و مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے، اس لیے کہ معنی دار لفظ ہے۔ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد و مرکب۔ یہ مفرد و مرکب میں سے مفرد ہے، اس لیے کہ ایک ہی لفظ ہے۔ مفرد کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، حرفاً میں سے اسم ہے؛ اس لیے کہ یہ اسم موصول ہے۔ مذکرو و مذث میں سے مذکر ہے؛ اس لیے کہ یہ اسم اشارہ برائے مذکرو واحد ہے۔ واحد، تثنیہ، جمع میں سے واحد ہے؛ اس لیے کہ یہ اسم اشارہ برائے مذکرو واحد ہے۔ معرفہ نکرہ میں سے معرفہ ہے؛ اس لیے کہ یہ اسم اشارہ ہے۔ مغرب و مشرق میں سے مشرق ہے؛ اس لیے کہ یہ اسم اشارہ ہے۔

چوبیسوال سبق

اسماے افعال

سبق نمبر ۲۳ میں ہم نے متن کی آٹھویں قسم: اسماے اشارہ کے بارے میں پڑھا جائیے آج کے سبق میں متن کی نویں قسم: اسماے افعال کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اسم فعل کی تعریف: اسم فعل ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو فعل کے کسی وزن پر نہیں ہوتے، صورتاً اسم لگتے ہیں؛ لیکن معنی فعل کا دیتے ہیں۔ اسم فعل کی دو قسمیں ہیں:

(۱) امر حاضر کے معنی میں۔ اور یہ سات ہیں: (۱) رَوِيْدٌ (تو چھوڑ)۔ (۲) بَلْهٌ (تو چھوڑ)۔ (۳) حَيَّهْلٌ (متوجہ ہو)۔ (۴) هَلْمٌ (آؤ)۔ (۵) دُونَكَ (لے لو)۔ (۶) غَلِيْكَ (لازم پکڑ لو)۔ (۷) هَا (لو)۔ جیسے: رُوَيْدٌ زِيدًا (زید کو چھوڑ دو)۔ (۸) فعل ماضی کے معنی میں۔ اور یہ تین ہیں: (۱) هَيْهَاتٌ (بہت ہی دور ہوا)۔ (۲) شَتَّانَ (بہت ہی دور ہٹ گیا)۔ (۳) سَرْعَانَ (بہت ہی جلدی کی)۔ جیسے: شَتَّانَ زِيدٌ (زید بہت ہی دور ہٹ گیا)۔

اسم فعل کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے: رُوَيْدٌ زِيدًا = رُوَيْدٌ: اسم فعل بمعنی امر حاضر، اس میں انت خمیر پوشیدہ اس کا فاعل، زیداً اس کا مفعول، اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ انشائی ہوا۔

شَتَّانَ زِيدٌ = شَتَّانَ: اسم فعل بمعنی فعل ماضی، زیدٌ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خریج ہوا۔

سوالات

- (۱) اسم فعل کی تعریف کرنے کے بعد بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟
 - (۲) اسم فعل مغرب ہوتا ہے یا نہیں؟
 - (۳) اسم فعل کی کتنی فتمیں ہیں؟
- (۴) درج ذیل الفاظ میں نہونے کے مطابق مغرب مبنی ہونے کی وضاحت کیجیے۔
نمونہ: هَا: مغرب و مُنِي میں سے مُنِي ہے؛ اس لیے کہ یہ اسم فعل بمعنی امر حاضر ہے۔
رُوَيْدٌ. بَلْهٌ. حَيَّهٌ. هَلْمٌ. دُونَكٌ. عَلَيْكَ. هَا. هَيْهَاتٌ. شَتَّانٌ. سَرْعَانٌ۔
- (۵) مذکورہ بالا اسمائے افعال کا اپنے جملے میں استعمال کرتے ہوئے ان کا ترجمہ کیجیے۔
 - (۶) آپ اپنے بنائے ہوئے جملوں کی ترکیب کیجیے۔

پچھسوال سبق

اسماے اصوات

سبق نمبر ۲۷ میں ہم نے متنی کی نویں قسم: اسماے انعام کا مطالعہ کیا۔ آجے آج کے سبق میں متنی کی دسویں

قسم: اسماے اصوات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اسم صوت کی تعریف: اسِم صوت ایسے اسم کو کہتے ہیں، جس سے کسی چیز کی آواز کی نقل کی جاتی ہے، جیسے: **أَخْ أَخْ** (کھانسی کی آواز کی نقل)۔ **مِيَاؤن، مِيَاؤن** (بلی کی آواز کی نقل)۔

سوالات

(۱) اسِم صوت کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟

(۲) اسِم صوت کی کچھ مثالیں دی جارہی ہیں۔ آپ نمونے کے مطابق ان کا اجرا کیجیے۔

نمونہ: **مَمْ مَمْ** یہ معرب متنی میں سے متنی ہے؛ اس لیے کہ یہ اسِم صوت ہے، جو شیر خوار پچھہ مال بولنے کی آواز نکالتا ہے۔

آ آ..... (جانور کو بلانے کی آواز)۔ **غُتْرُغُون غُتْرُغُون** (کبوتر کی آواز کی نقل)۔ **هُوـ**

هُوـ (ہوا کے چلنے کی آواز کی نقل)۔ **گُكُرُون گُون گُكُرُون گُون** (مرغے کی بانگ کی آواز کی نقل)۔ **تِ تِ تِ تِ** (مرغی کو چارہ کھلانے کی آواز)۔

(۳) آپ اپنی مادری زبان میں اس طرح کی آوازیں نقل کر کے اسِم صوت کی مثال بنائیے۔

چھپیسوال سبق

اسماے ظروف

سبق نمبر ۲۵ میں ہم نے بُنی کی دسویں قسم: اسماے اصوات کے بارے میں جان کاری حاصل کی۔ آئیے
اج کے سبق میں بُنی کی گیا رہوں قسم: اسماے ظروف کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اسم ظرف کی تعریف: اسِم ظرف ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو وقت یا جگہ کو بتلاتا ہے۔
اسم ظرف کی دو قسمیں: (۱) ظرف زمان۔ (۲) ظرف مکان۔

ظرف زمان: جو اسم وقت کو بتلاتا ہے، اسے ظرف زمان کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:
اُذ (جب)۔ اِذَا (جب) مَتَى (کب)۔ گَيْفَ (کیسے)۔ أَيَّانَ (کب)
أَمْسٌ (کل گذشتہ)۔ مُذْ (سے)۔ مُنْذُ (سے) قَطْ (کبھی، براۓ فعلِ ماضی)
عَوْضٌ (کبھی، براۓ فعلِ مضارع)۔ قَبْلُ (پہلے)۔ بَعْدُ (بعد)۔

ظرف مکان: جو اسم جگہ کو بتلاتا ہے، اسے ظرف مکان کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:
حَيْثُ (کہاں، جہاں)۔ قُدَامُ (آگے)۔ خَلْفُ (پیچے)۔ تَحْتُ (نیچے)۔
فَوْقَ (اوپر)۔ أَيْنَ (کہاں)۔ أَنْيَ (کہاں)۔ عِنْدُ (پاس)۔ لَدَنْ (پاس)۔ لَدْنُ (پاس)۔

سوالات

- (۱) اسِم ظرف کی تعریف کیجیے اور یہ بھی بنائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟
- (۲) نیچے کچھ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ آپ نمونے کے مطابق ان میں اسماء ظروف تلاش کر کے ان کا معرب و منی ہونا واضح کیجیے۔
- نمونہ: أَنَّى تُؤْفَكُونَ = اس میں اُنّی معرب و منی میں سے منی ہے؛ اس لیے کہ یہ اسم ظرف، ظرف مکان ہے۔

حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ إِذَا جَاءَ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ كَيْفَ يَشَاءُ أَيَّانَ مُرْسَاهَا رَأَيْتُهُ أَمْسِ مُذْ يَوْمِ السَّبْتِ مُذْ شَهْرِ مَا ضَرَبَتْهُ قَطُّ لَا تَقُولُ عَوْضٌ قَبْلَ الْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَمَاتِ قُدَّامَ النَّاسِ خَلْفَ الْبَيْتِ تَحْتَ السَّمَاءِ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيِّمٌ أَيْنَ الْفَرَارُ أَنَّى شِئْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ لَدَى الْوَالِدِ لَدْنَ الْوَالِدِ

- (۳) مندرجہ بالا ہر ایک اسم پر کم از کم دو دو جملے بنائیے اور ساتھ میں ان کا ترجمہ بھی لکھیے۔

ستائیسوال سبق

مغرب کی تقسیم

سبق نمبر ۲۰ سے سبق نمبر ۲۶ تک ہم نئی کی تمام قسموں کے بارے میں جان کا رہی لی۔ آجے آج کے سبق میں مغرب کی قسموں کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

مغرب کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اسمِ متمكن: بشرطے کہ ترکیب میں واقع ہو، یعنی وہ لفظ مفرد نہ؛ بلکہ اس کے ساتھ کچھ اور لفظ ہو، جیسے: قَلْمُ زِيدٍ = اس میں زیدِ مغرب ہے؛ اس لیے کہ یہ اسمِ متمكن اکیلا نہیں؛ بلکہ اس کے ساتھ قَلْمُ کا لفظ بھی لگا ہوا ہے، لہذا یہ دلفظ ہوئے اور جب ایک سے دو ہو جاتا ہے، تو وہ مرکب ہو جاتا ہے، جسے ترکیب کہتے ہیں۔

(۲) فعلِ مضارع: جیسے: يَنْصُرُ سے لَمْ يَنْصُرْ يَذْهَبُ سے لَمْ يَذْهَبَ لیکن اس کے جمع موئنث غائب یعنی يَفْعَلْ اور جمع موئنث حاضر یعنی تَفْعَلْ کا صبغہ مغرب نہیں ہے؛ بلکہ منی ہے۔ اسی طرح مضارع کے ساتھ نون ہائے تاکید، یعنی نونِ ثقلیہ و نونِ خفیفہ لگے ہوئے صبغہ مغرب نہیں ہے؛ بلکہ منی ہے۔

سوالات

- (۱) مغرب کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ اس کی کتنی فوسمیں ہیں؟
- (۲) درج ذیل تمام الفاظ مغرب ہیں۔ آپ نمونے کے مطابق مغرب ہونے کی وجہ بتائیے۔
 نمونہ: يَنْصُرُ خَالِدٌ = اس میں يَنْصُرُ مغرب و میں میں سے مغرب ہے؛ اس لیے کہ یہ فعل مضارع نہ تو صیغہ جمع موئش غالب و صیغہ جمع موئش حاضر ہے اور نہ ہی نون ہائے تا کیدنوں لُقْلِيْل و نون خفیہ اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اور خالِدٌ: مغرب و میں میں سے مغرب ہے؛ اس لیے کہ اسمِ ممکن ترکیب میں واقع ہے۔

تَخْرُجُ فَاطِمَةً. حَامِدٌ تَلْمِيذٌ. يَفْرَحُ سَاجِدٌ. الرَّجْلَانِ يَسْجُدَاْنِ. الْأُمُّ
 تَطْبَخُ مَحْمُودٌ وَلَدُّ صَالِحٍ. النَّاسُ يَعْبُدُونَ. تَسْمَعُ الْمُسْلِمَاتُ
 النَّصِيْحَةَ. يَنْصُرُ الْفُقَرَاءَ. الْأَسْتَاذُ يُدْرِسُ.

- (۳) نیچے دیے گئے الفاظ کچھ مغرب ہیں اور کچھ میں۔ آپ ان کا نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔
 نمونہ: خَرَجَتْ أَسْرَةً = اس میں خَرَجَتْ مغرب و میں میں سے میں ہے، اس لیے کہ فعل ماضی ہے۔ اور أَسْرَةً مغرب و میں میں سے مغرب ہے؛ اس لیے کہ اسمِ ممکن ترکیب میں واقع ہے۔
 لَيَذْهَبَنَ حَامِدٌ إِلَى دَارِهِ. مَتَى يَقْرَأُ تَلْمِيذٌ كِتَابًا؟. الْبَنَاثُ يَسْبَحُونَ
 فِي الْبِرْكَةِ. أَنْتُنَّ تَعْبُدُنَ فِي بُيُوتِكُمْ. الْكُرْسِيُّ. الْكِتَابُ. الْبَيْعَاءُ. لَتَدْخُلَنَ
 الْأُمُّ فِي الْحُجْرَةِ. لَيَحْفَظَنَ وَلَدُّ قُرآنًا. الْطَّفْلُ الَّذِي حَضَرَ هُوَ حَافِظٌ. هذه
 الْفِرَاشَةُ جَمِيلَةٌ.

- (۴) مذکورہ بالاتمام جملوں میں جو اسم ہیں، ان کا نیچے دیے گئے نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔
 نمونہ: كِتَابٌ = یہ لفظ ہے۔ لفظ کی دو فوسمیں ہیں: موضوع و مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار لفظ ہے۔ موضوع کی دو فوسمیں ہیں: مفرد و مرکب۔ یہ مفرد و مرکب میں

سے مفرد ہے؛ اس لیے کہ ایک ہی لفظ ہے۔ مفرد کی تین فرمیں ہیں: اسم، فعل حرف۔ اسم، فعل، حرف میں سے اسم ہے؛ اس لیے کہ تین اس کے آخر میں ہے۔ مذکروں میں سے مذکر ہے؛ اس لیے کہ اس میں مؤنث کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔ واحد، تثنیہ، جمع میں سے واحد ہے؛ اس لیے کہ تثنیہ اور جمع کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔ معرفہ و نکره میں سے نکرہ ہے؛ اس لیے کہ معرفہ کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔ مغرب و مشرق میں سے مشرق ہے؛ اس لیے کہ اسم ممکن ترکیب میں واقع نہیں ہے۔

اٹھا نیسواں سبق

اسم ممکن مغرب کی تقسیم: منصرف و غیر منصرف

سبق نمبر ۲ میں ہم نے مغرب کی دو قسموں: اسم ممکن اور فعل مضارع کے بارے میں پڑھا۔ آج یہی آج کے سبق میں مغرب کی پہلی قسم: اسم ممکن کی تقسیم کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

اسم ممکن مغرب (یعنی جب اسم ممکن ترکیب میں واقع ہو) کی دو قسمیں ہیں: (۱) منصرف۔ (۲) غیر منصرف۔

منصرف کی تعریف: منصرف ایسے مغرب کو کہتے ہیں، جس میں غیر منصرف کے نو سبقوں میں سے بیک وقت دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سبب کے قائم مقام ہوتا ہے؛ نہیں پایا جاتا، جیسے: حَضَرَ خَالِدٌ۔

منصرف کی پہچان: یہ ہے کہ اس پر رفع، نصب، جرا و رتوں نہ آتی ہے۔

غیر منصرف کی تعریف: غیر منصرف ایسے مغرب کو کہتے ہیں، جس میں غیر منصرف کے نو سبقوں میں سے بیک وقت دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سبب کے قائم مقام ہوتا ہے؛ پایا جاتا ہے، جیسے: حَضَرَتُ فَاطِمَةً۔

غیر منصرف کی پہچان: یہ ہے کہ

(۱) اس پر کسرہ نہیں آتا۔

(۲) اس پر تنوں نہیں آتی۔

(۳) اس پر الام نہیں آتا۔

(۲) یہ کبھی مضاف نہیں ہوتا۔

غیر منصرف کے نواساب یہ ہیں:

(۱) عدل۔ (۲) وصف۔ (۳) تانیش۔ (۴) عَلْم۔ (۵) عُجْمَه۔ (۶) جمع

نہیں الجموع۔ (۷) مرکب منع صرف۔ (۸) وزنِ فعل۔ (۹) الف نون زائد تان۔

(۱) عدل کی تعریف: عدل ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو اپنی اصلی شکل سے بگڑ کر دوسرا شکل میں استعمال ہونے لگتا ہے، جیسے: پنج آب سے پنجاب۔ شاہ ہارون پور سے شہار نپور۔ ثُلَاث (تین تین)۔ اس کا اصلی صیغہ دو مرتبہ ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ ہے۔

(۲) وصف کی تعریف: وصف ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو صفتی معنی دیتا ہے، جیسے: أَسْوَدُ (کالا)۔ أَبْيَضُ (سفید)۔

(۳) تانیش کی تعریف: یعنی کسی لفظ کا مونث ہونا۔ اگر کوئی لفظ فُعلیٰ اور فَعْلَاءُ کے وزن پر ہونے کے سبب سے مونث ہے، تو یہ اکیلے دو سبب کا قائم مقام ہو گا اور کوئی دوسرے سبب پارے بغیر غیر منصرف ہو گا، جیسے: بُشْرَى۔ حَمْرَاءُ۔ اور اگر کوئی لفظ اس کے آخر میں گول 'ة' ہونے کے سبب سے مونث ہو یا مونث سماعی ہونے کے سبب سے مونث ہو، تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے دوسرے سبب علم کا ہونا ضروری ہے، جیسے: فاطمة۔ زَيْنَبُ۔

(۴) عَلْم کی تعریف: علم ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو کسی چیز کا نام ہوتا ہے، جیسے: مِصْرُ (ایک ملک کا نام)۔ عِرَاقُ (ایک ملک کا نام)۔

(۵) عُجْمَه کی تعریف: عُجْمَه ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو عربی زبان کا لفظ نہیں ہوتا؛ البتہ اسے عربی بنالیا جاتا ہے، پاکستان سے باکستان۔ پڑنے سے بتنا۔ اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ بھی زبان میں علم ہو اور تین حرفاً سے زائد ہو؛ جیسے: اَبْرَاهِيمُ۔ اور اگر تین حرفاً ہو تو بیچ والاحرف متحرک ہو، جیسے: شَتَرُ (ایک قلم کا نام ہے)۔

- (۶) جمع متشہی الْجَمْع کی تعریف: جمع متشہی الْجَمْع ایسی جمع کو کہتے ہیں، جس کی دوبارہ جمع نہیں بنائی جاتی ہے۔ اس کے تین اوزان ہیں:
- (۱) مَفَاعِلُ، جیسے: مَسَاجِدُ، مَدَارِسُ۔
 - (۲) مَفَاعِيلُ، جیسے: مَصَابِيحُ، مَفَاتِيحُ۔
 - (۳) الف جمع کے بعد ایک حرف مشدہ ہو، جیسے: ذَوَابُ۔
جمع متشہی الْجَمْع اکیلے و سب کے قائم مقام ہوتا ہے۔
- (۷) مرکب منع صرف کی تعریف: مرکب منع صرف ایسے اسم کو کہتے ہیں، جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا جاتا ہے؛ لیکن ان دونوں میں ترکیب اضافی اور ترکیب بنائی نہیں ہوتی۔ اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے اس کا علم ہونا ضروری ہے، جیسے: محمد حامد۔ بَعْلَبَكَ۔
- (۸) الف نون زائد تان کی تعریف: الف نون زائد تان سے مراد یہ ہے کہ کسی اسم کے آخر میں الف اور نون ہوں، جیسے: عِمْرَانُ۔ عُثْمَانُ۔ اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے علم ہونا ضروری ہے۔

- (۹) وزن فعل کی تعریف: وزن فعل ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو فعلِ ماضی کے کسی وزن پر ہو، جیسے: اَكْرَمٌ۔ اَخْتَرٌ۔ اَحْمَدٌ۔ یا علامتِ مضارع حروف آتین میں سے کوئی حرف اس کے شروع میں ہو، جیسے: تَبَسِّمٌ۔ يَوْنَسٌ۔ اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے علم ہونا ضروری ہے۔

غیر منصرف سے منصرف بنانے کا قاعدہ

- (۱) اگر غیر منصرف پر الف لام داخل کر دیا جاتا ہے، تو وہ منصرف بن جاتا ہے، جیسے: اَمَامُ مَسَاجِدَ سے اَمَامُ الْمَسَاجِدِ۔ مُدِيْرُ مَدَارِسَ سے مُدِيْرُ الْمَدَارِسِ۔
- (۲) اگر غیر منصرف کو مضاف کر دیا جاتا ہے، تو وہ منصرف بن جاتا ہے، جیسے: فِى مَصَابِيحِ الْحُجْرَةِ۔ عَلَى مَفَاتِيحِ الْأَقْفَالِ۔

فائدہ: الف لام اور اضافت صرف وصف اور جمع مثبی الجموع کی ہوتی ہے۔

سوالات

(۱) منصرف اور غیر منصرف کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ یہ مغرب کی قسم ہے یا مشرق کی؟

(۲) غیر منصرف کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

(۳) منصرف کا اعراب بتائیے۔

(۴) نواسباب کیا کیا ہیں؟ نام گنائیے۔

(۵) کون کون سے اسباب اکیلے دو سبب کے قائم مقام ہوتے ہیں؟

(۶) کن کن اسباب کے ساتھ غیر منصرف ہونے کے لیے دوسرے سبب کا علم ہونا ضروری ہے؟

(۷) درج ذیل تمام الفاظ غیر منصرف ہیں۔ آپ نمونہ کے مطابق ان کا اجرا کیجیے۔

نمونہ: داؤد = یہ منصرف و غیر منصرف میں سے غیر منصرف ہے؛ اس لیے کہ اس میں نوسبوں میں سے بیک وقت دو سبب: عجمہ اور علم پایا جا رہا ہے۔

عَمَرٌ. زُفْرٌ. أَحْمَرٌ. أَزْرَقٌ. بُشْرَىٰ. طُوبَىٰ. مَلْحَاءٌ. عَمْيَاءٌ. سُعَادٌ. زِينَبٌ.

فاطمة. خَدِيْجَةٌ. فِيْرُوْزٌ. زَرِيْنَةٌ. مَجَالِسٌ. مَكَاتِبٌ. محمد زید. حامد

تحسین. اختر. انظر. نسیم. امرین. اکبرٌ.

(۸) درج ذیل تمام الفاظ منصرف ہیں۔ آپ نمونہ کے مطابق ان کا اجرا کیجیے۔

نمونہ: الْمَسْجِدُ: یہ منصرف غیر منصرف میں سے منصرف ہے؛ اس لیے کہ اس میں نوسبوں میں سے بیک وقت دو سبب نہیں پائے جا رہے ہیں۔ اور اس لیے کہ اس پر الف لام ہے۔

الْمَسْجِدُ كَبِيرٌ. إِمامُ الْمَسْجِدٍ. كَتَبٌ وَلَذُّ الْبَابُ صَغِيرٌ. قَلْمُ خالِدٍ.

يَنْظُرُ حَامِدٌ. الْبِنْتُ جَمِيلَةٌ. تَدْخُلُ أَمٌ سَمَكَةُ الْبِرْكَةِ حَيَّةٌ. فَرِحَتْ أَخْثُ.

الْوَلْدُ غَائِبٌ. يَخْرُجُ أُسْتَاذٌ.

(۹) نیچے کے سبھی الفاظ غیر منصرف ہیں۔ آپ نے غیر منصرف کو منصرف بنانے کے جود و قاعدے پڑھے ہیں۔ ان کی روشنی میں انھیں منصرف بنائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔

نمونہ: مَقَابِرُ سَمَّاْبِرُ اَوْ مَقَابِرُ الْمَسْلِمِيْنَ۔

فَوَاكِهُ (میوے)۔ أَخْضَرُ (ہرا)۔ زَرْقَاءُ (نیلی)۔ أَكَابِرُ (برے)۔ مَأْثُرُ (کارنامے)۔ أَسْوَدُ۔ أَفْحَمُ (کولہ جیسا کالا)۔ أَبْلَقُ (چتکبرا)۔ عَرَاقُ۔

(۱۰) نیچے کچھا لیسے جملے لکھے جا رہے ہیں، جو منصرف اور غیر منصرف الفاظ پر مشتمل ہیں، آپ ان پر ان دونوں کا صحیح اعراب لگائیے۔

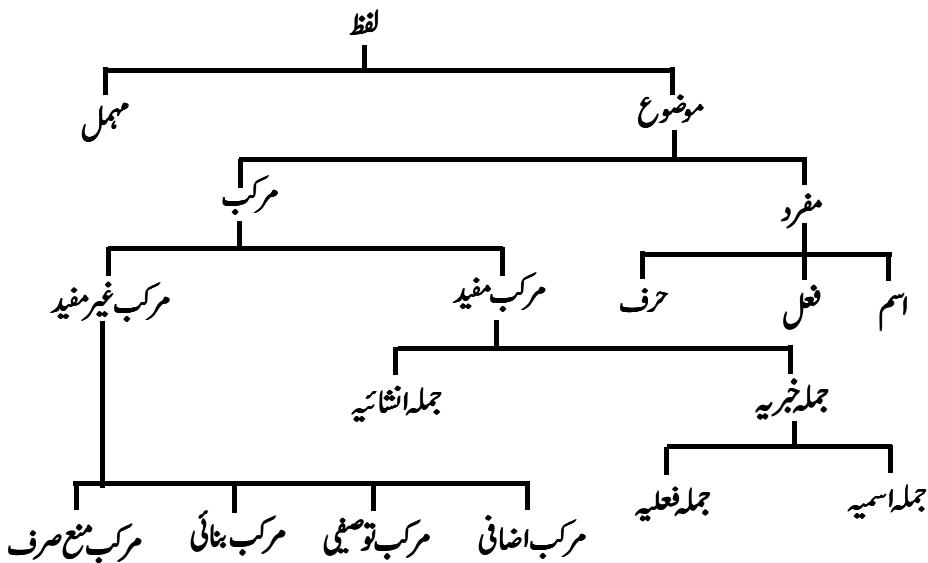
هذه فَوَاكِهٌ نَّاكُلُ فَوَاكِهٌ۔ نَصَرٌ حَامِدٌ رَجُلًا أَسْوَدٌ۔ طَلَبٌ يَعْقُوبُ أَكَابِرٌ
النَّاسِ۔ فِي هَذِهِ الْمَدَارِسِ طُلَابٌ كَثِيرُونَ۔ ذَالِكَ الْقَلْمَ لِفَاطِمَةَ بِنْتُ زِينَبٍ
عَابِدَةً۔ فِي الْمَدِيْنَةِ مَكَاتِبٌ كَثِيرَةٌ۔ أَنْتَ تَنْظُرُ مَصَابِيْحَ هُوَ أَبْيَضُ النَّاسِ۔

انتہیوال سبق

نقشہ واجرا

سبق نمبر راسے نمبر ۳ تک علم نحو کے متعلق چند ضروری معلومات حاصل کرنے کے بعد سبق نمبر ۷ سے سبق نمبر ۱۱ تک مفرد کی تفصیلی جان کاری حاصل کی۔ اسی پتچ سبق نمبر ۸ میں مفرد کی تمام قسموں پر مشتمل ایک نقشہ دیا گیا تھا، جس کے مطابق ہم نے اجر اکیا۔ اس نقشے میں صرف مفرد کی تقسیم دکھائی گئی تھی۔ سبق نمبر ۹ سے سبق نمبر ۸ تک مرکب کے بارے میں جان کاری حاصل کی۔ آج کے سبق میں مفرد کے ساتھ مرکب کی تمام قسموں کو شامل کیا جا رہا ہے۔ اسے دیکھ کر نیچو دیے گئے نمونے کے مطابق اجر اکیجی۔

انسان کی زبان سے نکلی ہوئی آواز یعنی



نمونہ: الْقَلْمُ جَدِيدٌ: یہ لفظ ہے، لفظ کی دو قسمیں ہیں: موضوع و مہمل۔ موضوع و مہمل میں سے موضوع ہے؛ اس لیے کہ معنی دار لفظ ہے۔ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد و مرکب۔ یہ مفرد و مرکب میں

سے مرکب ہے؛ اس لیے کہ ایک سے زائد لفظوں کا مجموعہ ہے۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔ مرکب مفید اور مرکب غیر مفید میں سے مرکب مفید ہے؛ اس لیے کہ ایک مکمل مفہوم سمجھ میں آ رہا ہے۔ مرکب مفید کی دو قسمیں ہیں: جملہ خبریہ۔ جملہ انشائیہ۔ جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ میں سے جملہ خبریہ ہے؛ اس لیے کہ اس میں قلم کے نیا ہونے کی خردی جا رہی ہے۔ جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ میں سے جملہ اسمیہ ہے؛ اس لیے کہ اس کی ابتداء سے ہو رہی ہے۔ مغرب و مشرق میں سے مغرب ہے؛ اس لیے کہ الْقَلْمُ پر الف لام ہے اور جَدِيدٌ پر تنوین ہے۔

جَمَلٌ. حَبْلَانٍ. الْأُمْرَأَةُ. الْمُسْلِمُونَ. الرِّجَالُ الْعَابِدَاتُ.
 ضَرَبَ يَنْصُرُ مَنْ. عَلَىٰ. فِيٰ. هَذَا. ذَالِكَ. هَذَا جَمَلٌ. الْمَاءُ بَارِدٌ. الْهِرَةُ
 صَغِيرَةُ. الْقَلْمُ جَدِيدٌ. الْكِتَابُ الْمُفَيَّدُ. فِي الْبَيْتِ. عَلَىٰ الْكُرْسِيٌّ. أَنَا. أَنْتَ. أَنَا
 طَالِبٌ. يَحْضُرُ حَامِدٌ فِي الْفَصْلِ كُلَّ يَوْمٍ. وَيَفْتَحُ كِتَابَهُ. عِنْدَهُ قَلْمٌ وَكُرَاسَةٌ.
 هُوَ يَحْفَظُ ذَرْسَهُ. أَنْتَ تِلْمِيذٌ. أَيْنَ كِتَابُكَ يَا صَدِيقٌ! زِيدٌ ضَرَبَهُمَا. خالذ
 طَلَبَنِي. حَضَرَ الَّذِي نَصَرَ خالذًا. بَابُ الْمَذَرَسَةِ. حَدِيثُ الرَّسُولِ. إِسْمُهُ.
 قَلْمُهُمَا. هَذِهِ فَوَاكِهَةٌ. نَاكُلُ فَوَاكِهَةَ نَصَرَ حَامِدٌ رَجُلًا أَسْوَدَ طَلَبَ يَعْقُوبُ أَكَابِرَ
 النَّاسِ. فِي هَذِهِ الْمَدَارِسِ طُلَّابٌ كَثِيرُونَ. ذَالِكَ الْقَلْمُ لِفَاطِمَةَ زينب
 عَابِدَةً.

تیسوال سبق

اعراب کی تقسیم، اعراب بالحروف

اب تک کے اسباق میں ہم نے مفرد اور مرکب کے بارے میں تفصیلی جان کاری حاصل کی۔ عربی زبان کے قواعد میں اعراب کو صحیح پڑھنے کے طریقے بتائے جاتے ہیں اور اعراب ہی کی صحیح معلومات سے عربی زبان سمجھی جاتی ہے۔ اس لیے آج کے سبق سے اعراب کے حوالے سے معلومات حاصل کرتے ہیں۔

عربی زبان میں اعراب کی دو فرمیں ہیں: (۱) اعراب بالحركات۔ (۲) اعراب بالحروف۔

اعراب بالحركات کی تعریف: اعراب بالحركات یہ ہے کہ لفظ پر حرکات یعنی زبر، زیر پیش کو لگایا جاتا ہے، جیسے: نَصَرَ زِيدٌ۔ نَصَرْتُ زِيدًا۔ عَلَى زِيدٍ۔ اس میں زید کو زبر، زیر اور پیش دیا گیا ہے۔

اعراب بالحروف کی تعریف: اعراب بالحروف یہ ہے کہ لفظ پر حرکات کے بجائے حروف لگائے جاتے ہیں۔ اور یہ تین حروف ہیں: الف، و، ی۔

اعراب بالحروف

حالت کی تعریف: جس لفظ کے شروع میں رفع دینے والے عامل ہو، اسے حالت رفع، جس لفظ کے شروع میں نصب دینے والے عامل ہو، اسے حالت نصب اور جس لفظ کے شروع میں زید دینے والے عامل ہو، اسے حالت جر کہتے ہیں۔

اعراب بالحروف صرف سات جگہوں پر لگایا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں:

(۱) اسماے سِتَّه مُكَبَّرَہ: یعنی وہ چھا اسم جو تغیر یعنی فُعَيْلٌ کے وزن پر نہ ہوں۔ وہ چھا اسم یہ ہیں: أَبُّ (باپ)۔ أَخُّ (بھائی)۔ حَمْ (شوہر کی جانب سے عورت کا قریبی رشتہ)۔ هَنْ (بری چیز)۔ فَمْ (منہ)۔ ذُو (والا)۔

ان اسموں پرمضاف کی صورت میں حالتِ رفع میں واو، حالتِ نصب میں الف اور حالتِ جرمیں ی آتی ہے، جیسے: هَذَا أَخُوكَ اَنَّ أَخَاكَ صَالِحٌ. عِنْدَ أَخِيكَ كِتَابٌ.

(۲) تثنیہ، جیسے: رَجُلَانِ - كِتَابَانِ.

(۳) لفظ کَلَا اور كِلْتَا، جب ضمیر کی طرف مضاف ہوں، جیسے: كِلاهُمَا - كِلتاہُمَا۔

(۴) لفظ اثناں اور إثْنَتَانِ؛ ان تینوں کو حالتِ فع میں الف دیا جاتا ہے، جیسے: أَنْتُمَا رَجُلَانِ - كِلاهُمَا عَالَمَانِ - هُمَا إثْنَانِ۔ حالتِ نصب اور جرمیں ی اور اس سے پہلے فتحہ دیا جاتا ہے، جیسے: اَنَّ رَجُلَيْنِ عَالَمَانِ - اَنَّ كِلَيْنِ هُمَا عَالَمَانِ - اَنَّ اثْنَيْنِ عَالَمَانِ۔ عِنْدَ الرَّجُلَيْنِ كِتَابٌ - عِنْدَ كِلَيْنِ هُمَا كِتَابٌ - عِنْدَ اثْنَيْنِ كِتَابٌ۔

(۵) جمع مذکر سالم، جیسے: مُسْلِمُونَ -

(۶) لفظ أَوْلُو (والا) یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے۔

(۷) دہائیاں عشرون سے لے کر تیسُّرُونَ تک؛ ان تینوں کو حالتِ رفع میں واو اور اس سے پہلے ضمہ دیا جاتا ہے، جیسے: أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ - أَنْتُمْ أَوْلُو كِتَابٍ - أَنْتُمْ عِشْرُونَ۔ اور حالتِ نصب اور جرمیں ی اور اس سے پہلے کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے: اَنَّ مُسْلِمِيْنَ صَالِحُونَ - اَنَّ اُولَيْ كِتَابٍ قَارئُونَ - اَنَّ عِشْرِيْنَ رَجُلًا مَوْجُودُونَ - عِنْدَ الْمُسْلِمِيْنَ قُرْآنٌ - عِنْدَ العِشْرِيْنَ قَلْمٌ۔ عِنْدَ اُولَيْ مَالٍ كُرَاسَةٌ۔

سوالات

- (۱) اعراب بالحركات اور اعراب بالحروف کی تعریف کیجیے۔
- (۲) اعراب بالحركات اور اعراب بالحروف کیا کیا ہیں؟
- (۳) اعراب بالحروف کتنی جگہ آتا ہے؟
- (۴) یونچ کچھ تثنیہ، جمع مذکر سالم اور دہائیاں دی جا رہی ہیں، جو رفع کی حالت میں ہیں۔ آپ اپنی معلومات کی روشنی میں ان پر نصب اور جر کی حالت کا اعراب لگائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔
نمونہ: قَلْمَانِ سے حالتِ نصب قَلْمَيْنِ اور حالتِ جر قَلْمَيْنِ۔ مُسْلِمُونَ سے حالتِ نصب مُسْلِمَيْنِ اور حالتِ جر مُسْلِمَيْنِ۔

الْقَلْمَانِ الْوَلْدَانِ الْفَرَاشَتَانِ مَسْجِدَانِ بِنْتَانِ جَمِيلَانِ أَسْوَدَانِ أَخْضَرَانِ جَوَالَتَانِ كُرْسِيَّانِ غَاسِلُونَ عَابِدُونَ رَاكِعُونَ سَاجِدُونَ حَامِدُونَ تَائِبُونَ سَامِعُونَ فَاتِحُونَ دَاخِلُونَ خَارِجُونَ عِشْرُونَ (بیس)۔ ثَلَاثُونَ (تیس)۔ أَرْبَعُونَ (چالیس)۔ خَمْسُونَ (پچاس)۔ سِتُّونَ (ساتھ)۔ سَبْعُونَ (ستر)۔ ثَمَانُونَ (ایسی)۔ تِسْعُونَ (نوع)۔ إِثْنَانِ (دو، برائے مذکر)۔ إِثْنَتَانِ (دو، برائے مؤنث)۔ كِلَا (دونوں، برائے مذکر)۔ كِلْتَا (دونوں، برائے مؤنث)۔ أَوْلُو (والے)۔

- (۵) اسمائے ستہ مکبرہ کو ضمیر مجرور بہ اضافت کی طرف مضاف کیجیے اور ان کی تینوں حالتوں میں جو اعراب آتا ہے وہ دیکھیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔

نمونہ: حالتِ رفع میں أَخْوُهُ، أَخْوُهُمَا، أَخْوُهُمْ.....الخ۔ حالتِ نصب میں أَخَاهُ، أَخَاهُمَا، أَخَاهُمْ.....اہ۔ حالتِ جر میں أَخِيهُ، أَخِيهِمَا، أَخِيهِمْ.....آہ۔

اکتسیوال سبق

عوامل کا بیان

سبق نمبر ۳ میں اعراب کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اور یہ بھی پڑھا کہ اعراب بالحروف کہاں کہاں آتا ہے۔ آئیے آج کے سبق میں عوامل کے بارے میں جان کاری حاصل کرتے ہیں۔

عامل کی تعریف: جس پہلے لفظ کی وجہ سے دوسرے لفظ کے آخری حرف کا اعراب بدلتا ہے، اسے ”عامل“ کہتے ہیں۔ عامل کی دو قسمیں ہیں: (۱) عامل لفظی۔ (۲) عامل معنوی۔

عامل لفظی کی تعریف: عامل لفظی یہ ہے کہ عامل ظاہری طور پر لفظ میں موجود ہوتا ہے، جیسے: **غَلَى الْأَرْضِ**۔ اس میں **غَلَى**، الْأَرْضِ کو جو دینے والا عامل لفظ میں موجود ہے۔

عامل معنوی کی تعریف: عامل معنوی یہ ہے کہ عامل ظاہری طور پر لفظ میں موجود نہیں ہوتا ہے، جیسے: **زَيْدٌ قَائِمٌ**۔ اس میں زید کو رفع دینے والا عامل، زید سے پہلے لفظ میں موجود نہیں ہے۔

عامل معنوی کی تقسیم

عامل معنوی کی دو قسمیں ہیں: (۱) ابتداء۔ (۲) فعل مضارع۔

ابتداء: یعنی جس اسم سے جملے کی ابتداء ہوتی ہے۔ یہ ابتداء مبتداء اور خبر کو رفع دیتی ہے، جیسے: **زَيْدٌ قَائِمٌ**۔ اس میں زید کو رفع اس لیے آ رہا ہے کہ اس اسم سے جملے کی ابتداء ہو رہی

ہے۔ اور قَائِمُ کو رفع اس لیے آرہا ہے کہ یہ مبتدا کی خبر ہے۔
(۲) فعلِ مضارع: فعلِ مضارع کے شروع میں اگر کوئی نصب یا جزم دینے والا عامل نہ ہو تو اسے مرفوع پڑھا جاتا ہے، جیسے: يَضْرِبُ. يَسْمَعُ۔

سوالات

- (۱) عامل کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
 - (۲) عامل لفظ سے پہلے آتا ہے یا بعد میں؟
 - (۳) عامل معنوی کی دونوں قسموں کا مطلب بتائیے۔
- (۴) نیچے کچھ الفاظ دیے جارہے ہیں۔ آپ ان میں نہونے کے مطابق اجرا کیجیے۔
نمونہ: يَضْرِبُ فعلِ مضارع مرفوع ہے؛ اس لیے کہ عاملِ ناصب و جازم سے خالی ہے۔
يَحْفَظُ. يَرْكَبُ. يَنْصَحَّانِ. يَذْهَبُونَ. يَسْرِقُونَ.
تَعْبُدَانِ. تَفْعَلُونَ. أَسْجُدُ. نَحْمَدُ. تَرْكَعُ.

سبق سبق

مبتدا وخبر

سبق نمبر ۳ میں عوامل کی تقسیم کا مطالعہ کیا اور عوامل معنوی کی قسموں کے بارے میں بھی جان کاری لی۔ آج یہی اُج کے سبق میں عوامل معنوی کی ایک قسم: ابتدائیمنی مبتدا وخبر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرتے ہیں۔

مبتدا وخبر کی تعریف: جس اسم سے جملے کی ابتداء ہوتی ہے، اسے ”مبتدا“ کہتے ہیں۔ اور اس کے بعد آنے والے جملے کے دوسرے حصے کو ”خبر“ کہتے ہیں، جیسے: زید عالم۔ اس میں زید مبتدا ہے اور عالم اس کی خبر۔

مبتدا وخبر کے چند قاعدے

(۱) مبتدا ہمیشہ اسم ہوتا ہے، جب کہ خبر بھی اسم ہوتی، جیسے: زید عالم۔ کبھی مکمل جملہ اسمیہ ہوتی ہے، جیسے: زید أبوہ عالم۔ اور بھی جملہ فعلیہ ہوتی ہے، جیسے: زید یڈھبُ۔

(۲) مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے اور خبراً کثیر نکرہ، جیسے: الولد غائب۔ لیکن بھی کبھی کسی خصوصیت کی وجہ سے نکرہ بھی مبتدابن جاتا ہے، جیسے: لعبد مؤمن خير من كافر۔ مسلمان بندہ کافر سے بہتر ہے۔ اس میں مؤمن صفت کی وجہ سے خصوصیت پیدا ہوئی ہے۔

(۳) مبتدا ہمیشہ پہلے آتا ہے اور خبر بعد میں، جیسے: الله خبیر۔ لیکن جب خبر جاری مجرور کی شکل میں ہو، تو خبر کو پہلے لانا ضروری ہے، جیسے: فی الدار زید۔

(۴) مذکرو مؤنث اور واحد، تثنیہ، جمع میں سے جو مبتدا ہوتا ہے، وہی خبر ہوتی ہے،

جیسے: الرَّجُلُ صَالِحٌ. الرَّجَلُ صَالِحًا. الرَّجَلُ صَالِحُونَ. الْبِنْتُ جَمِيلَةٌ. الْبِنْتَانِ جَمِيلَاتٍ. الْبَنَاتُ جَمِيلَاتٍ.

(۵) ایک مبتدا کی کئی خبریں آسکتی ہیں، جیسے: زِيَّدٌ قَاسِمٌ مظاہریٰ، نَدِویٰ۔

(۶) مبتدا اور خبر کے ترجیح کے آخر میں ہے، آتا ہے، جیسے: الرَّجُلُ صَالِحٌ: مرد نیک ہے۔

ترکیب: الرَّجُلُ مبتدا، صَالِحٌ اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

(۱) مبتدا اور خبر کی تعریف کیجیے۔

(۲) مبتدا و خبر کس کی قسم ہے؟

(۳) درج ذیل الفاظ میں مبتدا و خبر کو پہچائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔

نمونہ: الْقَلْمُ جَدِيدٌ: اس میں الْقَلْمُ مبتدا ہے؛ اس لیے کہ پہلے ہے اور معرفہ ہے۔ اور جَدِيدٌ خبر ہے؛ اس لیے کہ نکره اور بعد میں ہے۔

الْقَلْمَانِ جَدِيدَانِ. الْأَشْجَارُ قَائِمَةٌ. الْبُيُوتُ كَبِيرَةٌ. الْمُسْلِمَةُ صَالِحةٌ.

الْمَرْأَاتَانِ صَالِحَاتَانِ. التَّلْمِيذُ أَمْمَهُ عَابِدَةٌ. الطَّلَابُ يَقْرَؤُونَ. النَّاسُ رَكِبُوا. الْمَدْرَسَةُ، مُدِيرُهَا شَفِيقٌ. فِي الْمَسْجِدِ قُرْآنٌ. فِي الْكِتَابِ صُورَةٌ۔

(۲) مبتدا و خبر پر مشتمل کم از کم میں جملے بنایے، جس میں مبتدا واحد، تثنیہ، جمع اور مذکرو منونث پر مشتمل ہو۔ نیز خبکبھی صرف اسم، کبھی جملہ اسمیہ اور کبھی جملہ فعلیہ ہو۔

تہپیسوال سبق

عوامل لفظی کی تقسیم

سبق نمبر ۲۳ میں عوامل معنوی کے بارے میں معلومات حاصل کیسیں۔ آئیے آج کے سبق میں عوامل لفظی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

عوامل لفظی کی تین قسمیں ہیں: (۱) حروفِ عالمہ۔ (۲) افعالِ عالمہ۔ (۳) اسمائے عالمہ۔

پھر حروفِ عالمہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروفِ عالمہ دراسم۔ (۲) حروفِ عالمہ در فعل۔ پھر حروفِ عالمہ دراسم کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) حروفِ جر۔ (۲) حروفِ مشبه بالفعل۔ (۳) ماوالا مشابہہ لیں۔ (۴) لائے نفی جنس۔ (۵) حروفِ ندا۔

سوالات

(۱) حروفِ عالمہ دراسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۲) حروفِ عالمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۳) عوامل لفظی کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۴) عوامل معنوی کی تمام قسموں کا نام شمار کرائیے۔

(۵) پہلے عامل کی تعریف کیجیے۔ پھر اس کی کتنی قسمیں ہیں، بتائیے۔

چوتیسوال سبق

حروفِ عاملہ دراسم کا بیان

(۱) حروفِ جر

سبق نمبر ۳۳ میں عواملِ لفظی کی تقسیموں کے بارے میں جان کاری حاصل کی۔ آجے آج کے سبق میں عواملِ لفظی کی تین قسموں میں سے پہلی قسم: حروفِ عاملہ کی وقوسموں میں سے پہلی قسم: حروفِ عاملہ دراسم کی پانچ قسموں سے پہلی قسم: حروفِ جر کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

حروفِ جر کی تعریف: حروفِ جر ایسے حروف کو کہتے ہیں، جو اسم کے شروع میں آتے ہیں اور اسے زیر دیتے ہیں۔ یہ سترہ حروف ہیں، جو اس شعر میں جمع کر دیے گئے ہیں۔

بَاوْ، تَاوْ، كَافُو، لَامُو، وَاوُو، مَنْذُو، مَذْ، خَلَا
رَبْ، حَاشَا، مِنْ عَدَا، فِي، عَنْ عَلَى، حَتَّى، إِلَى
جِسْيَهُ: بِدَيْدٍ. تَالَّهُ. كَالْأَسَدِ.

حروفِ جر جس اسم پر داخل ہوتا ہے، انھیں مجرور کہا جاتا ہے اور ترکیب میں جارا پنے مجرور سے مل کر کسی کا متعلق ہو کر جملے کا کوئی جز نہتا ہے۔
فائدہ: حروفِ جر کے معانی درج ذیل ہیں:

بِ(سے)ثَ (قسم)كَ (جیسے)لِ (لیے) وَ (قسم)مُنْذُ، مُذْ (دن سے)
خَلَا، عَدَا، حَاشَا (علاوه)رُبْ (بہت سے)مِنْ (سے)فِيْ (میں)عَنْ (سے)، کے
بارے میں) عَلَى (پر) حَتَّى (یہاں تک کہ)إِلَى (تک)۔

سوالات

- (۱) حروف جر کی تعریف کرتے ہوئے بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟
- (۲) حروف جر کتنے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟
- (۳) نیچے کچھ اسمادیے جارہے ہیں۔ آپ ان پر تمام حروفِ جر داخل کر کے ان کا صحیح اعراب پڑھیے۔ ایک نمونہ دیکھیے: الْقَلْمُ سے بالْقَلْمِ فِي الْقَلْمِ لِلْقَلْمِ وَغَيْرِهِ۔
کِتَابٌ۔ الْكِتَابَانِ۔ الْكُتُبُ۔ الْمُسْلِمُ۔ الْمُسْلِمَانِ۔ الْمُسْلِمُونَ۔ شَجَرٌ۔
شَجَرَانِ۔ أَشْجَارٌ۔ كُرَاسَةً۔ كُرَاسَتَانِ۔ كُرَاسَاتٌ۔ صَالِحٌ۔ صَالِحَانِ۔ صَالِحُونَ۔

پہنچتیسوال سبق

حروف مشبه بالفعل

سبق نمبر ۳۳ میں حروف عامدہ و راسم کی پہلی قسم: حروف جو کے تعلق پڑھا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی دوسری قسم: حروف مشبه بالفعل کا مطالعہ کرتے ہیں۔

انھیں حروف مشبه بالفعل اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ فعل کی طرح عمل کرتے ہیں۔ یہ مبتدا کے شروع میں آتے ہیں۔ مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ مذکرو مونث اور واحد، تثنیہ، جمع لانے میں خبر ہمیشہ مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ یہ چھ حروف ہیں:

انَّ (بے شک)۔ أَنَّ (بے شک)۔ كَأَنَّ (گویا کہ)۔ لِكِنَّ (لیکن)۔ لَيْث (کاش)۔ لَعَلَّ (شايد)۔

کسی شاعر نے انھیں ایک شعر میں یوں جمع کر دیا ہے۔

انَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لِكِنَّ، لَيْث، لَعَلَّ
اس کے ناصب ہیں، اور رافع خبر کے دامنا
جیسے: انَّ مُسْلِمًا صَالِحًا (بے شک مسلمان نیک ہے)۔ انَّ مُسْلِمِينَ
صَالِحَان۔ انَّ مُسْلِمِينَ صَالِحُونَ۔

ترکیب: انَّ مُسْلِمًا صَالِحًا: انَّ حرف مشبه بالفعل، مُسْلِمًا اس کا اسم،
صَالِحٌ اس کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسیہ خبر یہ ہوا۔

مشق و تمرین

(۱) نیچے لکھے گئے جملوں میں نمونے کے مطابق حروف مشہب بالفعل کے اسموں اور خبروں کو پہچانیے۔

نمونہ: انَ الشَّجَرَيْنِ عَالَيَا - اس میں الشَّجَرَيْنِ انَ کا اسم ہے؛ اس لیے کہ یہ منصوب ہے۔ اور عَالَيَا انَ کی خبر ہے؛ اس لیے کہ یہ مرفوع ہے۔

أَنَ الْقُرْآنَ حَقٌّ. أَنَ الْكِتَابَيْنِ صَحِيحَانِ. كَانَ الْحَافِظِينَ نَائِمُونَ. كَانَ الْمَدَارِسَ قَلْعَةً. لِكَنَ حَامِدًا مُجْتَهِدٌ. لِكَنَ النَّافِذَتَيْنِ مَفْتُوحَتَانِ. لَيْتَ مُعَلِّمًا حَاضِرٌ. لَيْتَ رَجُلَيْنِ يَرْجِعَانِ. لَعَلَّ خَالِدًا أَخُوهُ غَائِبٌ. لَعَلَّ النِّسَاءَ يَسْمَعُنَ.

(۲) مذکورہ بالاجملوں کا ترجمہ کیجیے۔ پھر ان کی ترکیب کیجیے۔

(۳) ہر ایک حروف مشہب بالفعل پر کم از کم دس دس مثالیں بنائیے۔ اور اپنے استاذ کو دکھائیے۔

چھتیسوال سبق

ما و لا مشابہ بہ لَیْسَ

سبق نمبر ۳۷ میں حروف عالمہ در اسم کی دوسری قسم حروف مشبہ ب فعل کو پڑھا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی تیسرا قسم: ما و لا مشابہ بہ لَیْسَ کا مطالعہ کرتے ہیں۔

ما اور لا: یہ دونوں حروف بھی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور وہی عمل کرتے ہیں، جو فعل ناقص لَیْسَ عمل کرتا ہے، یعنی مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ مذکور موئنت اور واحد، تثنیہ، جمع لانے میں خبر ہمیشہ مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ مبتدا کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہا جاتا ہے۔ شاعر کہتا ہے ۔

ما و لا کا ہے عمل، لَانَ وَ أَنَّ کے خلاف اسم کے رفع ہیں اور، ناصب خبر کے دائمہ جیسے: مازید قائمًا (زید کھڑا نہیں ہے)۔ لا رَجُلٌ مَوْجُودًا (کوئی آدمی موجود نہیں ہے)۔

قاعدہ: لا کا اسم کا ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے، جیسے: لا تِلمِيذٌ صَالِحًا، جب کہ ما کا اسم کمی معرفہ ہوتا ہے، جیسے: ما الْوَلْدُ نَائِمًا۔ اور کمی نکرہ ہوتا ہے، جیسے: ما أَحَدٌ فَاضِلاً۔

فائدہ: ما و لا فرد کی نفی کے معنی پیدا کرتا ہے، جیسے: لا رَجُلٌ عَالِمًا (کوئی ایک آدمی عالم نہیں ہے۔ ما الرَّجُلُ صَالِحًا (ایک خاص آدمی نیک نہیں ہے)۔

ترکیب: مازید قائمًا: ما مشابہ بہ لَیْسَ، زید اس کا اسم، قائمًا اس کی خبر، ما مشابہ بہ لَیْسَ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

سوالات

(۱) نیچے مبتدا وخبر کے کچھ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ آپ ان پر مَا اور لَا داخل کر کے صحیح جملہ بنائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔

نمونہ: الْكِتَابَانِ مُفَيْدَانِ سَمَاءُ الْكِتَابَانِ مُفَيْدَيْنِ۔

الْتُّفَاحُ حُلُوُّ الْبِرْكَاتَانِ صَغِيرَتَانِ الرَّزْهُرُ أَحْمَرُ الرِّجَالُ نَشِيْطُونَ۔
الْمَرْأَاتَانِ ضَعِينَفَتَانِ الْعَالَمُونَ صَالِحُونَ فَاطِمَةُ حَاضِرَةٌ هَذَا بُسْتَانِيُّ
ذَالِكَ نَهْرٌ تَانِكَ شَجَرَتَانِ تَلْكَ كُرَاسَةٌ ذَانِكَ قَلَمَانِ أَوْلَئِكَ
مُسَافِرُونَ الْبَابُ مُغْلَقٌ الْحُجْرَةُ مَفْتُوْخَةٌ الْأَبُ عَطْوُفٌ الْأُمُّ شَفِيقَةٌ۔

(۲) اوپر کے تمام جملوں کا ترجمہ کیجیے پھر ان کی ترکیب کیجیے۔

(۳) نیچے دیے گئے تمام جملوں پر حروف مشبه بالفعل داخل ہیں۔ آپ حروف مشبه بالفعل کو ہٹا کر ان کی جگہ مَا اور لَا کو لگائیے اور ان کا عمل دیجیے۔ دیکھیے ایک نمونہ۔

نمونہ: كَانَ الْمَدَارِسَ قِلْعَةً سَمَاءُ الْمَدَارِسُ قِلْعَةً۔

أَنَّ الْقُرْآنَ حَقٌّ أَنَّ الْكِتَابَيْنِ صَحِيحَانِ كَانَ الْحَافِظِيْنَ
نَائِمُونَ كَانَ الْمَدَارِسَ قِلْعَةً لِكَنَ حَامِدًا مُجْتَهِدٌ لِكَنَ النَّافِذَتَيْنَ
مَفْتُوْحَاتَانِ لَيْتَ مُعَلِّمًا حَاضِرٌ لَيْتَ رَجُلَيْنِ يَرْجِعَانِ لَعَلَّ خَالِدًا أَخْوَهُ
غَائِبٌ لَعَلَّ النِّسَاءَ يَسْمَعُنَ۔

سینتیسوال سبق

لائے نفی جنس

سینت نمبر ۲۳ میں حروفِ عالم کی تیسری قسم کا مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سینت میں اس کی چوتھی قسم کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

لائے نفی جنس کی تعریف: لائے نفی جنس اس لا کو کہا جاتا ہے، جو جنس کے نہ ہونے کا ملتا تا ہے، جیسے: لا امرأة نَبِيَّة (جنسِ عورت میں کوئی نبی نہیں ہے)۔
 لائے نفی جنس بھی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتا ہے۔ مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔
 مبتدا کو لائے نفی جنس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہا جاتا ہے۔ مذکرو مونث اور واحد، تثنیہ، جمع لانے میں خبر ہمیشہ مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔

لائے نفی جنس کے چند قاعدے

قاعدہ نمبر ۱: اگر لائے نفی جنس کا اسم مفرد اور نکرہ ہو یا نکرہ کی طرف مضاف ہو، تو دونوں صورتوں میں لائے نفی جنس کا اسم فتح پر مبنی ہو گا، جیسے: لا كَتَابَ مَوْجُودٌ (کوئی کتاب موجود نہیں ہے)۔ لا عِلْمَ رَجُلٍ ضَائِعٍ (کسی آدمی کا علم بے کار نہیں ہے)۔

قاعدہ نمبر ۲: اگر ایک جملے میں دو معرفے کی نفی ہو، تو لائے نفی جنس کو دونوں معرفے کے شروع میں لانا ضروری ہے، اس صورت میں دونوں معرفوں کو مرفوع پڑھا جائے گا، جیسے: لا زِيْدُ عَالِمٌ وَلَا خَالِدٌ (نہ زید عالم ہے نہ خالد)۔

قاعدہ نمبر ۳: اگر ایک جملے میں دونکرہ کی نفی مقصود ہو اور لائے نفی جنس اور اس کے اسم

کے درمیان کوئی دوسرا الفاظ لایا جائے، تو اس صورت میں لائے نفی جنس کو دونوں نکرے کے شروع میں لایا جائے گا اور دونوں نکرے کو مرفوع پڑھا جائے گا، جیسے: لَا فِي الْمَدْرَسَةِ تِلْمِيذٌ وَ لَا مُعَلِّمٌ۔ (درسے میں نہ کوئی طالب علم ہے اور نہ ہی کوئی استاذ)۔

قاعدہ نمبر ۲: لائے نفی جنس مفرد کے بجائے جنسیت یعنی مجموعے کی نفی کرتا ہے، جیسے: لَا سُكَّرَ حَامِضٌ (کوئی بھی شکر (چینی) کھٹی نہیں ہے)۔ یعنی جنس شکر میں کوئی بھی شکر کھٹھی نہیں ہوتی؛ بلکہ سب میٹھی ہی ہوتی ہے۔

ترکیب: لَا كِتَابَ تِلْمِيذٍ مَوْجُودٌ: لَا، لائے نفی جنس، کتاب مضاف، تِلْمِيذٌ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم، مَوْجُودٌ اس کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لَا فِي الْمَدْرَسَةِ تِلْمِيذٌ وَ لَا مُعَلِّمٌ: لَا، لائے نفی جنس، فی حرفا جار، الْمَدْرَسَةِ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر کسی کے متعلق ہو کر خبر مقدم۔ تِلْمِيذٌ معطوف علیہ، لَا مُلْغَى (بے کار، غیر عامل)، مُعَلِّمٌ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم موخر، لائے نفی جنس اپنے اسم موخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

(۱) درج ذیل تمام الفاظ کا ترجمہ اور ان کی ترکیب کیجیے۔

لَا تَلْمِيذٌ وَاقِفٌ. لَا مُدْرِسَ جَالِسٌ. لَا وَرَقَ رَدِّيٌّ. لَا مَكْتَبَ قَدِيمٌ. لَا بَابَ مَفْتُوحٌ. لَا بِنْتَ مَسْرُورَةً. لَا نَافِذَتَيْنِ مَفْتُوحَتَانِ. لَا كُرْسِيَّنِ جَدِيدَانِ. لَا كَافِرِيْنِ مُسْلِمُونَ. لَا صَالِحِيْنِ أَشْمُونَ. لَا عَالِمِيْنِ فَاجِرُونَ. لَا صَحَابَةَ كَاذِبُونَ۔

(۲) نیچے کچھ الفاظ دیے جارہے ہیں۔ آپ قاعدہ نمبر ۲ کی روشنی میں ان پر اعراب لگائیے۔
 لا دھلیٰ صغیر ولا ممبائی۔ لا کتاب حامد موجود ولا حامد۔ لا أنا غائب ولا أنت۔ لا قلمها غائب ولا كتابها۔ لا الولد لاعب ولا أبوه۔ لا الشجران طويلان ولا أغصانهما۔ لا القبتان جميلتان ولا المنارتان۔ لا الكافرون عابدون ولا المنافقون۔ لا الكتاب صعب ولا درسه۔ لا الكرسي مكسور ولا رجله۔

(۳) مندرجہ ذیل جملوں پر قاعدہ نمبر تین کے مطابق اعراب لگا کر ترکیب کیجیے۔
 لا في المسجد كبير ولا صغير۔ لا في البيت رجال ولا امرأة۔ لا في البركة سمك ولا فوارـة۔ لا عندى فحم ولا جاموس۔ لا عندك قلم ولا كتاب۔ لا على السطح ولد ولا والد۔ لا في السماء شمس ولا سحاب۔ لا في الحجرة نافذة ولا ستارة۔ لا في ممبائی حرولا برد۔ لا في السلة زهر ولا خضرة۔

(۴) ہر ایک قاعدے کے مطابق کم از کم دس دس مثالیں بنائیے۔

اڑتیسوال سبق

حروفِ ندا

سبق نمبر ۲۳ میں حروفِ عالمہ در اسم کی جوچی قسم: بلا نفعی جنس کے بارے میں پڑھا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی پانچیں قسم: حروفِ ندا کے بارے میں جان کاری حاصل کرتے ہیں۔

حروفِ ندا کی تعریف: جن حروف کے ذریعے کسی کو پکارا جاتا ہے، اسے ”حروفِ ندا“ کہتے ہیں۔ اور یہ پانچ ہیں: یَا (قریب و دور دونوں کے لیے)۔ ہَیَا (دور کے لیے)۔ أَفْیَا (ہمزہ مفتوحہ) (قریب کے لیے)۔ جس کو پکارا جاتا ہے، اسے ”منادی“ کہتے ہیں۔

ندا منادی کے چند قاعدے

قاعدہ نمبر ۱: منادی اگر مفرد اور معرفہ ہو، تو منادی رفع پر مبنی ہوگا، جیسے: یَا زَيْدُ!

قاعدہ نمبر ۲: منادی اگر مضاد ہو یا تکرہ غیر معینہ ہو، تو منادی فتح پر مبنی ہوگا، جیسے: یَا رَسُولَ اللَّهِ! یَا رَجُلًا! مَنْ هُنَّ؟

قاعدہ نمبر ۳: منادی اگر معرف باللام ہو، یا اسم موصول ہو، تو ندا و منادی کے درمیان لفظ أَيُّهَا مذکور کے لیے اور أَيُّتَهَا مَوْنَث کے لیے لانا ضروری ہے، جیسے: یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ! یَا أَيُّتَهَا الْمَرْأَةُ. یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.

فائدہ: منادی میں ترجیم یعنی آسانی کی غرض سے آخری حرف کو حذف کرنا درست ہے، جیسے: یَا خَالِدُ سے یا خَالٌ۔ یَا مَالِكُ سے یا مَالٌ۔

فائدہ: حروفِ ندا کو اذْعُوْ یا اَطْلُبْ فعل کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے اور ان حروفوں سے پہلے اسے محفوظ مانا جاتا ہے۔

ترکیب: یا خالدُ: یا حرفِ ندا، خالدُمنادی، ندا اپنے منادی سے مل کر مفعول بہ ہوا اذْعُوْ یا اَطْلُبْ فعلِ محفوظ کا، اذْعُوْ یا اَطْلُبْ فعلِ مضارع صیغہ واحد تکلم، اس میں اُنا ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، اذْعُوْ یا اَطْلُبْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سوالات

- (۱) ندا منادی کی تحریف کیجیے اور اس کے حروف گنائیے۔
- (۲) نیچے کچھ اسما لکھے جا رہے ہیں۔ آپ ان پر تمام حروفِ ندا داخل کر کے ندا منادی کی مثالیں بنائیے۔ اور ان کا ترجمہ بھی کیجیے۔ ایک نمونہ دیکھیے:
نمونہ: جَمْلُ حَامِدٍ سَهِيَا جَمَلُ حَامِدٍ۔ اَيَ حَامِدٌ کا اونٹ!
خالدُ. هاشمُ. سعادُ. سلمیٰ. محمودُ. بنتُ ساجدٍ. تلمیذُ المعلمٍ.
كتابُ طالبٍ. ولدُهُلْ هُنَا أَحَدُ مَنْ يَنْصُرُنِي؟ ساکِنٌ هَلْ فِي الْبَيْتِ
شَخْصٌ؟ القلمُ. النَّاسُ. المَدْرَسَةُ. الْكُرَاسَةُ. الطَّيْرُ.
- (۳) مذکورہ بالا اسموں پر حروفِ ندا داخل کر کے آپ نے جو مثالیں بنائی ہیں، ان کی ترکیب کیجیے۔

- (۴) کسی بھی اسم پر ندا منادی کے قاعدے کے مطابق حروفِ ندا داخل کر کے آپ مزید مثالیں بنائیے۔

انتا لیسوں سبق

حروفِ عاملہ در فعل، حروفِ ناصبہ

سبق نمبر ۳۸ میں حروفِ عاملہ و راسم کی پانچوں اور آخری قسم حروفِ ندا کے تعلق پڑھا۔ آئیے آج کے سبق میں حروفِ عاملہ در فعل کی پہلی قسم: حروفِ ناصبہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حروفِ عاملہ در فعل: یعنی فعل میں عمل کرنے والے حروف۔ فعل کی تینوں قسموں: ماضی، مضارع اور امر میں سے، حروف صرف فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں؛ کیوں کہ فعل ماضی اور امر مبنی ہیں۔ اور مضارع کے صیغہ جمع مؤنث غالب و صیغہ جمع مؤنث حاضر میں بھی عمل نہیں کریں گے؛ کیوں کہ وہ بھی مبنی ہیں۔

حروفِ عاملہ در فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروفِ ناصبہ۔ (۲) حروفِ جازمہ۔

حروفِ ناصبہ کی تعریف: حروفِ ناصبہ ان حروفوں کو کہا جاتا ہے، جو فعل مضارع پر آتے ہیں اور اس کے آخری حرف کو نصب دیتے ہیں، نون اعرابی (تشنیہ و جمع کے نون) کو حذف کر دیتے ہیں۔ اور اگر آخر میں حرف علفت (واو، الف، یا) ہو، تو اسے بھی حذف کر دیتے ہیں۔

حروفِ ناصبہ چار ہیں: ان (یہ کہ)۔ لن (ہرگز نہیں) کی (تا کہ)۔ اذن (تب تو)۔ جیسے: یَدْهَبُ سے انْ يَدْهَبَ۔ لنْ يَدْهَبَ۔ کَيْ يَدْهَبَ۔ اذنْ يَدْهَبَ۔

سوالات

- (۱) حروف عاملہ در فعل کن کو کہا جاتا ہے؟
- (۲) حروف عاملہ در فعل، فعل ماضی اور فعل امر میں کیوں عمل نہیں کرتے؟
- (۳) نیچے فعل مضارع کے کچھ صیغے لکھے جا رہے ہیں۔ آپ ان پر حروف ناصہ داخل کر کے ان کا عمل دکھائیے۔ ایک نمونہ ملاحظہ کیجیے۔
- نمونہ: یَفْتَحُ سے اُنْ یَفْتَحَ۔
یَجْلِسُ۔ تَرْكَبُ۔ اَفْرَحُ۔ نَخْرُجُ۔ يَخْضُرُ۔ تَسْمَعُ۔ نَسْبَحُ۔ اَحَفَظُ۔ نَأْكُلُ۔
یُطْعِمُ۔
- (۴) نیچے کے صیغے نون اعرابی پر مشتمل ہیں۔ آپ حروف ناصہ داخل کر کے ان کا عمل دکھائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔
- نمونہ: یَجْلِسَان سے اُنْ یَجْلِسَا۔ یَجْلِسُونَ سے اُنْ یَجْلِسُونَ۔
تَرْكَبَان۔ تَحْفَظُونَ۔ يَخْتَلِفُونَ۔ تَسَاءَلُونَ۔ يَرْجِعَان۔ يَفْرَحَان۔
تَحْسُرُونَ۔ تَقْلَعَان۔ يَصْرِبُونَ۔ تَتْرُكَان۔
- (۵) درج ذیل تمام الفاظ پر حروف ناصہ داخل کر کے پوری گردان ترجمہ کے ساتھ کیجیے۔
يَقْتُلُ۔ يَدْخُلُ۔ يَسْمَعُ۔ يَسْجُدُ۔ يَرْكَعُ۔

چالیسوال سبق

حروفِ جازمه

سبق نمبر ۹۳ میں حروفِ عامدہ فعل کی پہلی قسم حروفِ ناصبہ کا بیان پڑھا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی دوسری قسم: حروفِ جازمہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حروفِ جازمہ کی تعریف: حروفِ جازمہ ان حروفوں کو کہا جاتا ہے، جو فعل مضارع پر آتے ہیں اور اس کے آخری حرف کو جزم دیتے ہیں، نونِ اعرابی (متثنیہ و جمع کے نون) کو حذف کر دیتے ہیں۔ اور اگر آخر میں حرف علت (واو، الف، یا) ہو، تو اسے بھی حذف کر دیتے ہیں۔
 حروفِ جازمہ پانچ ہیں: انْ (اگر)۔ لَمْ (نہیں)۔ لَمَّا (ابھی تک نہیں)۔ لَامٰ (امر) (چاہیے کہ) لَا نَهٰی (نہیں)۔ جیسے: يَذْهَبُ سے انْ يَذْهَبْ۔ لَمْ يَذْهَبْ۔ لَمَّا يَذْهَبْ۔ لِيَذْهَبْ۔ لَا يَذْهَبْ۔

سوالات

(۱) حروفِ جازمه کی تعریف کیجیے۔

(۲) حروفِ جازمه کی تعداد بتا کر ان کا عمل بتائیے۔

(۳) کیا حروفِ جازمه فعل ماضی پر آتا ہے، اگر ہاں تو کیوں؟ اور اگر نہیں تو کیوں؟

(۴) نیچے فعل مضارع کے کچھ صینے لکھے جا رہے ہیں۔ آپ ان پر حروفِ جازمه داخل کر کے ان کا عمل دکھائیے۔ ایک نمونہ ملاحظہ کیجیے۔

نمونہ: یَفْتَحُ سے اُنْ یَفْتَحَ.

یَجْلِسُ۔ تَرْكُبُ۔ اَفْرُحُ۔ نَخْرُجُ۔ يَحْضُرُ۔ تَسْمَعُ۔ نَسْبَحُ۔ اَحْفَظُ۔ نَأْكُلُ۔

یُطْعُمُ۔

(۵) نیچے کے صینے نون اعرابی پر مشتمل ہیں۔ آپ حروفِ جازمه داخل کر کے ان کا عمل دکھائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔

نمونہ: يَجْلِسَانِ سے اُنْ یَجْلِسَا۔ يَجْلِسُونَ سے اُنْ یَجْلِسُوا۔

تَرْكَبَانِ۔ تَحْفَظُونَ۔ يَخْتَلِفُونَ۔ تَتَسَاءَلُونَ۔ يَرْجِعَانِ۔ يَفْرَحَانِ۔
تَحْضُرُونَ۔ تَقْلِعَانِ۔ يَصْرِبُونَ۔ تَتْرَكَانِ۔

(۶) درج ذیل تمام الفاظ پر حروفِ جازمه داخل کر کے پوری گردان کیجیے۔ اور ترجمہ بھی کیجیے۔

يَقْتَلُ۔ يَدْخُلُ۔ يَسْمَعُ۔ يَسْجُدُ۔ يَرْكَعُ۔

اکتا لیسوں سبق

افعالِ عاملہ، فعلِ معروف

سبق نمبر ۲۳ اور ۲۴ میں حروفِ عاملہ و فعل کی مکمل جان کاری حاصل کری۔ آج یے آج کے سبق میں عواملِ لفظی کی دوسری تسمیہ افعالِ عاملہ اور اس کی تقسیم کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

کوئی بھی فعل غیر عامل نہیں ہوتا؛ بلکہ ہر فعل کچھ نہ کچھ عمل ضرور کرتا ہے۔

افعالِ عاملہ کی نو تسمیں ہیں: (۱) فعلِ معروف۔ (۲) فعلِ مجهول۔ (۳) فعلِ لازم و فعلِ متعدد۔ (۴) افعالِ ناقصہ۔ (۵) افعالِ مقاربہ۔ (۶) افعالِ مدح و ذم۔ (۷) افعالِ تجب۔ (۸) فعلِ امر۔ (۹) فعلِ نہی۔

فعل معروف کی تعریف: فعل معروف ایسے فعل کو کہتے ہیں، جس کا فاعل معلوم ہوتا ہے، جیسے: نَصَرَ زِيدٌ زید نے مدد کی۔

فعل معروف کی لفظی پہچان یہ ہے کہ ماضی میں ف کلمہ اور مضارع میں علامتِ مضارع مفتوح رہتا ہے، جیسے: نَصَرَ. يَنْصُرُ۔ یا پھر مضارع کے آخر حرف سے پہلے والے حرف پر کسرہ رہتا ہے، جیسے: يُكْرِمُ. يُقَبِّلُ۔

فعل معروف کا عمل: فعلِ معروف اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور سات اسموں کو نصب دیتا ہے۔ وہ سات اسمائیہ ہیں: (۱) مفعول مطلق۔ (۲) مفعول بہ۔ (۳) مفعول فیہ۔ (۴) مفعول لہ۔ (۵) مفعول معہ۔ (۶) حال۔ (۷) مستثنی۔

سوالات

- (۱) افعال عاملہ کی کتنی فرمیں ہیں؟
 - (۲) فعل معروف کی تعریف کیجیے۔ اور اس کی علامت بتائیے۔
 - (۳) فعل معروف کا عمل بتائیے۔
- (۴) درج ذیل جملوں میں فعل معروف اور اس کے فاعل کو پہچانیے۔
- بَرْكَةُ خَالِدٍ. تَجْلِسُ بَنْتٌ. يَفْرَحُ حَامِدٌ. يَقْبَلُ الرَّجُلُ. تَسْبَحُ السَّمَاءَكُهُ. حَفَظَ الْوَلَدُ. رَكِبَ الْأَخُ. خَرَجَ التَّلَمِيذُ. حَضَرَ الْأَسْتَاذُ. ذَهَبَتِ الْأُمُّ.

بیا لیسوں سبق

فاعل

سبق نمبر ۲۷ میں افعال عامله سے متعلق تمہیدی بتائیں اور اس کی ایک قسم فعل معروف کے بارے میں پڑھا۔ آئیے آج کے سبق میں فعل معروف کا ایک معمول: فاعل کے بارے میں جان کاری لیتے ہیں۔

فاعل کی تعریف: فاعل ایسے اسم کو کہتے ہیں، جس سے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل ہوتا ہے، یعنی جو فعل اور شبہ فعل کے بعد آتا ہے، جیسے: **نَصَرَ حَامِدٌ**۔ **يَنْصُرُ خَالِدٌ**۔ زید ناصر أبوهـ۔

شبہ فعل: اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور صفت مشبه کو شبہ فعل کہتے ہیں۔ کوئی بھی فعل بغیر فاعل کے نہیں ہوتا۔ فاعل کی دو شمیں ہیں: (۱) فاعل مُظْهَر۔ (۲) فاعل مُضْمَر۔

فاعل مُظْهَر کی تعریف: فاعل مُظْهَر اس فاعل کو کہتے ہیں، جو فعل کے بعد لفظ کی شکل میں موجود رہتا ہے، جیسے: **ذَهَبَ زَيْدٌ** میں زید فاعل لفظ میں موجود ہے۔

فاعل مُضْمَر کی تعریف: فاعل مُضْمَر اس فاعل کو کہتے ہیں، جو فعل کے اندر ضمیر کی شکل میں پوشیدہ رہتا ہے، جیسے: **ذَهَبَ (وَهُوَ)** گیا۔ اس میں **هُوَ** ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل ہے۔

فاعل کے مطابق فعل لانے کے چند قاعدے

قاعده نمبر ۱۔ اگر فعل کے بعد فاعل مُظْهَر یعنی لفظ میں موجود ہو، تو فعل ہمیشہ واحد لایا جائے گا، خواہ فاعل واحد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع ہو، جیسے: **ضَرَبَ رَجُلٌ**۔ **ضَرَبَ رَجُلَانِ**۔

ضَرَبَ رِجَالٌ۔ اس میں فاعل مُظہر واحد، تثنیہ اور جمع ہونے کے باوجود فعل ضَرَبَ واحد ہے۔

قاعدہ نمبر: ۲۔ اگر فاعل مُضمر یعنی فعل میں پوشیدہ ضمیر ہو، تو فعل کو فاعل کے مطابق لایا جائے گا، یعنی فاعل واحد کے لیے فعل واحد، فاعل تثنیہ کے لیے فعل تثنیہ اور فاعل جمع کے لیے فعل جمع لایا جائے گا، جیسے: الرَّجُلُ ضَرَبَ، الرَّجَالُ ضَرَبَا، الرِّجَالُ ضَرَبُوا۔

فاعل کے مطابق فعل کو مذکرو موثّق لانے کے چند قاعدے

قاعدہ نمبر: ۱۔ اگر فاعل موثّق ہو۔ خواہ وہ مُظہر ہو یا مُضمر۔ اور فعل فاعل کے درمیان کوئی اور لفظ نہ ہو، تو فعل ہمیشہ موثّق لایا جائے گا، جیسے: ذَهَبَتْ فاطمَةُ ذَهَبَتْ۔

قاعدہ نمبر: ۲۔ اسی طرح اگر فاعل مذکر ہو۔ خواہ وہ مُظہر ہو یا مُضمر۔ اور فعل فاعل کے درمیان کوئی اور لفظ نہ ہو، تو فعل ہمیشہ مذکر لایا جائے گا، جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ زَيْدٌ ذَهَبَ۔

قاعدہ نمبر: ۳۔ درج ذیل تین صورتوں میں فعل کو مذکرو موثّق دنوں لاسکتے ہیں:

(الف) فاعل مُظہر ہو، موثّق ہو اور فعل فاعل کے درمیان کوئی اور لفظ ہو، جیسے: دَخَلَ الْيَوْمَ فاطمَةً دَخَلَتْ الْيَوْمَ فاطمَةً۔

(ب) فاعل مُظہر ہو اور موثّق غیر حقيقی ہو، جیسے: ظَهَرَ الظُّلْمَةُ ظَهَرَتْ الظُّلْمَةُ۔

(ج) فاعل مُظہر ہو اور جمع مکسر ہو، جیسے: حَضَرَ الرِّجَالُ حَضَرَتِ الرِّجَالُ۔

قاعدہ نمبر: ۴۔ اگر فاعل مُضمر ہو اور جمع مکسر کی طرف لوٹ رہی ہو، تو فعل کو واحد

مَوْنَثٌ أَوْ جِمْعٌ مَذْكُرٌ وَنُوْنٌ لَا سَكْتَهُ هُنْ، جِيمٌ: الرَّجَالُ ذَهَبَتْ. الرَّجَالُ ذَهَبُواً.
تَرْكِيبٌ: ذَهَبَ زَيْدٌ: ذَهَبَ فَعْلٌ ماضٍ صِيغَهُ وَاحِدٌ مَذْكُرٌ غَائِبٌ، زَيْدٌ اسْ كَفَاعِلٌ
مُظَهِّرٌ، فَعْلٌ اپْنِي فَاعِلٌ سَمْلَهُ كَرْجَمَلَهُ فَعْلِيَهُ خَبْرٌ يَهُوا.

زَيْدٌ ذَهَبَ: زَيْدٌ مَبْتَداً، ذَهَبَ فَعْلٌ ماضٍ، اسْ مِنْ هُوَ ضَمِيرٌ پُوشِيدَهُ اسْ كَفَاعِلٌ
مُضْمِرٌ، فَعْلٌ اپْنِي فَاعِلٌ سَمْلَهُ كَرْجَمَلَهُ فَعْلِيَهُ خَبْرٌ يَهُوا كَرْجَمَلَهُ اسْمِيهُ خَبْرٌ يَهُوا.

سوالات

- (۱) فَاعِلٌ کی تعریف کیجیے۔ پھر شہبَ فَعْلٌ کا مطلب بتائیے۔
- (۲) فَاعِلٌ ہمیشہ فَعْلٌ سے پہلے آتا ہے یا فَعْلٌ کے بعد میں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
- (۳) فَاعِلٌ مُظَهِّرٌ اور فَاعِلٌ مُضْمِرٌ کی تعریف کیجیے۔
- (۴) فَاعِلٌ پر ہمیشہ کون سا اعراب آتا ہے؟ سوچ کر جواب دیجیے۔
- (۵) نیچے کچھ الفاظ دیے جارہے ہیں۔ آپ اس میں فَاعِلٌ مُظَهِّرٌ اور فَاعِلٌ مُضْمِرٌ کو نمونے کے مطابق تلاش کیجیے۔

نمونہ: حَفِظَ الرَّجُلُ: اس میں الرَّجُلُ فَاعِلٌ مُظَهِّرٌ ہے؛ اس لیے کہ فَعْلٌ کے بعد لفظ میں موجود ہے۔ الرَّجُلُ حَفِظَ: اس میں حَفِظَ فَعْلٌ کے اندر پوشیدہ هُوَ ضَمِيرٌ فَعْلٌ مُضْمِرٌ ہے؛ اس لیے کہ فَعْلٌ کے بعد لفظ میں کوئی فَاعِلٌ نہیں ہے۔

الْبِنْتُ فَرِحَتْ. الْأَلْمِيْدَانِ يَقْرَأْنِ. أَنْتُمْ تَعْبُدُونَ. يَسْجُدُ
الْمُسْلِمُونَ. خَطَبَ الرَّجُلَانِ. الْمَرْأَتَانِ تَذَهَّبَانِ. أَنْتُنَّ تَسْمَعُنَ. الْأُولَادُ
يَحْفَظُونَ. الْعَالَمُ يَعْمَلُ. الْوَلَدَانِ يَعْبُدَانِ.

(۶) نیچے دیے گئے جملوں میں کچھ فَعْلٌ اور کچھ فَاعِلٌ واحد ہیں، کچھ تثنیہ ہیں اور کچھ جمع ہیں۔ اسی طرح کوئی مذکور ہیں، کوئی مَوْنَثٌ ہیں۔ آپ ان کے واحد، تثنیہ جمیع اور مذکر و مَوْنَثٌ لانے کی وجہ بتائیے۔

ایک نمونہ آپ کے لیے دیا جا رہا ہے۔

نمونہ: شَرِبَتْ الْيَوْمَ هَرَّةٌ: اس جملے میں شَرِبَتْ فعل واحد، تثنیہ، جمع میں سے واحد لایا گیا ہے؛ اس لیے کہ اس کا فعل مظہر ہے، جو هَرَّةٌ ہے۔ مذکرو مونث میں میں سے موئث لا یا گیا ہے؛ اس لیے کہ اس کا فعل مظہر موئث حقیقی ہے۔

دَخَلَ مُدْرِسٌ. دَخَلَ مُدْرِسَانِ. الْمُسْلِمُ حَضَرَ.
الْكَاتِبَانِ يَكْتُبَا. الْجَاهِلُونَ يَسْمَعُونَ. حَفِظَتْ سُعَادُ. الْبَنْتَانِ
حَفِظَتَا. النِّسَاءُ يَفْرَخُنَ. رَكِبَتْ الْأُمُّهَاتُ. قَرَأَ التَّلَمِيذُ. جَلَسَتْ فِي الْحُجْرَةِ
بِنْتُ. جَلَسَ فِي الْفَصْلِ فَاطِمَةُ. غَسَلَ التَّلَامِيذُ. تَحْفَظُ الطُّلَّابُ.
حَضَرَ الْخُدَّامُ. حَضَرَتْ الْخُدَّامُ. الْخُدَّامُ حَضَرَتْ. الْخُدَّامُ حَضَرُوا.

(۷) سوال نمبر ۵ میں لکھے گئے تمام جملوں کی ترکیب بھی۔

تینتا لیسوال سبق

مفعول مطلق

سبق نمبر ۲۷ میں فعلِ معروف کے ذریعے مرفوع ہونے والا فاعل کے بارے میں پڑھا۔ آئیے آج کے سبق میں فعلِ معروف کے ذریعے منصوب ہونے والے سات اسموں میں سے پہلا اسم مفعول مطلق کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

مفعولِ مطلق کی تعریف: مفعولِ مطلق ایسے مصدر کو کہا جاتا ہے، جو فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے اور وہ مصدر اسی فعل کا ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا۔ زید ہی نے مارا۔ ضَرَبَ خَالِدٌ نَصْرًا خالد ہی نے مدد کی۔ مفعولِ مطلق تاکیدی معنی پیدا کرتا ہے۔ کبھی کبھی مفعولِ مطلق کے فعل اور فاعل دونوں کو کسی قرینے کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے، مثلاً شکریہ ادا کرنے کے موقع پر بولتے ہیں: شُكْرًا (میں شکریہ ادا کرتا ہوں) یہاں شَكَرَتُ فعل مخدوف ہوتا ہے۔

ترکیب: ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبًا: ضَرَبَ فعل ماضی صیغہ واحدہ کرنا تجب، زید اس کا فاعل، ضَرْبًا مفعولِ مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ مطلق سے جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

- (۱) مفعول مطلق کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ اس پر کون سا اعراب آتا ہے؟
- (۲) مفعول مطلق کو کون نصب دیتا ہے؟
- (۳) فعل معروف کی تعریف کیجیے اور کوئی ایک مثال بھی دیجیے۔
- (۴) درج ذیل تمام جملے مفعول مطلق پر مشتمل ہیں۔ آپ ان میں مفعول مطلق کو پہچانتے ہوئے ان کا ترجمہ اور ترکیب کیجیے۔

يَذْهَبُ الرَّجُلُ ذَهْبًا. فَرِحَتْ بِنْتُ فَرْحًا. رَكِبَ الْمُعَلَّمُ رَكْبًا. هَرَبَتْ الْمِهَرَةُ هَرْبَاً. سَجَدَ الْمُسْلِمُونَ سَجْدًا. خَطَبَ الْخَطِيبُ بْنَ خُطْبَةَ. قَالَ الْإِمَامُ قَوْلًا. يَسْمَعُ التَّلَمِيذُ سَمْعًا. يَدْعُو الْوَلُدُ دُعَاءً. يَأْكُلُ الْجَمَلُ أَكْلًا.

- (۵) مفعول مطلق بنانے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ جس فعل کو آپ استعمال کر رہے ہیں، اسی فعل کا مصدر آپ آخر میں لگادیجیے، مفعول مطلق بن جائے گا۔ اس ہدایت کی روشنی میں نیچے کچھ جملے لکھے جارہے ہیں، آپ انھیں مفعول مطلق کے ساتھ اپنی کاپی میں نقل کیجیے۔

يَجْلِسُ الْوَلَدُ. تَسْبِحُ السَّمَكَةُ. رَكِبَ الْمُسَافِرُ. حَفِظَ التَّلَمِيذُ. دَخَلَ الْأُمُّ. تَحْضُرُ الْبِنْثُ. فَتَحَ الرَّجُلُ. تَهْرِبُ الْفَارَةُ. قَلَعَ الصَّبَبُ. سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ.

چوالیسوال سبق

مفعول بہ

سبق نمبر ۲۳ میں فعل معروف سے منصوب ہونے والے سات اسموں میں سے پہلے اسم: مفعول مطلق کو پڑھا۔ ایسے آج کے سبق میں فعل معروف کی وجہ سے منصوب ہونے والے دوسرے اسم: مفعول بہ کے متعلق جان کاری لیتے ہیں۔

مفعول بہ کی تعریف: مفعول بہ ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو یہ تلاتا ہے کہ کام کس پر ہوا ہے اور فاعل کے بعد آتا ہے، جیسے: اَكَلَ زِيدُ طَعَاماً زَيْدَنَ كَهَانَا كَهَايَا۔
کبھی کبھی مفعول بہ کو فاعل سے پہلے لے آتے ہیں، جیسے: ضَرَبَ خَالِدًا زِيدُ زَيْدَنَ قَتَلَهُ حَامِدُ حَامِدَنَ اَسَّكَتَلَ کَيْيَا۔

ترکیب: اَكَلَ زِيدُ طَعَاماً: اَكَلَ فعل مضى، زِيدُ اس کا فاعل، طَعَاماً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

سوالات

- (۱) مفعول ب کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ اس پر نصب کون دیتا ہے؟
- (۲) نیچے لکھے گئے جملوں میں مفعول ب کی نشان دہی کرتے ہوئے ان کا ترجمہ کیجیے اور ترکیب بھی کیجیے۔

يَحْفَظُ الصَّبِيُّ قُرْآنًا تَتَعَلَّمُ الْبَنْتُ دَرْسًا يَسْمَعُ الطَّلَابُ وَعَظًا يَقْلُعُ الرَّجُلُ شَحْرًا يَكْتُبُ الْكَاتِبُ رِسَالَةً يُنْشِدُ الشَّاعِرُ شِعْرًا فَتَحَ الْبَقَالُ دُكَانًا شَرِبَ خَالِدٌ شَأْيًا أَنْتَ تَنْظُرُ زَهْرَةً الْفَلَاحُ يَضْرِبُ ثُورًا

- (۳) نیچے دیے گئے فعل سے مفعول ب پر مشتمل جملے بنائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔

نمونہ: قَرَأَ الرَّجُلُ كِتَابًا

قرأ۔ يَكْنِسُ۔ قَطَفَ۔ يَغْسِلُ۔ غَرَسَ۔ بَدَا۔ يَأْخُذُ۔ خَبَرَتْ۔ دَفَعَ۔ يَصْرِبُ۔ نَصَرَ۔

- (۴) جب فعل کے ساتھ ضمیر منصوب متصل لگی ہوئی ہو، تو وہ ضمیر میں مفعول بہ ہوں گی اور فاعل ان کے بعد آئے گا، جیسے: قَتَلَهُ خالِدٌ اس میں قَتَلَ فعل ہے، ہُ ضمیر منصوب متصل اس کا مفعول بہ ہے اور خالِدٌ اس کا فاعل ہے۔ اس ہدایت کی روشنی میں درج ذیل جملوں کی ترکیب کیجیے۔

يَنْصُرُهُ مَحْمُودٌ ضَرَبَهُمَا رَجُلٌ دَفَعَهُمْ وَلَدٌ نَصَرَكَ تِلْمِيذٌ

اَكْرَمَكُمَا صَبِيٌّ

پیشتا لیسوں سبق

مفعول فیہ

سبق نمبر ۲۷۶ میں فعل معروف کی وجہ سے منصوب ہونے والے دوسرے اسم مفعول کو پڑھا۔ آئیے آج
کے سبق میں اس کی تیسری قسم کو پڑھتے ہیں۔

مفعول فیہ کی تعریف: مفعول فیہ ایسے اسم منصوب کو کہتے ہیں، جو کام ہونے کا وقت یا
جگہ بتلاتا ہے، جیسے: جَلَسَ زِيدٌ تَحْتَ الشَّجَرِ زید درخت کے نیچے بیٹھا۔ سرٹ
لیالاً میں رات میں چلا۔

مفعول فیہ کا دوسرا نام ظرف ہے، لہذا جتنے بھی ظرف زمان اور ظرف مکان ہیں، سب
مفعول فیہ ہوتے ہیں۔

ترکیب: جَلَسَ زِيدٌ تَحْتَ الشَّجَرِ: جَلَسَ فعل ماضی، خالدُ اس کا
فاعل، تَحْتَ مضاف، الشَّجَرِ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ،
فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

- (۱) مفعول فیہ کی تعریف کیجیے اور اس کا دوسرا نام بتائیے۔
- (۲) مفعول فیہ پر رفع، نصب، جرمیں سے کیا آتا ہے؟
- (۳) درج ذیل تمام جملوں میں مفعول فیہ ہے۔ آپ اس کی نشان دہی کر کے ترکیب کیجیے۔
- رَأَى حَامِدٌ فِيْلَا خَلْفَ الْبَيْتِ جَلَسْتُ فَوْقَ السَّطْحِ أَنْتَ ذَهَبْتَ صَبَاحًا هُوَ يَرْجِعُ مَسَاءً خَطَبَ الْخَطَبِيْبُ أَمَامَ النَّاسِ نَحْنُ نَأْكُلُ بَعْدَ الْعِشَاءِ هُمَا يُسَافِرَانِ يَوْمَ الْأَرْبِيعَاءِ أَنْتَ تَغْسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَا أَخْرُجُ مِنَ الْبَيْتِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ يَفْتَحُ خَالِدُ الدُّكَانَ بَعْدَ الغُرُوبِ۔
- (۴) وقت اور جگہ کو دھیان میں رکھتے ہوئے مفعول فیہ کے کم از کم دس جملے بنائیے۔

چھیا لیسوال سبق

مفعول لہ

سبق نمبر ۲۵ میں فعل معروف کی وجہ سے منصوب ہونے والے سات اسموں میں سے تیسرا اسکر کا مطالعہ کیا۔ آجے آج کے سبق میں اس کی تجویزی قسم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

مفعول لہ کی تعریف: مفعول لہ ایسے اسمِ مصدر کو کہتے ہیں، جو کام کے ہونے کی وجہ اور سبب بتلاتا ہے، جیسے: ضَرَبَ الْأَسْتَاذُ تَادِيْبًا استاذ نے ادب سکھانے کے لیے مارا۔

مفعول لہ ہمیشہ مصدر ہوتا ہے جو کام کے ہونے کی وجہ اور سبب بتلاتا ہے۔

ترکیب: ضَرَبَ الْأَسْتَاذُ تَادِيْبًا: ضَرَبَ فعل ماضی، الأَسْتَاذُ اس کا فاعل، تَادِيْبًا مصدر مفعول لہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

سوالات

- (۱) مفعول لہ کی تعریف کیجیے۔
- (۲) مفعول لہ پر ہمیشہ کون سا عرب آتا ہے؟
- (۳) مفعول لہ ہمیشہ کون سا اسم ہوتا ہے؟
- (۴) نیچے دیے گئے جملے میں مفعول لہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ آپ ان میں مفعول لہ کی نشان دہی کیجیے اور پھر جملے کی ترکیب کیجیے۔

حَضَرْتُ فِي الْفَصْلِ قَرأً خَبْزٌ الْأُمُّ أَكْلًا. نَجَلَسُ فِي الْحَفْلَةِ سَمْعًا يَخْطُبُ الْإِمَامُ نُصْحَا. أَخَذَ الصَّبِيُّ الْقَلَمَ كِتَابَةً. هَرَبَثُ فَارَةً خَوْفًا. أَكْلَثُ الطَّعَامَ جُوعًا. تَعْلَمُ خالدُ الْقُرآنَ تَبْلِيغًا. لَبِسْتُ التَّوْبَ وَقَائِةً. قَامَ التَّلْمِيذُ تَكْرِيمًا. كَتَبْتُ الْكِتَابَ تَعْلِيئًا.

- (۵) کسی کام کے کرنے کے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے مفعول لہ کے کم از کم دس جملے بنائیے۔

سبق لیسوال سبق

مفعول معہ

سبق نمبر ۲۶ میں فعل معروف کی وجہ سے منصوب ہونے والے سات اسموں میں سے چوتھے آخر کا مطالعہ کیا جائے آج کے سبق میں اس کی پانچویں قسم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

مفعول معہ کی تعریف: مفعول معہ ایسے اسم منصوب کو کہتے ہیں، جو اس واقع کے بعد آتا ہے جو وادع (ساتھ) کے معنی میں ہوتا ہے، جیسے: حَضَرَ زِيدٌ وَالْكِتَابَ زید کتاب کے ساتھ آیا۔
ترکیب: حَضَرَ زِيدٌ وَالْكِتَابَ : حَضَرَ فعل ماضی، زید اس کا فاعل، و بمعنی مَعَ، الْكِتَابَ مفعول معہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

- (۱) مفعول معہ کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ اس پر ہمیشہ کون سا اعراب آتا ہے؟
- (۲) مفعول معہ کا عامل کون ہوتا ہے؟
- (۳) نیچے دیے گئے جملے میں مفعول معہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ آپ ان میں مفعول معہ کی نشان دہی کیجیے اور پھر جملے کی ترکیب کیجیے۔

سِرْتُ وَالْبَحْرَ. جَلَسَ الْمُعَلِّمُ وَالطَّفْلَ. تَقْطِفُ الْبَنْتُ التَّمَرَ وَالرَّهْرَ.
 اَكَلَتُ الْخُبْزَ وَالسَّمَكَ. هَرَبَ السَّارِقُ وَأَصْدِقَانَهُ. كَتَبَ التَّلْمِيذُ الْفَرْضَ
 وَالدَّرْسَ. ذَهَبَتُ الرَّوْجَةُ وَالرَّوْجَ. يَلْعَبُ الْكَبِيرُ وَالصَّغِيرُ. صَاحَ الْقِرْدَ
 وَالْحِمَارَ. صَلَّيْتُ وَالإِمَامَ.

اڑتا لیسوال سبق

حال

سبق نمبر ۷۴ میں فعل معروف کی وجہ سے منصوب ہونے والے سات اسموں میں سے پانچوں اس کا
مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی چھٹی قسم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حال کی تعریف: حال ایسے اسم منصوب کو کہتے ہیں، جو فعل کے ہونے کے وقت
فاعل یا مفعول یا ایک ساتھ دونوں کی حالت و کیفیت بتلاتا ہے، جیسے: حَضَرَ زِيدُ رَأَكَبَا
(زید سوار ہو کر آیا)۔ نَصَحْتُ زِيدًا جَالِسًا (میں نے زید کو بیٹھنے کی حالت میں نصیحت
کی)۔ گَلْمَتُ زِيدًا جَالِيْسِينَ (میں نے زید سے اس حال میں بات کی کہ ہم دونوں
بیٹھے ہوئے تھے)۔

فاعل یا مفعول؛ جس کی بھی حالت بیان کی جاتی ہے، اسے ”ذوالحال“ کہتے ہیں۔
اور جس لفظ سے بیان کی جاتی ہے، اسے ”حال“ کہتے ہیں۔ حال ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

حال ذوالحال کے چند قاعدے

قانون نمبر ۱: ذوالحال ہمیشہ معرفہ اور پہلے آتا ہے، جب کہ حال ہمیشہ نکرہ اور بعد میں
آتا ہے، جیسے: حَضَرَ زِيدُ رَأَكَبَا۔ اس میں زید ذوالحال اور رأَكَبَا حال ہے۔

قانون نمبر ۲: حال خبر کی طرح کبھی مفرد ہوتا ہے، جیسے: حَضَرَ زِيدُ رَأَكَبَا۔ اس میں
رأَكَبَا حال مفرد ہے۔ کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے، جیسے: حَضَرَ زِيدُ وَهُوَ رَأَكَبُ۔ اور کبھی
جملہ فعلیہ ہوتا ہے، جیسے: حَضَرَ زِيدُ يَرْكَبُ۔

(۳) حال جب مفرد ہوتا ہے، تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و موئث میں ذوالحال کے مطابق رہتا ہے، جیسے: يَذْهَبُ الرَّجُلُ رَاكِبًا۔ يَذْهَبُ الرَّجُلُانِ رَاكِبَيْنِ۔ يَذْهَبُ الرِّجَالُ رَاكِبِيْنَ۔ تَذْهَبُ الْمَرْأَةُ رَاكِبَةً۔

(۴) حال جب جملے کی شکل میں ہوتا ہے، تو حال اور ذوالحال کے درمیان کوئی رابطہ ضرور ہوتا ہے۔ یہ رابطہ کچھی واو ہوتا ہے، جیسے: زَكْبُتُ السَّفِينَةَ وَالْهَوَاءُ عَلَيْنِ (میں کشتی میں ایسی حالت میں سوار ہوا کہ ہوا خوش گوار تھی)۔ کچھی ضمیر ہوتی ہے، جیسے: حَضَرَ زَيْدٌ يَرْكَبُ۔ اس میں رابطہ یہ رکب میں پوشیدہ ہو ضمیر ہے، جو زید کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور کچھی واو اور ضمیر دونوں ہوتے ہیں، جیسے: خَرَجَ النَّاسُ وَهُمْ فَرِحُونَ (تمام لوگ اس حال میں نکلے کہ وہ سب خوش تھے)۔

ترکیب: حَضَرَ زَيْدٌ رَاكِبًا: حَضَرَ فعل ماضی، زَيْدُ ذوالحال، رَاكِبًا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر حَضَرَ کافِ افعال، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

- (۱) حال کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ اس پر کون سا اعراب آتا ہے؟
- (۲) حال کو نصب کون دیتا ہے؟ حال کا کوئی قاعدہ نہیں۔
- (۳) درج ذیل جملے حال و ذوالحال پر مشتمل ہیں۔ آپ ان کی نشان دہی کر کے ان کا ترجمہ کیجیے اور پھر ان کی ترکیب بھی کیجیے۔

حَفْظُ التَّلْمِيذُ لَا عِبَّاً أَخَذْتُ زِيدًا نَائِمًا تَرَكَ الْمُسْلِمُونَ مَكَةَ مَهْاجِرِينَ اسْتَقْبَلَ الْأَنْصَارُ الرَّسُولَ مَهْاجِرًا قَلَعَ الْفَلَاحَانِ الشَّجَرَ ضَاحِكَيْنِ حَضَرَ الْأَسْتَاذُ يَغْضِبُ تَضْرِبُ الْأُمُّ صِبْيَانَهَا وَهُمْ هَارِبُوْنَ تَجْمَعُ الْفَلَاحَاتِنِ الْمَحْصُولَ مَسْرُورَتَيْنِ يَحْصُدُ الْفَلَاحُ الْقُمَحَ نَاضِجًا يَسْمَعُ الطُّلَابُ الدَّرْسَ صَامِتَيْنِ

- (۴) مذکورہ بالا جملوں میں جو حال و ذوالحال واحد اور مذکر ہیں، انھیں تثنیہ، جمع اور موئنث میں بدليے اور جو اس کا الثالث ہے، اسے اس کا الثالث کیجیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔

نمونہ: حَفِظَ التَّلْمِيذُ لَا عِبَّاً سے تثنیہ مذکر: حَفِظَ التَّلْمِيذَانَ لَا عِبَّيْنِ اور جمع مذکر: حَفِظَ التَّلَمِيذُ لَا عِبَّيْنِ اور واحد موئنث: حَفِظَتُ التَّلْمِيذَةُ لَا عِبَّةَ حَفِظَتُ التَّلْمِيذَاتِنَ لَا عِبَّتَيْنِ

- (۵) آپ حال و ذوالحال پر مشتمل ایسے جملے بنائیے، جس میں واحد، تثنیہ جمع اور مذکرو موئنث؛ سب استعمال کیے گئے ہوں۔

انجی سوال سبق

مستثنی

سبق نمبر ۲۸ میں فعل معروف کی وجہ سے منصوب ہونے والے سات اسموں میں سے چھٹی قسم کا مطالعہ کیا۔

اے آج کے سبق میں اس کی ساتویں قسم کے بارے میں جان کاری حاصل کرتے ہیں۔

مستثنی کی تعریف: مستثنی ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو حروفِ استثناء کے بعد آتا ہے، حرفِ استثناء سے پہلے والے لفظ کو ”مستثنی منہ“ اور بعد والے لفظ کو ”مستثنی“ کہا جاتا ہے۔
 حروفِ استثناء آٹھ ہیں: (۱) الا۔ (۲) غیر۔ (۳) سوی۔ (۴) حاشا۔ (۵) خلا۔ (۶) عدا۔ (۷) ماخلا۔ (۸) ماعدا۔ ان سب کے معنی ہیں: مگر، سوائے، علاوہ۔ جیسے: حضر الطّلّابُ الا زیداً۔ تمام طالب علم آئے؛ مگر زید (نہیں آیا)۔
 نوٹ: الا کے علاوہ حروفِ استثناء کے بعد مستثنی مجرور بھی پڑھا جاتا ہے، جیسے: حضر الطّلّابُ سوی زید۔

ترکیب: حضر الطّلّابُ الا زیداً: حضر فعل مضنی، الطّلّابُ مستثنی منہ الا حرف استثناء، زیداً مستثنی، مستثنی منہ اپنے مستثنی سے مل کر فاعل ہوا حضر فعل کا، حضر فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

(۱) متشنی کی تعریف کرنے کے بعد بتائیے کہ اس کو نصب کون دیتا ہے؟

(۲) نیچے دیے گئے الفاظ میں متشنی کو پہچانیے اور ترکیب کیجیے۔

يَغْسِلُ الْمُسْلِمُونَ إِلَّا حَامِدًا. حَفِظَ الطُّلَابُ إِلَّا تِلْمِيذِينَ. تَسْمَعُ النِّسَاءُ إِلَّا فَاطِمَةَ. يَهْزِمُ الرَّهْطُ إِلَّا فَارِسًا. خَسِرَ النَّاسُ إِلَّا مُؤْمِنِينَ. قَرَأَ الرِّجَالُ إِلَّا جَاهِلِينَ. كَتَبَتِ الْبَنَاتُ إِلَّا طَفْلَةً. فَرَّ الْحَيَّانُ إِلَّا حَمَارِينَ. غَرَّ دَثُ الطُّيُورُ إِلَّا شُخْرُورَةً. يَهْلِكُ الْقَوْمُ إِلَّا صَالِحِينَ.

(۳) مذکورہ بال تمام جملوں میں الائک جگہ دوسرے حروف استثنائی کر ان کا دنوں اعراب: نصب و جر کو ظاہر کیجیے۔ پھر ترجمہ کیجیے۔

(۴) ہر ایک حروف استثنای پرم از کم پانچ پانچ جملے بنائیے۔

پچاسوال سبق

فعلِ مجهول

سبق نمبر ۲۱ میں افعالِ عاملہ کے بارے میں پڑھا تھا کہ اس کی قسمیں ہیں، جن میں سے پہلی قسم: فعلِ معروف اور اس کے تمامِ معمول کے بارے میں جان کاری حاصل کریں۔ آئیے آج کے سبق میں افعالِ عاملہ کی دوسری قسم: فعلِ مجهول کے بارے میں جان کاری حاصل کرتے ہیں۔

فعلِ مجهول کی تعریف: فعلِ مجهول ایسے فعل کو کہا جاتا ہے، جس کا فاعل معلوم نہیں ہوتا۔ ماضی میں اس کی علامت فکلمہ پر ضمہ اور عکلمہ پر کسرہ ہے، جیسے: **نصر۔ اکرم۔ اور** مضارع میں علامتِ مضارع پر ضمہ اور عین کلمہ پر فتح ہے، جیسے: **یُنصرُ۔ یُکْرَمُ۔**

مفعولِ مالمِ یُسمَّ فاعلُه کی تعریف: مفعولِ مالمِ یُسمَّ فاعلُه ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو فعلِ مجهول کے بعد آتا ہے، جیسے: **ضُربَ زِيدٍ۔ يُقتلُ حَامِدٌ۔**

فعلِ مجهول اپنے مفعولِ مالمِ یُسمَّ فاعلہ کو رفع دیتا ہے اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے۔ وہ چھ اسمایہ ہیں: (۱) مفعول مطلق۔ (۲) مفعول فیہ۔ (۳) مفعول لہ۔ (۴) مفعول معہ۔ (۵) حال۔ (۶) مشتبہ۔

مفعولِ مالمِ یُسمَّ فاعلُه کے مطابق فعل کو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث لانے کا بعینہ وہی قاعدہ ہے، جو فاعل کا ہے۔ ہر ایک قاعدہ کی مثال دیکھیے۔

فاعل کے مطابق فعل کو واحد، تثنیہ، جمع لانے کے قاعدہ نمبر: ا کی مثال:

ضُربَ رَجُلٌ۔ ضُربَ رَجُلَانِ۔ ضُربَ رِجَالٌ۔

قاعدہ نمبر: ۲ کی مثال: **الرَّجُلُ ضُربَ۔ الرَّجُلَانِ ضُربِيَا، الرِّجَالُ**

ضُرِبُوا.

فاعل کے مطابق فعل کو نکر و موئنث لانے کے قاعدہ نمبر: اکی مثال: ذُهَبَتْ فاطمۃٌ فاطمۃٌ ذُهَبَتْ.

قاعدہ نمبر: ۲ کی مثال: ذُهَبَ زَيْدٌ. زَيْدٌ ذُهَبَ.

قاعدہ نمبر: ۳ (الف) کی مثال: دُخَلَ الْيَوْمَ فاطمۃٌ دُخَلَتْ الْيَوْمَ فاطمۃٌ.

قاعدہ نمبر: ۳ (ب) کی مثال: ظُهِرَ الظُّلْمَةُ. ظُهِرَتِ الظُّلْمَةُ.

قاعدہ نمبر: ۳ (ج) کی مثال: حُضِرَ الرِّجَالُ. حُضِرَتِ الرِّجَالُ.

قاعدہ نمبر: ۳ کی مثال: الرِّجَالُ ذُهِبَتْ. الرِّجَالُ ذُهِبُوا.

فائدة: فعل مجھول کے اردو ترجیح میں کیا گیا، کیے گئے، کی گئی جیسے الفاظ لائے جاتے ہیں، جیسے: أَخَذَ الْقَلْمَنْ قلم لیا گیا۔ كُسِرَ الْخَشَبُ : لکڑی توڑی گئی۔

ترکیب: ضُرِبَ زَيْدٌ ضُرِبَ فعل ماضی مجھول صبغہ واحد نکر غائب، زید: اس کا مفعول مالم یسم فاعله، فعل ماضی مجھول اپنے مفعول مالم یسم فاعله سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الرِّجَالُ ذُهِبَتْ: الرِّجَالُ مبتدا، ذُهِبَتْ، فعل ماضی مجھول صبغہ واحد موئنث غائب۔ اس میں ہی ضمیر پوشیدہ اس کا مفعول مالم یسم فاعله، فعل ماضی مجھول اپنے مفعول مالم یسم فاعله سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

- (۱) فعلِ مجهول اور مفعولِ مالمِ یسم فاعلہ کی تعریف کیجیے۔
- (۲) آپ نے سبق نمبر ۲۲ میں فاعل کے مطابق فعل کو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث لانے کا قاعدہ پڑھا ہے۔ ان قاعدوں میں جہاں جہاں فعل اور فاعل کا لفظ آیا ہے، وہاں وہاں فعل کی جگہ فعلِ مجهول اور فاعل کی جگہ مفعولِ مالمِ یسم فاعلہ کا لفظ لگا کر مفعولِ مالمِ یسم فاعلہ کا قاعدہ بنائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔
- نمونہ: قاعدہ نمبر ۱۔ اگر فعل (مجهول) کے بعد فاعل (مفعولِ مالمِ یسم فاعلہ) مُظہر یعنی لفظ میں موجود ہو، تو فعل (مجهول) ہمیشہ واحد لایا جائے گا، خواہ فاعل (مفعولِ مالمِ یسم فاعلہ) واحد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع ہو، جیسے: ضربِ رَجُلٌ۔ ضربِ رَجُلَانِ۔ ضربِ رَجَالٍ۔
- (۳) درج ذیل تمام جملوں میں نمونے کے مطابق فعلِ مجهول اور مفعولِ مالمِ یسم فاعلہ کو پہچانیے۔

نمونہ: يُفْتَحُ الْبَابُ : اس میں يُفتح فعلِ مجهول ہے؛ اس لیے اس کی علامت مضارع پرضمہ ہے۔ الْبَابُ مفعولِ مالمِ یسم فاعلہ ہے؛ اس لیے کہ يُفتح فعلِ مجهول کے بعد لفظ بعده ہے۔ اور مفعولِ مالمِ یسم فاعلہ مُظہر ہے؛ اس لیے کہ فعلِ مجهول کے بعد لفظ میں موجود ہے۔

الْبَابُ فُتْحٌ : اس میں هُوَ ضمیر پوشیدہ مفعولِ مالمِ یسم فاعلہ ہے؛ اس لیے کہ يُفتح فعلِ مجهول میں پوشیدہ ہے۔ اور مفعولِ مالمِ یسم فاعلہ مضر ہے؛ اس لیے کہ يُفتح فعلِ مجهول کے بعد لفظ میں موجود نہیں ہے۔ اور فُتح فعلِ مجهول ہے؛ اس لیے کہ فعلِ ماضی کے کافِ کلمہ پرضمہ ہے اور عین کلمہ پرکسرہ ہے۔

كُسِرَ الْقَلْمُمْ . يُكْسِرُ الْقَلْمَانِ . كُسِرَ الْأَقْلَامُ . تُكْسِرُ الْأَقْلَامُ . الشَّجَرُ قُطِعَ . الشَّجَرَانِ قُطِعَا . الْأَشْجَارُ قُطِعْنَ . الْأَشْجَارَ قُطِعْتَ . تُذَهَبُ الْمَرْأَةُ . نُصْرَ فِي السُّوقِ الْمَرْأَةِ . حُرِقَتْ الْكُرَاسَةُ . حُرِقَ الْكُرَاسَةُ .

- (۴) مذکورہ بالا تمام الفاظ میں مفعولِ مالمِ یسم فاعلہ کے مطابق فعلِ مجهول کو واحد، تثنیہ، جمع اور

مذکر و مونث لانے کے قاعده کا خیال رکھا گیا ہے۔ آپ ان میں نمونے کے مطابق اجرائی کیجیے۔
نمونہ: يُفْتَحُ الْبَابُ: اس میں الْبَابُ مفعول مالمِ اسم فاعلہ مظہر ہے؛ اس لیے فعل مجھول کو واحد لایا گایا ہے۔ اور مذکر و مونث میں سے مذکرا لایا گیا ہے؛ اس لیے کہ مفعول مالمِ اسم فاعلہ مذکر ہے اور اس کے اور فعل مجھول کے درمیان کوئی اور لفاظ نہیں ہے۔

(۵) درج ذیل تمام جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کیجیے۔

**سُرِقَتِ الرَّزْهَرَةُ. يُحْمَدُ اللَّهُ يُحْفَظُ الْقُرْآنُ. غُسِلَ التَّوْبُ. قُطِعَتُ
 الْقَصَبَةُ. يُسْمَعُ الْخَطْبَيَانِ. يُنْصَحُ الْمُسْلِمُونَ. لَا تَعْبُدُ الْأَصْنَامُ. زُجِرَتُ
 السَّارِقَاتُ. يُقَبَّلُ الدُّعَاءُ.**

اکیاونوال سبق

فعلِ لازم اور فعلِ متعدد

سبق نمبر ۵ میں افعالِ عاملہ کی دوسری قسم کے بارے میں پڑھا جائیے آج کے سبق میں اس کی تیسرا قسم کامطاً کرتے ہیں۔

فعلِ لازم کی تعریف: فعلِ لازم ایسے فعل کو کہا جاتا ہے، جس کا مفہوم فاعل پر پورا ہو جاتا ہے اور مفعول کی ضرورت نہیں رہتی، جیسے: **قَرُبَ زِيدٌ**: زید زدیک ہوا۔ **يَبْعُدُ حَامِدٌ**: حامد دور ہوتا ہے۔

فعلِ متعدد کی تعریف: فعلِ متعدد ایسے فعل کو کہا جاتا ہے، جس کا مفہوم صرف فاعل سے پورا نہیں ہوتا؛ بلکہ اس کے ساتھ مفعول کی بھی ضرورت پڑتی ہے، جیسے: **نَصَرَ زِيدٌ خَالِدًا**: زید نے خالد کی مدد کی۔ **يَرْكَبُ حَامِدٌ فَرَسًا**: حامد گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔

فعلِ متعدد کی چار قسمیں ہیں:

(۱) **فعلِ متعدد بہ یک مفعول:** یعنی جس میں صرف ایک مفعول کی ضرورت پڑتی ہے، جیسے: **ضَرَبَ زِيدٌ حَامِدًا**. **نَصَرَ زِيدٌ خَالِدًا**.

(۲) **فعلِ متعدد بہ دو مفعول:** یعنی جس میں دو مفعولوں کی ضرورت پڑتی ہے، لیکن اگر ایک ہی مفعول لا یا جائے تو بھی درست ہے، جیسے: **أَعْطَى زِيدٌ خَالِدًا دِرْهَمًا**: زید نے خالد کو درہم دیا۔ اس کو صرف **أَعْطَى** زید خالد اکہنا بھی صحیح ہے۔

(۳) **فعلِ متعدد بہ سہ مفعول:** یعنی جس میں تین مفعولوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

یہ کل سات افعال ہیں: (۱) **أَعْلَمَ** (بتلایا)۔ (۲) **أَرَى** (دکھایا)۔ (۳) **أَنْبَأَ** (خبر کیا)۔ (۴) **أَخْبَرَ** (خبر دیا)۔ (۵) **خَبَرَ** (آگاہ کیا)۔ (۶) **نَبَأً** (آگاہ کیا)۔ (۷) **حَدَّثَ** (بیان کیا)۔ جیسے: **أَعْلَمْتُ زِيدًا عَمْرًا فَاضِلًا** : میں نے زید کو بتایا کہ عمر فاضل ہے۔

(۲) **افعال قلوب**: یعنی وہ افعال، جن میں شک، یقین اور ظن کے معانی پائے جاتے ہیں۔ ان میں دو مفعول ہوتے ہیں اور دونوں مفعولوں کو لانا ضروری ہے۔

یہ کل سات افعال ہیں: (۱) **رَأَيْ** (دیکھا)۔ (۲) **وَجَدَ** (پایا)۔ **عَلِمَ** (جانا)۔ یہ تینوں یقین کے مفہوم پیدا کرتے ہیں۔ (۴) **حَسِبَ** (گمان کیا)۔ (۵) **خَالَ** (خیال کیا، سمجھا)۔ (۶) **ظَلَنَ** (گمان کیا)۔ یہ تینوں شک کے مفہوم پیدا کرتے ہیں۔ (۷) **زَعِيمَ** (گمان کیا)۔ یہ شک و یقین دونوں مفہوم پیدا کرتے ہیں۔ جیسے: **رَأَيْ زِيدًا قَطَارًا رَاجِلًا**: زید نے ٹرین کو جاتے دیکھا۔

ترکیب: أَعْلَمْتُ زِيدًا عَمْرًا فَاضِلًا: أَعْلَمْتُ فعل متعددی، اس میں أنا ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، زید امفعول اول، عمر امفعول ثانی، فاضلاً مفعول ثالث، فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

سوالات

- (۱) فعل لازم اور فعل متعدد کی تعریف کیجیے۔
- (۲) فعل متعدد کی چاروں قسموں کی تشریح کیجیے۔
- (۳) فعل متعدد کی دوسری، تیسرا اور چوتھی قسم میں آئے ہوئے افعال سے فعل ماضی اور فعل مضارع کی معروف و مجهول دونوں گردانیں کیجیے۔
- (۴) درج ذیل جملوں میں فعل لازم، فعل متعدد اور فعل متعدد کی قسموں کو پہچانتے ہوئے ان کی ترکیب کیجیے۔

حضر الرَّجُلُ. يَذْهَبُ النَّاسُ. يَكْرُمُ الْأَسْتَاذُ. بَعْدَ الصَّبِيُّ. جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ. خَسِرَ الْمُهْمَلُ. أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. أَعْطَى اللَّهُ النَّاسَ كُلَّ شَيْءٍ. يَرْعَمُ الْأَبُ الْوَلَدَ صَالِحًا. ظَنَنْتُ الدَّرْسَ سَهْلًا. أَخَالُ الْفَلَاحَ نَشِيْطًا. حَسِبَ الصَّبِيُّ الْمَاءَ لَبَنًا. يَعْلَمُ الْمُسْلِمُونَ الْقُرْآنَ كَلَامَ اللَّهِ. وَجَدْتُ خالدًا مَوْجُودًا. نَرَى الرَّجُلَيْنِ لَا عَبْيَنِ. أَعْلَمَ وَلَدُ زِيدٍ خالدًا غَائِبًا. أَرَيْتُكَ الْفِيلَ كَبِيرًا. تُنْبِئُ الصَّحِيفَةُ الرِّزْلِزَالَ شَدِيدًا. أَخْبَرَ الرَّسُولُ الرَّحْمَنَ وَاحِدًا. نَبَأْتُ الْأُمُّ زِيدًا ذَاهِبًا. يُخَبِّرُ النَّبِيُّ الْعَرَبِيُّ الْقِيَامَةَ وَاقِعَةً. تَحَدَّثُ عَائِشَةُ خُلُقَ النَّبِيِّ قُرْآنًا.

- (۵) مذکورہ بالاتمام جملوں کا ترجمہ کیجیے۔

باونوال سبق

افعال ناقصہ

سبق نمبر اہ میں افعال عاملہ کی تیسرا قسم کے بارے میں پڑھا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی تجویز قسم کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

فعل ناقص کی تعریف: فعل ناقص ایسے فعل کو کہا جاتا ہے، جو لازم ہونے کے باوجود تہنا فاعل سے اس کا مفہوم پورا نہیں ہوتا؛ بلکہ ایک اور چیز کا محتاج رہتا ہے، اسی وجہ سے اس کو فعل ناقص کہا جاتا ہے۔ فعل ناقص مبتدا اور خبر پر داخل ہوتا ہے۔ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ مبتدا کو اس کا اسم اور خبر کو اس کی خبر کہا جاتا ہے۔ مذکرو مونث اور واحد، تثنیہ، جمع لانے میں خبر ہمیشہ مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ یہ تیرہ ہیں:

(۱) کان (تھا)۔ (۲) صار (ہو گیا)۔ (۳) أَصْبَحَ (صح کے وقت ہوا)۔
 (۴) أَمْسَى (شام کے وقت ہوا)۔ (۵) أَضْحَى (چاشت کے وقت ہوا)۔ (۶) ظَلَّ (مسلسل کیا)۔ (۷) بَاتَ (رات میں کیا)۔ (۸) مَابِرَحَ (برا برا رہا)۔ (۹) مَادَامَ (جب تک، ہمیشہ)۔ (۱۰) مَا انْفَكَ (برا برا رہا)۔ (۱۱) مَا فَتَى (ہمیشہ رہا)۔ (۱۲) مَازَالَ (ہمیشہ رہا)۔ (۱۳) لَيْسَ (نہیں ہے)۔
 جیسے: کَانَ زِيدٌ وَاقِفًا: زید کھڑا تھا۔

فائدہ: ان افعال کی جس طرح فعل ماضی کی گردان ہوتی ہے، اسی طرح فعل مضارع کی بھی گردان ہوتی ہے، سوائے لَيْسَ کے، کہ اس کی مضارع کی گردان نہیں آتی۔

ترکیب: کان زید واقفاً: کان فعل ناقص، زید اس کا اسم، واقفاً اس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

- (۱) فعل ناقص کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ وہ کتنے ہیں؟
- (۲) فعل ناقص کیا عمل کرتا ہے؟
- (۳) تمام افعالِ ناقصہ کی ماضی اور مضارع کی گردان کیجیے۔
- (۴) درج ذیل تمام الفاظ جملہ اسمیہ ہیں۔ آپ ان کے شروع میں یکے بعد دیگرے تمام افعالِ ناقصہ داخل کر کے ان کا عمل ظاہر کیجیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔

نمونہ: زید عالم سے کان زید عالمًا۔ اصبحَ زيد عالماً۔ وغيره۔

الْتَّلَمِيْدُ وَاقْفُ۔ الْتَّلَمِيْدَانِ وَاقْفَانِ۔ الْتَّلَامِيْدُ وَاقْفُونَ۔ الْمُسْلِمُ صَالِحُ۔ الْمُسْلِمَانِ صَالِحَانِ۔ الْمُسْلِمُونَ صَالِحُونَ۔ الْبَابُ مَفْتُوحٌ۔ الْبَابَانِ مَفْتُوحَانِ۔ الْأَبْوَابُ مَفْتُوحَةٌ۔ الْأَشْجَارُ عَالِيَّاتُ۔

- (۵) اوپر کے تمام جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کیجیے۔
 - (۶) ذیل کے جملوں میں غلطیوں کی نشاندہی کر کے انھیں ٹھیک کیجیے۔
- کان الولد نائم۔ صار الرّجالانِ غَنِيًّا۔ ظلَّ الْمُسْلِمِينَ عَابِدُونَ۔ بَاتُ الْبِنْتَانِ مَسْرُورَاتَانِ۔ يَكُونُ الْكِتَابُ مُفْيِدِينِ۔ صَارَ التَّلَمِيْدِيْنَ حَاضِرُونَ۔
- (۷) آپ فعل ناقص کے ایسے جملے بنائیے، جس میں خبر جملہ فعلیہ پر مشتمل ہو۔ ایک نمونہ دیکھیے: کان زید یَرْكَبُ۔

تُر پیپوال سبق

افعال مقاربہ

سبق نمبر ۲۵ میں افعال عاملہ کی تجویزی قسم کا مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی پانچ بیس قسم کا مطالعہ

کرتے ہیں۔

افعال مقاربہ کی تعریف: افعال مقاربہ ایسے افعال کو کہتے ہیں، جن کی خبریں اپنے اسموں کے لیے قریب الحصول ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ یہ بھی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا کو رفع اور خبر کو صب دیتے ہیں۔ مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ مذکروں مونث اور واحد، تثنیہ، جمع لانے میں خبر ہمیشہ مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔

یہ سات افعال ہیں: (۱) عَسَىٰ۔ (۲) كَادَ۔ (۳) أُوْشَكَ۔
 (۴) كَرَبَ۔ (۵) جَعَلَ۔ (۶) طَفِيقَ۔ (۷) أَخَذَ۔

(۱) عَسَىٰ (امید ہے کہ) اس کی صرف فعل ماضی کی گردان ہوتی ہے اور اس کی خبر ہمیشہ فعل مضارع اُن کے ساتھ آتی ہے، جیسے: عَسَىٰ خَالِدٌ أَن يَخْرُجَ (امید ہے کہ خالد نکلے)۔

(۲) كَادَ (قریب ہے کہ) اس کی ماضی، مضارع، امر، نبی، اسمِ فاعل، اسمِ مفعول؛ سبھی گردان آتی ہے۔ اس کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بغیر اُن کے آتی ہے، جیسے: كَادَ زِيدٌ يَخْرُجُ (قریب ہے کہ زید نکلے)۔

(۳) أُوْشَكَ (ثرد ع کیا، لگ گیا) اس کی بھی سبھی گردان آتی ہے۔ اس کی خبر

زیادہ تر فعلِ مضارع اُن کے ساتھ اور کبھی کبھار اُن کے بغیر بھی آتی ہے، جیسے: اُشَكَ زَيْدٌ يَذْهَبُ (زید جانے لگ گیا) اُشَكَتِ الْمَرْأَةُ اُنْ تَخْرُجَ (عورت نے نکنا شروع کیا)۔

(۲) کَرَبَ (۵) جَعَلَ (۶) طَفِيقَ (۷) أَخَذَ: (لگا، شروع کیا) ان سب کی بھی سبھی گردانی آتی ہے اور ان کی خبر ہمیشہ فعلِ مضارع اُن کے بغیر آتی ہے، جیسے: گَرَبَ زَيْدٌ يَأْكُلُ: زید کھانے لگا، زید نے کھانا شروع کیا۔

ترکیب: کَرَبَ زَيْدٌ يَأْكُلُ: کَرَبَ فعل مقابِل، زید اس کا اسم، يَأْكُلُ فعل مضارع، اس میں پوشیدہ هُو ضمیر مرفع متصل اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کہ خبر فعل مقابِل اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سوالات

- (۱) فعل مقارب کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟
- (۲) افعال مقاربہ میں جن کی بوجوگرداں ہوتی ہے، وہ سب گردان کیجیے۔
- (۳) درج ذیل جملوں میں افعال مقاربہ کی شناخت کرتے ہوئے ان کی ترکیب کیجیے۔

أَخَذْتُ أَذْكُرُ اللَّهَ . تَأْخُذُ الْبِنْثُ تَفْرَحُ . أَخَذَ الْوَلَدُ يَلْعَبُ . طَفِيقَ
النَّاسُ يُصَرِّفُونَ . طَفِيقَتُ الْمَرْأَةُ تَدْهَبُ إِلَى السُّوقِ . نَطْفَقُ نَرْكَبُ . طَفِيقَ
الرَّجُلُ يَبْدَا الْكِتَابَ . يَجْعَلُ الْمُسْلِمُونَ يُصَلُّونَ فِي الْمَسَاجِدِ . جَعَلَ الْقَمَرُ
يُضَئِّنِي الْلَّيْلَ . تَجْعَلُ الشَّمْسُ تَغْرُبُ . كَرَبْتُمْ تَعْبُدُونَ اللَّهَ . يَكْرُبُ الْجَمَلُ
يَمْشِي . كَرَبَتْ فَاطِمَةُ تَكْنِسُ الْبَيْتَ . أَوْشَكَتْ الْهَرَّةُ أَنْ تَشْرَبَ الْلَّبَنَ .
تُؤْشِكُ الْفَارَةُ أَنْ تَهْرَبَ . نُوشِكُ تَقْرَأُ . كَادَ التَّلْمِيذُ يَحْضُرُ فِي الْفَصْلِ .
تَكَادُ السَّمَكَةُ تَسْبَحُ فِي الْبِرْكَةِ . كُدْتَ تَسْجُدُ لِلَّهِ . عَسَتْ الْمَرْأَةُ أَنْ تَبْكِيِ .
عَسَانِ يَدْعُوا مِنَ اللَّهِ . عَسُوا أَنْ يُكْرِمُونَ .

- (۴) مندرج ذیل لفظوں سے تمام افعال مقاربہ کے الگ الگ صیغوں سے جملے بنائیے۔

حَفِظَ . كَتَبَ . جَلَسَ . نَحَرَ .

چونوال سبق

فعل مدرج اور فعلِ ذم

سبق نمبر ۳۵ میں افعالی عاملہ کی پانچویں قسم کا مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی چھٹی قسم کے بارے میں جان کاری حاصل کرتے ہیں۔

فعل مدرج کی تعریف: جس فعل کے ذریعے کسی چیز کی تعریف کی جاتی ہے، اسے ”فعل مدرج“ کہا جاتا ہے۔

پہلے دو افعال ہیں: نعم اور حَبَّذا (کیا ہی خوب ہے، بہت اچھا ہے)۔

فعل ذم کی تعریف: جس فعل کے ذریعے کسی چیز کی برائی بیان کی جاتی ہے، اسے ”فعلِ ذم“ کہتے ہیں۔

اور یہ کل تین افعال ہیں: بُئْسَ، سَاءَ اور لَا حَبَّذا (کیا ہی برا ہے، بہت برا ہے)۔

حَبَّذا اور لَا حَبَّذا کا فاعل اسی کے ساتھ لگا ہوا ہوتا ہے، جب کہ نعم، بُئْسَ اور سَاءَ کا فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور اس کا تین چیزوں میں سے کوئی ایک ہونا ضروری ہے:

(۱) یا تو فاعل معرف باللام ہوگا، جیسے: نَعَمَ الرَّجُلُ زِيدٌ۔

(۲) یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوگا، جیسے: نَعَمَ وَلَدُ الرَّجُلِ زِيدٌ۔

(۳) یا اسی فعل میں پوشیدہ ضمیر کو فاعل مانا جائے گا، جس کی تمیز نکرہ منصوب سے لانا ضروری ہوگی، جیسے: نَعَمَ رَجُلًا زِيدٌ۔

ان افعال کے بعد ایک اسم لانا ضروری ہوتا ہے، جسے مخصوص بالدرج یا مخصوص بالذم

کہا جاتا ہے۔ یہ اس کے فاعل کی طرح مرفوع ہوتا ہے اور واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوتا ہے، جیسے: نَعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وَ خَالِدٌ۔ نَعْمَتُ الْمَرْأَتَانِ زَيْنَبُ وَ فَاطِمَةُ۔

فائدہ: ان افعال کی کوئی گردان نہیں آتی، صرف فاعل کے موئنش ہونے کی صورت میں نعم، بِئْسَ اور ساء کے آخر میں لمبی تائے ساکن لگادیتے ہیں، جیسے: سَاءَتْ الْبِنْتُ سُعَادُ۔

ترکیب: نَعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ: نِعْمَ فعل مرح، الرَّجُلُ اس کا فاعل، زَيْدٌ مخصوص بالمرح، فعل مرح اپنے فاعل اور مخصوص بالمرح سے مل کر جملہ فعلیہ انشائی ہوا۔

سوالات

(۱) فعل مرح و فعل ذم کی تعریف اور ان کا عمل بتائیے اور بتائیے کہ وہ کتنے ہیں؟

(۲) درج ذیل جملوں میں فعل مرح اور فعل ذم کو پہچانیے۔

حَبَّذَا الْمَرْأَةُ سَلْمٰی۔ حَبَّذَا وَلَدُ الرَّجُلُ خَالِدٌ۔ حَبَّذَا الْأَسْتَاذُ۔

نَعْمَتُ الْبِنْتُ سُعَادُ۔ نَعْمَتُ بِنْتُ الْمَرْأَةِ فَاطِمَةُ۔ نِعْمَ إِمَامًا زَيْدُ۔ سَاءَ الشَّجَرُ ذُو الشَّوْكَةِ۔ سَاءَ وَلَدَ الْخَالِدِ حَامِدٌ وَ نَاصِرٌ۔ سَاءَتِ النِّسَاءُ الْكَافِرَاتُ۔ بِئْسَ الْمَصِيرُ جَهَنَّمُ۔ بِئْسَتُ بِنْتُ الرَّجُلِ الْفَاسِقَةُ۔ بِئْسَ الرِّجَالُ الْكَافِرُونَ۔ لَا حَبَّذَا الْأَئِمَّمُ۔ لَا حَبَّذَا هَذِهِ الْعِمَارَةُ۔ سَاءَ حَيْوَانَيْنِ الْغُرَابُ وَ الْبَطُ۔

(۳) مذکورہ بالاجملوں کا ترجمہ کیجیے اور پھر ان کی ترکیب کیجیے۔

(۴) نِعْمَ، بِئْسَ اور ساء کے فاعلوں کی تینوں صورتوں پر کم از کم تین قیمتی مثالیں بنائیے۔

پچھوں وال سبق

افعال تعجب

سبق نمبر ۴۵ میں افعالِ عاملہ کی چھٹی قسم کے بارے میں جان کا ری حاصل کی۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی ساتوں قسم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

فعل تعجب کی تعریف: کسی چیز کی اچھائی یا برائی پر تعجب ظاہر کرنے کے لیے جو غل استعمال کیا جاتا ہے، اسے ”فعل تعجب“ کہا جاتا ہے۔

ثلاثی مجرد کے افعال سے اس کے دو صیغے آتے ہیں:

(۱) **ما أَفْعَلَهُ**: اس وزن کے ذریعے جس چیز پر تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے، وہ اسم معرفہ اور منصوب ہوتا ہے، جیسے: ما أَجْمَلَ زِيَادًا: زید کس قدر خوب صورت ہے!۔

(۲) **أَفْعِلْ بِهِ**: اس وزن کے ذریعے جس چیز پر تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے، وہ اسم معرفہ اور مجرور ہوتا ہے، جیسے: أَحْسِنْ بِزِيَدٍ: زید انہائی خوب صورت ہے!۔

ثلاثی مجرد کے علاوہ افعال سے تعجب کا معنی پیدا کرنے کے لیے ان افعال کے شروع میں لفظ **ما أَشَدَّ** یا اس کے ہم معنی الفاظ لکھ کر اس کے بعد اس فعل کا مصدر یا اُن مصدر یا لگادیا جاتا ہے، جیسے: ما أَشَدَّ احْتَرَاماً، ما أَشَدَّ أَنْ يُكْرِمَ اوہ کتنی عزت کرنے والا ہے!۔

فائدہ: افعال تعجب کے اردو ترجیح میں: کیا ہی، لتنا، حیرت انگیز، حیرت ناک، قابلِ تعجب، قابلِ دید، لا اُن تحسین جیسے الفاظ لائے جاتے ہیں۔

ترکیب: ما أَحْسَنَ زِيَادًا: ما بمعنی اُی شئی مبتدا، أَحْسَنَ فعل تعجب، اس

میں ہو ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، زیداً مفعول بہ فعل تعجب اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر، مبتداً پنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

أَحْسِنْ بِرَيْدٍ: أَحْسِنْ فَعْلٌ تَعْجُبٌ، بِزَادَهُ، زِيدٌ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سوالات

(۱) فعل تعجب کی تعریف کیجیے۔

(۲) درج ذیل جملوں میں فعل تعجب کی پہچان کیجیے۔

مَا أَفْطَنَ بِنْتَ خَالِدًا أَفْطَنَ بِبِنْتِ خَالِدٍ! مَا أَقْبَحَ ثُورَ الرَّجُلِ! أَقْبَحَ
بِثُورِ الرَّجُلِ! مَا أَبْيَضَ الْمَرْأَةَ! أَبْيَضَ بِالْمَرْأَةِ! مَا أَعْجَبَ تَاجَ مَحْلِ! أَعْجَبَ
بِتَاجِ مَحْلِ! مَا أَعْظَمَ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ! أَعْظَمَ بِالْمَسْجِدِ الْجَامِعِ!
الرَّحْمَانُ مَا أَشَدَّ تَقْبِيلًا الدُّعَاءَ! الصَّحَابَيُّ مَا أَشَدَّ أَنْ يُوَقِّرَ الرَّسُولَ! الرَّجُلُ
الصَّالِحُ مَا أَشَدَّ اجْتِنَابًا عَنِ الْاثْمِ!

(۳) مذکورہ بالاجملوں میں سے شروع کے دس جملوں کی ترکیب کیجیے۔ پھر سمجھی کا ترجمہ کیجیے۔

(۴) نیچے اردو کے چند جملے لکھے جارہے ہیں، آپ فعل تعجب کے قاعدوں کو ذہن میں رکھتے
ہوئے ان کی عربی بنائیے۔

تاج محل کی خوب صورتی حیرت انگلیز ہے۔ مچھلی کی تیرا کی دیکھنے کے قابل ہے۔ مینارہ کی لمبائی
قابلی حیرت ہے۔ گلاب کا پھول کیا ہی خوب صورت ہے۔ یہ لڑکی کتنی حسین ہے۔ لڑکے کی ذہانت حیرت
ناک ہے۔ طالب علم کی لکھائی قابل دید ہے۔ حامد کتنا مدد کرنے والا ہے۔ شیر کیا ہی قتل کرنے والا ہے۔
طلبہ کی محنت قابل تحسین ہے۔

چھپنواں سبق

فعل امر

سبق نمبر ۵۵ میں انحالی عاملہ کی ساتویں قسم کا مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی آخری قسم کے بارے میں جان کاری حاصل کرتے ہیں۔

فعل امر کی تعریف: فعل امر ایسے فعل کو کہا جاتا ہے، جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ فعل امر کا فاعل ہمیشہ اس کے اندر پوشیدہ مخاطب کی ضمیر ہوتی ہے۔ اور اپنے بعد والے اسم کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب دیتا ہے۔ اس کے چھ صیغے آتے ہیں:
افعل۔ افعلاً۔ افعلیٰ۔ افعلاً۔ افعلن۔

جیسے: اضرِبْ ظَالِمًا: ستانے والے کو مارو۔ اُنْصُرْ فَقِيرًا فَقیر کی مدد کرو۔
ترکیب: اضرِبْ ظَالِمًا: اضرِبْ فعل امر، اس میں اُنْت ضمیر مرفع متصل پوشیدہ اس کا فاعل، ظَالِمًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سوالات

- (۱) فعل امر کی تعریف کرتے ہوئے اس کا عمل بتائیے۔
- (۲) درج ذیل جملوں کی ترکیب کرو۔

اغْسِلِي الْثُّوبَ۔ اكْنِسَا الْحُجْرَةَ۔ احْفَظُوا الْقُرْآنَ۔ اسْمَعْ وَعْظَأً۔
أكْتُبُنَ الدَّرْسَ۔ اقْطِفُنَ الرَّزْهَرَةَ۔ أكْرِمْ الضَّيْفَ۔ افْتَحْنَ الْأَبْوَابَ۔ إنْهَرْ الْبَقَرَةَ۔
ادْبَحَا الشَّاةَ۔

ستاونوال سبق

فعل نہیٰ

سبق نمبر ۵ میں انفعال عامل کی آٹھویں قسم کا مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی نویں قسم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

فعل نہیٰ کی تعریف: فعل نہیٰ ایسے فعل کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی کام سے روکا جاتا ہے۔ فعل امر کی طرح اس کا فاعل بھی ہمیشہ اس کے اندر پوشیدہ مخاطب کی ضمیر ہوتی ہے اور اپنے بعد والے اسم کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب دیتا ہے۔ اس کے بھی چھ صیغے آتے ہیں:
 لَا تَقْعُلْ۔ لَا تَفْعَلْ۔ لَا تَفْعِلُوا۔ لَا تَقْعِلُوا۔
 جیسے: لَا تَضْرِبْ أَحَدًا: کسی کو مت مارو۔

ترکیب: لَا تَضْرِبْ أَحَدًا: لَا تَضْرِبْ فعل نہیٰ، اس میں پوشیدہ انت ضمیر مرفع متصل اس کا فاعل، احداً مفعول ہے، فعل نہیٰ اپنے فاعل اور مفعول بے سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سوالات

- (۱) فعل نہیٰ کی تعریف کرتے ہوئے بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے اور یہ کیا عمل کرتا ہے؟
- (۲) درج ذیل جملوں کی ترکیب کیجیے۔

لَا تَغْسِلْ ثُوبًا۔ لَا تَنْصُرْ بَخِيلًا۔ لَا تَفْتَحِي النَّافِذَةَ۔ لَا تُطَالِعَا الْكُتُبَ
 الْمَاجِنَةَ۔ لَا تَقْرَأَا الْقِصَّةَ۔ لَا تَخْرُجَنَ لَيْلًا۔ لَا تَقْطِفَا الْأَثْمَارَ۔ لَا تَلْعَبِي فِي
 الْحُجْرَةِ گُرَةً۔ لَا تَسْمَعْ الْأَصْوَاتَ الْفَاحِشَةَ۔ لَا تَكْذِبُوا احداً۔

اٹھاؤں وال سبق

اسماۓ عاملہ

سبق نمبر ۱۷ سے سبق نمبر ۱۷ تک افعال عاملہ کی تمام قسموں کا تفصیلی مطالعہ کیا۔ آج یے آج کے سبق سے حوالہ لفظی کی تیری قسم: اسماۓ عاملہ کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

عمل کرنے والے اسموں کو اسماۓ عاملہ کہا جاتا ہے۔

- (۱) اسماۓ عاملہ کی دس قسمیں ہیں: (۱) اسماۓ شرطیہ۔ (۲) اسماۓ افعال۔ (۳) مصدر۔ (۴) اسم فاعل۔ (۵) اسم مفعول۔ (۶) صفت مشبہ۔ (۷) اسم تفضیل۔ (۸) اسم مضاف۔ (۹) اسم ممیز۔ (۱۰) اسماۓ کنایہ۔

سوالات

- (۱) عامل کسے کہتے ہیں؟
- (۲) عوامل معنوی کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
- (۳) عوامل لفظی کی تینوں قسموں کا نام بتائیے۔
- (۴) حروف عاملہ کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی تمام قسموں کو شمار کرائیے۔
- (۵) افعال عاملہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں؟
- (۶) اسماۓ عاملہ کسے کہتے ہیں اور کیا کیا ہیں؟

السُّهْوَال سِبْقٌ

اسماے شرطیہ

سبق نمبر ۵۸ میں اسماے عاملہ کی تمام قسموں کے نام کے بارے میں جان کا ری حاصل کر لی۔ آئیے آج سبق میں اس کی پہلی قسم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اسم شرط کی تعریف: اسی شرط اس اسم کو کہا جاتا ہے، جو شرط اور جزا کے معنی پیدا کرتے ہیں۔ یہ اسما دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں۔ پہلے والے جملے کو شرط اور دوسرا والے کو جزا کہتے ہیں۔ یہ اسماے شرطیہ شرط و جزا بنے والے فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ ان کی تعداد دس ہیں:

- (۱) ان (اگر)۔ (۲) مَنْ (جو کوئی، جس)۔ (۳) مَا (جو چیز)۔ (۴) مَمْـا (جس وقت)۔ (۵) أَئْـى، ہمیشہ مضافت ہو کر استعمال ہوتا ہے (جو کوئی، جو چیز)۔ (۶) حَيْثُـما (جہاں، جس جگہ)۔ (۷) إِذْـما (جو)۔ (۸) مَتَى (جب، جس وقت)۔ (۹) أَيْـنَما (جس جگہ)۔ (۱۰) أَنـى (جہاں، جس جگہ)۔ جیسے: ان تَضْرِبْ، أَضْرِبْ: اگر تو مارے گا، میں ماروں گا۔ أَنـى تَذَهَّبْ، أَذْهَبْ: جہاں تو جائے گا، میں وہاں جاؤں گا۔

فائدہ: اسماے شرطیہ کا جزا والا جملہ اگر جملہ اسیہ یا فعل امر یا فعل نہیں یا جملہ دعا یہ ہو، تو ان کے جزا والے جملے کے شروع میں فلان ضروری ہے، جیسے: ان تَضْرِبْ أحداً، فَأَنْتَ ظَالِمٌ۔ ان تَتَعَلَّمْ، فَأَكْرِمْ الْأَسْتَاذَ۔ ان يَضْرِبْ أحدٌ، فَلَا تَضْرِبْهُ۔ ان تَنْصُرْ، فَجَرِّاكَ اللَّهُ۔

ترکیب: ان تَضْرِبْ، أَضْرِبْ: ان اسم شرط، تَضْرِبْ فعل مضارع، اس

میں اُنٹ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔
اُضرب فعل مضارع، اس میں اُنا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل
سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزا یہ ہوا۔

سوالات

(۱) اسم شرط کی تعریف کرتے ہوئے بتائیے کہ اسم شرط کیا عمل کرتا ہے؟

(۲) اسمائے شرطیہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں؟

(۳) مندرجہ ذیل جملوں میں شرط و جزا کو پہچانتے ہوئے ان کا ترجمہ کیجیے۔

مَنْ يَحْفَظُ الْقُرْآنَ، يَنْجَحُ فِي الْحَيَاةِ. مَا يَأْكُلُ، تَأْكُلُ. مَهْمَا
يَذْهَبُوا، نَذْهَبُ. أُيْكِتَابٍ تَقْرَأُوا، أَقْرَأُ. حَيْثُمَا تَجْلِسَا، نَجْلِسُ. إِذْمَا يَسْرِقُ
خَالِدٌ، فَلَا تَسْرِقُ. مَتَى تَلْعَبَا، فَنَحْنُ لَا عِبُونَ. أَيْنَمَا تَسْكُنُ
الْبِنْتُ، فَأَكْرِمْهَا. أَنِّي تَلْعَبُ، تَلْعَبُوا هُنَاكَ.

(۴) یونچ دیے گئے فعل مضارع کے شروع میں تمام اسمائے شرطیہ لگا کر ان کے الگ الگ
صیغوں سے شرط و جزا کے جملے بنائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے:

نمونہ: اُنْ يَقْطِفُ، أَقْطِفُ. إِنْ يَقْطِفَا، أَقْطِفَا الخ۔ اسی طرح مَنْ يَقْطِفُ
أَقْطِفُ الخ۔

يَقْطِفُ۔ يَرْكُبُ۔ يَسْمَعُ۔ يَفْتَحُ۔ يَنْتَرُ۔

(۵) سوال نمبر ۳ میں مذکور تام جملوں کی ترکیب کیجیے۔

سائبیق ساٹھوال

اسماے افعال

سبق نمبر ۹۵ میں اسماے افعال کی پہلی قسم کا مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی دوسری قسم کے بارے میں جان کاری حاصل کرتے ہیں۔

اسم فعل کی تعریف: اسم فعل ایسے اسم کو کہا جاتا ہے، جو فعل کے کسی وزن پر نہیں ہوتا، صورتاً اسم لگتا ہے، لیکن معنی فعل کا دیتا ہے۔
اسم فعل کی دو قسمیں ہیں:

(۱) امرِ حاضر کے معنی میں۔ یہ اپنے بعد والے اسم کو مفعول ہونے کی وجہ سے نصب دیتا ہے۔ اور یہ سات ہیں: (۱) رُوَيْد (تو چھوڑ)۔ (۲) بَلْه (تو چھوڑ)۔ (۳) حَيَّهْل (متوجہ ہو)۔ (۴) هَلْمَ (آؤ)۔ (۵) دُونَكَ (لے لو)۔ (۶) عَلَيْكَ (لازم کپڑا لو)۔ (۷) هَا (لو)۔ جیسے: رُوَيْد زیداً (زید کو چھوڑ دو)۔

(۲) فعلِ ماضی کے معنی میں۔ یہ اپنے بعد والے اسم کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیتے ہیں۔ اور یہ تین ہیں: (۱) هَيَّهَات (بہت ہی دور ہوا)۔ (۲) شَتَّان (بہت ہی دور ہٹ گیا)۔ (۳) سَرْعَان (بہت ہی جلدی کی)۔ جیسے: شَتَّان زيداً (زید بہت ہی دور ہٹ گیا)۔
ترکیب: رُوَيْد زیداً = رُوَيْد : اسم فعل بمعنی امرِ حاضر، اس میں اُنْتَ ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، زیداً اس کا مفعول ہے، اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

شَتَّانَ زِيْدٌ = شَتَّانَ : اسم فعل بمعنى فعلٍ ماضٍ، زيدُ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

(۱) اسم فعل کی تعریف کرنے کے بعد بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟

(۲) اسم فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۳) درج ذیل الفاظ میں اسم فعل کے عمل کی وضاحت کیجیے اور ان کی ترکیب کیجیے۔

رُوِيْدَطَائِرَةٌ. بَلْهُ خَالِدًا. حَيَّهُ الْرَّجُلُ. هَلْمٌ تَلْمِيْدًا. دُونَكَ الْكِتَابَ. غَلَيْكَ الْقُرْآنَ. هَافَرَاشَةٌ هَيْهَاتُ الشَّاهَةُ. شَتَّانَ الْمُعَلَّمُ. سَرْعَانَ الْكَلْبُ.

(۴) مذکورہ بالا اسمائے افعال کا اپنے جملے میں استعمال کرتے ہوئے ان کا ترجمہ کیجیے۔

(۵) آپ اسم فعل کے اور بھی جملے بنائیے۔

اکسٹھوال سبق

مصدر

سبق نمبر ۲۰ میں اسامیے عاملہ کی دوسری قسم کا مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی تیسرا قسم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

مصدر کی تعریف: مصدر ایسے اسم کو کہتے ہیں، جو کسی سے نہیں بنتا؛ البتہ اس سے ہی تمام افعال اور بہت سے اسامیے بنتے ہیں۔ مصدر اپنے فعل کا عمل کرتا ہے، یعنی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور سات اسموں کو نصب دیتا ہے۔ وہ سات اسامیے ہیں: (۱) مفعول مطلق۔ (۲) مفعول بہ۔ (۳) مفعول فیہ۔ (۴) مفعول لہ۔ (۵) مفعول معہ۔ (۶) حال۔ (۷) مستثنی۔

جیسے: **الضَّرْبُ زِيدٌ خَالدًا**: زید کا خالد کو مارنا۔ اس میں **الضَّرْبُ** مصدر اپنے فاعل زید کو رفع اور خالد امفعول بہ کو نصب دے رہا ہے۔

ترکیب: **الضَّرْبُ** اسی مصدر، زید اس کا فاعل، خالد امفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

سوالات

(۱) اسم مصدر کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟

(۲) اسم مصدر کس میں عمل کرتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

(۳) نیچے کے جملوں میں مصدر کے عمل کی وضاحت کرتے ہوئے ان کی ترکیب کیجیے۔

النَّصْرُ رَجُلٌ رَجُلًا. الْقَتْلُ خَالِدٌ رَجُلًا. الْحِفْظُ الْوَلَدُ الْقُرْآنَ. السَّمْعُ الرَّجُلَانِ الدَّرْسَ. الْكِتَابَةُ الْبِنْتُ الْكُرَاسَةَ. الْذَّهَابُ الْفَلَاحُ إِلَى الْحَقْلِ. الْخَوْفُ الصَّبِيُّ لَيْلًا. الْغَسْلُ الْبِنْتَانِ ظُرُوفًا. الرَّكْبُ النَّاسُ عَلَى الْبَاصِ. الرُّجُوعُ الْمُعَلَّمُونَ مِنَ الْفُصُولِ.

(۴) چوں کہ مصدر فعل کا عمل کرتا ہے۔ اس لیے مذکورہ بال تمام جملوں میں مصدر کی جگہ فعل ماضی یا فعل مضارع لگائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے: **النَّصْرُ رَجُلٌ رَجُلًا** سے **نَصَرَ رَجُلٌ رَجُلًا** اور **يَنْصُرُ رَجُلٌ رَجُلًا**۔

(۵) درج ذیل جملوں کے فعلوں کو مصدر میں استعمال کر کے اس کا عمل لکھائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے: **قَطَفَتِ الْبِنْتُ زَهْرَةً**، **الْقَطْفُ الْبِنْتُ زَهْرَةً**.

يَخْضُرُ التَّلْمِيذُ فِي الْفَصْلِ صَبَاحًا. كَتَبَتِ الْبِنْتُ وَاجِةَ الْمَدَرَسَيَّةَ بِرَحْمِ اللَّهِ عَبْدًا. سَمِعَتِ النِّسَاءُ الْوَعْظَ. أَكَلَ الطُّفَلَانِ الْخُبْرَ. تَأَكُلُ الْمَرْأَةُ الْأَرْزَ. رَكَبَ الرَّاكِبُ عَلَى الْفَرَسِ. يَعْمَلُ الْعَالَمُونِ بِالْقُرْآنِ. تَسْبِحُ السَّمَكَةُ فِي الْبِرْكَةِ. تَنْصُرُ الْمُسْلِمَاتُ الْفُقَرَاءَ.

(۶) پھر ان کا ترجمہ کیجیے۔

بِاسْتُھُواں سبق

اسمِ فاعل

سبق نمبر ۷۱ میں اسماے عاملہ کی تیسری قسم کے متعلق جان کاری حاصل کی۔ آج یے آج کے سبق میں اس کی

چھوٹی قسم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اسمِ فاعل کی تعریف: اسمِ فاعل ایسے اسم کو کہا جاتا ہے، جو کسی فعل سے بنتا ہے اور وہ کام کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کے چھ صینے آتے ہیں:

فاعِلٌ۔ فَاعِلَانٌ۔ فَاعِلُونٌ۔ فَاعِلَةٌ فَاعِلَّتَانٌ۔ فَاعِلَاتٌ۔

اسمِ فاعل، فعل معروف کا عمل کرتا ہے، یعنی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور سات اسموں کو نصب دیتا ہے۔ وہ سات اسمای ہیں: (۱) مفعول مطلق۔ (۲) مفعول به۔ (۳) مفعول فیہ۔ (۴) مفعول لہ۔ (۵) مفعول معہ۔ (۶) حال۔ (۷) مستثنی۔

اسمِ فاعل کے عمل کرنے کے لیے دو شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے:

(۱) اسمِ فاعل حال یا استقبال یعنی فعل مضارع کا معنی دے رہا ہو۔

(۲) اسمِ فاعل سے پہلے درج ذیل چھ چیزوں میں سے کوئی ایک ضرور ہو:

(۱) یا تو اس سے پہلے مبتدا ہو، لہذا اسمِ فاعل خبر بنے گا، جیسے: زِیدُ نَاصِرٌ وَلَدُهُ۔ زید، اس کا بیٹا مدد کر رہا ہے۔

(۲) یا اس سے پہلے موصوف ہو، لہذا اسمِ فاعل اس کی صفت بنے گا، جیسے: رِجُلُ ضَارِبٌ غُلَامٌ: ایسا آدمی، جس کا غلام مار رہا ہے۔

(۳) یا اس سے پہلے ذوالحال ہو، لہذا اسمِ فاعل حال بنے گا، جیسے: زید را کبَا غلامُه زید اس حال میں اس کا غلام سوار ہے۔

(۴) یا اس سے پہلے اسمِ موصول ہو، لہذا اسمِ فاعل اس کا صلمہ بنے گا، جیسے: حضرَ الرَّجُلُ الضَّارِبُ أَخْوَهُ فَارَةً: وَهُنَّ شَخْصٌ آيَ، جس کا بھائی چوہا مارتا ہے۔

(۵) یا اس سے پہلے حرفِ نفی ہو، جیسے: مَا ضَارِبُ زِيدٌ خَالِدًا: زید خالد کو نہیں مارے گا۔

(۶) یا اس سے پہلے ہمزہ استقہام ہو، جیسے: أَضَارِبُ زِيدٌ خَالِدًا؟ کیا زید خالد کو مار رہا ہے؟

ترکیب: زید ناصِرٌ ولدُهُ: زید مبتدا، ناصِر اسمِ فاعل، ولد مضاف، هضمیر مجرور بـ اضافت مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسمِ فاعل کا فاعل، اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

(۱) اسمِ فعل کی تعریف کیجیے اور بتائیے کہ یہ کیا عمل کرتا ہے؟

(۲) اسمِ فعل کے عمل کے کیا کیا شرکت ہیں؟

(۳) درج ذیل جملوں میں اسمِ فعل اور اس کے عمل کی نشان دہی کیجیے۔

الرَّجُلُ كَاتِبٌ أَبُوهُ. الْبَنْتَانِ نَاصِرَاتٍ أَمَا هُمَا. الْمُسْلِمَاتُ نَاصِرَاتٍ
أَزْوَاجُهُنَّ. الْوَلَدُ الْحَافِظُ أَبُوهُ. الْخَالَتَانِ الطَّابِخَاتِنِ طَعَامًا. طَفْلٌ صَارَخُ
صَدِيقُهُ. الْمُعَلِّمُ فَاتِحًا كِتَابَهُ. التَّلَمِيذُ قَارِئًا زَمِيلُهُ الْكِتَابَ. الْأُمُّ شَارِبًا
طِفْلُهَا لَبَنًا. يَكْتُبُ الْوَلَدُ الَّذِي دَارِسٌ أَخْوَهُ صَبَاحًا. يَذْهَبُ النَّاصِرُ مُعْلِمُهُ
تَلْمِيذًا. الْقَاطِفَةُ الْبَنْتُ رَهْرَةً. مَا سَامِعَةُ بُنْثُ الرَّجُلِ شَيْئًا. لَا فَاتِحُ الْوَلَدُ
كِتَابَهُ. مَا نَاصِرٌ غَنِيٌّ فَقِيرًا. أَرَاكِبُ خَالِدٌ عَلَى الْفَرَسِ. أَدَاهِبَةُ تَلْمِيذَةُ إِلَى
الْمَدْرَسَةِ. أَطَائِرَةُ الْفَرَاشَةُ فِي السَّمَاءِ.

(۴) مذکورہ بالاتمام جملوں کا پہلے ترجمہ کیجیے پھر ان کی ترکیب کیجیے۔

(۵) نیچے دیے گئے اسموں سے اسمِ فعل کی پوری پوری گردان کیجیے۔

رَاكِبٌ . ذَاهِبٌ . دَاخِلٌ . حَامِدٌ . خَارِجٌ . نَاصِحٌ . نَاسِدٌ . لَاعِبٌ . هَارِبٌ .

(۶) مذکورہ بالا اسموں کا معنی لغت میں دیکھ کر اسمِ فعل کی ہر ہر شرط پر کم از کم دو دو جملے بنائیے۔

تہذیب سبق

اسمِ مفعول

سبق نمبر ۲۲ میں اسماے عاملہ کی تجویز قسم کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی پانچ پر قسم کے متعلق جان کاری لیتے ہیں۔

اسمِ مفعول کی تعریف: اسمِ مفعول ایسے اسم کو کہا جاتا ہے، جو کسی فعل سے بنتا ہے اور اس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے۔ اس کے چھ صیغے آتے ہیں:

مَفْعُولٌ۔ مَفْعُولَانِ۔ مَفْعُولُونَ۔ مَفْعُولَةً۔ مَفْعُولَاتٍ۔ مَفْعُولَاتٌ۔

اسمِ مفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی مفعول امام یہ اسم فاعلہ کو رفع دیتا ہے اور سات اسموں کو نصب دیتا ہے۔ وہ سات اسمایہ ہیں: (۱) مفعول مطلق۔ (۲) مفعول بہ۔ (۳) مفعول فیہ۔ (۴) مفعول لہ۔ (۵) مفعول معہ۔ (۶) حال۔ (۷) مستثنی۔

اسمِ مفعول کے عمل کرنے کے لیے دو شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے:

(۱) اسِ مفعول حال یا استقبال یعنی فعل مضارع کا معنی دے رہا ہو۔

(۲) اسِ مفعول سے پہلے درج ذیل چھ چیزوں میں سے کوئی ایک ضرور ہو:

(۱) یا تو اس سے پہلے مبتدا ہو، لہذا اسمِ مفعول خبر بنے گا، جیسے: زیڈ مَنْصُورٌ ولَدُهُ۔ زید اس کا بیٹا مدد کیا جا رہا ہے۔

(۲) یا اس سے پہلے موصوف ہو، لہذا اسمِ مفعول اس کی صفت بنے گا، جیسے: رَجُلٌ

مَضْرُوبٌ غُلَامٌ: ایسا آدمی، جس کا غلام مارا جا رہا ہے۔

(۳) یا اس سے پہلے ذوالحال ہو، لہذا اسمِ مفعول حال بنے گا، جیسے: زیدٰ مَرْكُوبًا
غُلامُهُ: زید اس حال میں اس کا غلام سوار کیا جا رہا ہے۔

(۴) یا اس سے پہلے اسمِ موصول ہو، لہذا اسمِ مفعول اس کا صلب بنے گا، جیسے: الرَّجُلُ
الْمَضْرُوبُ أَخُوهُ: وہ شخص، جس کا بھائی مارا جا رہا ہے۔

(۵) یا اس سے پہلے حرف نفی ہو، جیسے: مَا مَضْرُوبُ زِيدٌ: زید کو نہیں
مارا جا رہا ہے۔

(۶) یا اس سے پہلے همزہ استفہام ہو، جیسے: أَمَضْرُوبُ زِيدٌ: کیا زید
مارا جا رہا ہے؟

ترکیب: أَمَضْرُوبُ زِيدٌ: أَهْمَزْهَا سْتِفْهَام، مَضْرُوبُ اسْمِ مَفْعُول، زِيدٌ
اس کا مفعول مالم یسم فاعلہ، اسمِ مفعول اپنے مفعول مالم یسم فاعلہ سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

سوالات

- (۱) اسمِ مفعول کی تعریف کرتے ہوئے یہ بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟
- (۲) اسمِ مفعول کیا عمل کرتا ہے؟
- (۳) درج ذیل جملوں میں اسمِ مفعول کے عمل کی نشان دہی کیجیے۔

الرَّجُلُ مَحْمُودٌ ابْنُهُ . الْبَنْتُ مَنْصُورَةٌ أُمُّهَا . الشَّجَرَةُ مَقْطُوفَةٌ
رَّهْرَتْهَا . وَلَدُّ مَقْوُمٌ وَالدُّهُ . بِنْتٌ مَوْجُودَةٌ أُمُّهَا . دَجَاجَةٌ مَحْبُوَسَةٌ أَفْرَاهَا .
الشَّجَرُ مَطْوِلًا غُصْنُهُ . الْحَوْضُ مَوْسُوْخَامَاءُهُ . الْكِتَابُ مُمَرَّقًا وَرَقُهُ .
الْمَقْتُولُ جَارُهُ مَوْجُودٌ هُنَا . حَضَرَ الَّذِي مَنْصُورٌ ابْنُهُ . يَذَهَبُ الَّذِي مَذْعُوٌ
مُعَلِّمٌهُ . أَمْقْتُولٌ ابْنُكَ؟ أَمْغَسُولٌ ثَوْبُ الْوَلَدِ؟ أَمْتَلُو الْقُرْآنَ
الْيَوْمَ؟ مَا مَسْمُوعٌ وَعَظُ الْخَطِيبِ . لَا مَوْجُودٌ أَسْتَاذُ الرَّجُلِ . مَا مَفْتُوحٌ بَابُ
الْحُجْرَةِ .

- (۴) مذکورہ بالاتمام جملوں کا پہلے ترجمہ کیجیے پھر ان کی ترکیب کیجیے۔
 - (۵) نیچے دیے گئے اسموں سے اسمِ مفعول کی پوری پوری گردان کیجیے۔
- مَرْكُوبٌ . مَذْهُوبٌ . مَذْخُولٌ . مَحْمُودٌ . مَخْرُوجٌ . مَنْصُوخٌ . مَنْشُوذٌ .
مَلْعُوبٌ . مَهْرُوبٌ .
- (۶) مذکورہ بالا اسموں کا معنی لغت میں دیکھ کر اسمِ مفعول کی ہر ہر شرط پر کم از کم دو دو جملے بنائیے۔

چو سُھواں سبق

صفت مشبه

سبق نمبر ۲۳ میں اسماے عاملہ کی پانچ پر قسم کا مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی چھٹی قسم کے متعلق جان کاری لیتے ہیں۔

صفت مشبه کی تعریف: صفت مشبه ایسے اسم کو کہا جاتا ہے، جس میں مصدری معنی ہیشگی اور دامی طور پر پایا جاتا ہے۔ اس کے چھ صینے آتے ہیں:

حسن۔ حسناء۔ حسنون۔ حسنۃ۔ حسنستان۔ حسنات۔

صفت مشبه صرف فعل لازم سے بنائی جاتی ہے اور فعل لازم کا عمل کرتی ہے، یعنی اپنے فاعل کو رفع دیتی ہے۔ اس کے عمل کرنے کے لیے درج ذیل پانچ شرطوں میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے:

(۱) یا تو اس سے پہلے مبتدا ہو، لہذا صفت مشبه خبر بنے گی، جیسے: زید حسن وَلَدُهُ۔ زید اس کا بیٹا خوب صورت ہے۔

(۲) یا اس سے پہلے موصوف ہو، لہذا صفت مشبه اس کی صفت بنے گی، جیسے: رَجُلْ حَسَنْ غُلامُهُ: ایسا آدمی، جس کا غلام خوب صورت ہے۔

(۳) یا اس سے پہلے ذوالحال ہو، لہذا صفت مشبه حال بنے گی، جیسے: زید حسناً غُلامُهُ: زید اس حال میں اس کا غلام خوب صورت ہے۔

(۴) یا اس سے پہلے حرف نفی ہو، جیسے: مَا حَسَنْ زِيدْ: زید خوب صورت

نہیں ہے۔

(۵) یا اس سے پہلے ہمزہ استغفہ ام ہو، جیسے: أَحَسِنْ زَيْدُ: کیا زید خوب صورت ہے؟
 ترکیب: زَيْدُ حَسَنٌ وَلَدُهُ: زید مبتدا، حسن صفت مشبه، ولد مضاف، ضمیر
 مجرور بـ اضافت مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حسن کافی، حسن
 صفت مشبه اپنے فاعل سے مل کر مشبه جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

سوالات

- (۱) صفت مشبه کی تعریف کیجیے اور بتائیے کہ کیس کی قسم ہے؟
- (۲) صفت مشبه کس قسم کے فعل سے بنائی جاتی ہے؟
- (۳) صفت مشبه کیا عمل کرتی ہے؟

(۴) درج ذیل جملوں میں صفت مشبه اور اس کے عمل کی نشان دہی کیجیے۔

الرَّجُلُ قَبَحٌ وَلَدُهُ الْأَبُ حَسَنٌ ابْنُهُ شَجَرٌ حَسَنٌ غُصْنُهُ بِرْكَةٌ حَسَنَةٌ
 سَمَكَتُهُ الْمَرْأَةُ حَسَنَةٌ بَنْتُهَا الْكَلْبُ قَبَحًا طِفْلُهُ أَحَسَنْ أَنْتُمْ أَحَسَنَةٌ
 زَوْجَةٌ مَا قَبَحْ أَنْتُمْ لَا حَسَنَةُ الْفَارَةُ۔

(۵) مذکورہ بالاجملوں کا ترجمہ کرتے ہوئے ترکیب کیجیے۔

پیشہ وال سبق

اسمِ تفضیل

سبق نمبر ۲۷ میں اسماے عاملہ کی چھٹی قسم کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی ساتویں قسم کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

اسمِ تفضیل کی تعریف: اسمِ تفضیل ایسے اسم کو کہا جاتا ہے، جس میں دوسرے کے مقابلے میں کسی صفت کے زیادہ ہونے کو بیان کیا جاتا ہے، جیسے: اللہُ أَكْبَرُ: اللہ سب سے بڑا ہے۔

اسمِ تفضیل فعل معروف ثابت سے بنایا جاتا ہے۔ فعل منفی اور فعل مجہول سے نہیں بنایا جاتا۔ اسمِ تفضیل سے پہلے والے لفظ کو **مُفضل** کہا جاتا ہے اور اس کے بعد والے لفظ کو **مُفضلٌ علیہ**۔ اس کے آٹھ صیغے آتے ہیں:

أَفْعَلُ. **أَفْعَلَانِ.** **أَفْعَلُونَ.** **أَفَاعِلُ.** **فُعْلَى.** **فُعْلَيَانِ.** **فُعْلَيَاتِ.**

فُعْلُ.

اسمِ تفضیل اپنے صیغے میں پوشیدہ ضمیر میں عمل کرتا ہے۔ اور اس کا استعمال چار طریقوں میں سے کسی ایک طریقے پر ہوتا ہے:

(۱) یا تو اسمِ تفضیل پر ال آئے گا۔ اس صورت میں واحد، تثنیہ، جمع اور مذکروموئنش میں اسمِ تفضیل **مُفضل** کے مطابق ہو گا اور **مُفضل علیہ** نہیں لایا جائے گا، جیسے: **الرَّجُلُ الأَفْضَلُ.** **البِنْتَانِ الْفُضْلَيَانِ.** اس صورت میں موصوف صفت کی ترکیب ہو گی۔

(۲) یا اسم تفضیل نکرہ کی طرف مضاف ہوگا۔ اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد، مذکور اور نکرہ لانا ضروری ہے اور مفضل علیہ مفضل کے مطابق ہوگا، جیسے: **الْمُجَاهِدُ أَشْجَعُ مُقَاتِلِيْنَ**۔ **الْمُجَاهِدَانَ أَشْجَعُ مُقَاتِلَتَيْنَ**۔ **الْمُجَاهِدُونَ أَشْجَعُ مُقَاتِلَيْنَ**۔
 (۳) یا اسم تفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہوگا۔ اس صورت میں اسم تفضیل، مفضل اور مفضل علیہ تینوں کو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکور و مونث میں مطابق اور غیر مطابق دونوں لانا درست ہے، جیسے: **الْمُسْلِمُ أَفْضَلُ الْمُقَاتِلَيْنَ**۔ **الْمُسْلِمَةُ أَفْضَلُ الْمُقَاتِلَيْنَ**۔

(۴) نہ تو اسم تفضیل پر ال ہو اور نہ ہی مضاف۔ اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد، مذکرا اور اس کے بعد مفضل علیہ پر مِنْ لانا ضروری ہے، جیسے: **الْوَلَدُ أَكْبَرُ مِنَ الْبَنْتِ**۔
الْبَنْتُ أَصْغَرُ مِنَ الْوَلَدِ۔

ترکیب: **الْبَنْتُ أَصْغَرُ مِنَ الْوَلَدِ**۔ **الْبَنْتُ** مبتدأ، **أَصْغَرُ** اسم تفضیل، اس میں ہوئی پوشیدہ اس کا فاعل، **مِنْ** حرف جار، **الْوَلَدُ** مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا اسم تفضیل **أَصْغَرُ** کے، **أَصْغَرُ** اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبه جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

(۱) اسِم تفضیل کی تعریف کیجیے اور اس کے تمام صیغوں کو نہیے۔

(۲) اسِم تفضیل کی عمل کرتا ہے اور اس کے استعمال کے کتنے طریقے ہیں؟

(۳) درج ذیل جملوں میں اسِم تفضیل کے استعمال کے طریقوں کی نشان دہی کیجیے۔

النِّسَاءُ الْغُسْلُ۔ الْمُسْلِمَاتُ الْعَبْدِيَّاتُ۔ الرِّجَالُ الْأَكَاذِبُ۔ الْمُجَاهِدُ أَشْجَعُ مُقَاتِلٍ۔ الْمُجَاهِدَةُ أَشْجَعُ مُقَاتِلَةً۔ الْمُجَاهِدَاتُ أَشْجَعُ مُقَاتِلَاتٍ۔ الْوَلَدُ أَحْسَنُ رَجُلٍ۔ الشَّجَرَانِ أَطْوَلُ غُصْنَيْنِ۔ الشَّجَرُ الْأَنْبَجُ أَنْفَعُ الشَّجَرِ۔ الشَّجَرَةُ الْأَنْبَجُ نُفْعَى الْأَشْجَارِ۔ الْأَشْجَارُ الْمُثْمِرَةُ نُفْعَى الشَّجَرَةِ۔ الْوَرْدُ أَحْسَنُ الرَّهْرَةِ۔ الْمُسْلِمَاتُ أَسْبَدُ النِّسَاءِ۔ الْمُسْلِمَاتُ سُجْدَيَاتُ النِّسَاءِ۔ الْمُسْلِمُونَ أَذْكُرُ الرِّجَالِ۔ الْمُسْلِمُونَ أَذْكُرُو الرِّجَالِ۔ الشَّجَرَانِ أَنْفَعَا الشَّجَرَيْنِ۔ الْكِتَابُ أَنْفَعُ مِنْ كُلِّ شَئِيْ۔ هَذَا التَّلْمِيْذُ أَحْسَنُ مِنْ غَيْرِهِ۔ الْعَالَمُوْنَ أَصْلَحُ مِنَ النَّاسِ۔ الْمَرْأَةُ أَحْوَجُ مِنَ الرَّجُلِ۔ الْعُجُوزَاتُ أَضْعَفُ مِنَ الطُّفْلِ۔ الْعِلْمُ أَنْفَعُ مِنَ الْمَالِ۔

(۴) نیچے دئے گئے الفاظ سے اسِم تفضیل کی پوری گردان کیجیے۔

أَحْفَظُ۔ أَكْتَبُ۔ أَنْصَرُ۔ أَضْرَبُ۔ أَفْتَحُ۔ أَقْلَعُ۔

(۵) مذکورہ بالا ہر ایک اسِم تفضیل سے اس کے استعمال کے چار طریقوں پر کم از کم دو دو مثال بنائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے: الْوَلَدُ أَخْفَظُ۔ الْوَلَدُ أَخْفَظُ تِلْمِيْذٌ۔ الْوَلَدُ أَخْفَظُ الرَّجُلِ۔ الْوَلَدُ أَخْفَظُ مِنَ النَّاسِ۔

چھیا سٹھوال سبق

اسمِ مضاف

سبق نمبر ۲۵ میں اسماے عاملہ کی ساتویں قسم کو پڑھا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی آٹھویں قسم کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اسمِ مضاف کی تعریف: اسمِ مضاف ایسے اسم کو کہا جاتا ہے، جس کی اضافت دوسرے اسم یا فعل کی طرف کی جاتی ہے۔ پہلے والے کو مضاف اور دوسرے والے کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ اسمِ مضاف اپنے مضاف الیہ کو ہمیشہ جو دیتا ہے، جیسے: کتابُ خالد (خالد کی کتاب)۔

اس کا تفصیلی بیان سبق نمبر ۱۳ میں گذر چکا ہے۔

سوالت

- (۱) اسمِ مضاف کی تعریف کیجیے اور اس کا عمل بتائیے۔
 - (۲) اسمِ مضاف کس کی قسم ہے؟
 - (۳) سبق نمبر ۱۳ میں آپ نے مضاف کے بارے میں کیا پڑھا ہے، اس کا خلاصہ بتائیے۔
 - (۴) نیچے کے جملوں میں اسمِ مضاف اور اس کے عمل کو پہچانیے۔ اور ترکیب کیجیے۔
- يَذْهَبُ وَلَدُ الرَّاجِلِ مُعَلِّمُ الْمَدْرَسَةِ صَالِحٌ مَسْجُدُ الْحَرِّيْ جَمِيلٌ الْقُرْآنُ
كِتَابُ اللَّهِ كِتَابُ الْقَوَاعِدِ سَهْلٌ حَدِيثُ الرَّسُولِ صَادِقٌ رَائِحةُ الْوَرْدِ طَيِّبَةٌ
تَلْمِيذُ مُعَلِّمَيْنِ غَائِبٌ عَاصِمَةُ الْمَدِينَتَيْنِ بَعِيْدٌ إِمَامُ الْمَسْجِدِ حَاضِرٌ

سرٹسٹھوال سبق

ممیز تمیز

سابق نمبر ۲۶ میں اسماۓ عاملہ کی آٹھویں قسم کے بارے میں جان کاری حاصل کی جائیے آج کے سبق میں اس کی نویں قسم کو پڑھتے ہیں۔

تمیز کی تعریف: تمیز ایسے اسم نکرہ کو کہا جاتا ہے، جو اپنے سے پہلے والے لفظ کی پوشیدگی کو ختم کر کے اس کے معنی کو واضح کرتی ہے۔ جس اسم میں پوشیدگی ہوتی ہے، اسے ”ممیز“ اور جس لفظ سے پوشیدگی دور کی جاتی ہے، اسے ”تمیز“ کہتے ہیں۔ ممیز اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے، جیسے: **عِنْدَنِصْفِكِيلُونَبَطَاطِسَا** (میرے پاس آدھا کیلو آلو ہے)۔ اس میں **نَصْفُكِيلُونَمَيْزُونَبَطَاطِسَا** تمیز ہے۔

پوشیدگی اسماۓ کیل (لیٹر سے ناپی جانے والی چیزوں) اسماۓ وزن (کیلو سے ناپی جانے والی چیزوں) اسماۓ مساحت (میٹر سے ناپی جانے والی چیزوں) اور اسماۓ عدد (گنی جانے والی چیزوں) میں ہوتی ہے۔

ممیز تمیز کے قاعدے

قاعده نمبر ۱: اسماۓ کیل، اسماۓ وزن اور اسماۓ مساحت کی تمیز نکرہ اور منصوب ہوتی ہے، جیسے: **عِنْدَنِلِيتَرَانِبِترَوْلَا** (میرے پاس دو لیٹر پڑوں ہے)۔ **عِنْدَخَالِدِنَصْفِكِيلُونَأَرْزَأً** (خالد کے پاس آدھا کیلو چاول ہے)۔ **عِنْدَكِمْتَرَانِثُوبَاً** (تمہارے پاس دو میٹر کپڑا ہے)۔

عدد اور محدود کے قاعدے

عدد کی تمیز کو محدود کہا جاتا ہے۔ اس کے چند قاعدے درج ذیل ہیں۔

قاعده نمبر ۱: واحد (۱) اثنان (۲) مائتہ (۱۰۰) ألف (ہزار) کی تمیز نہیں آتی ہے؛ اس لیے کہ میز ہی کو واحد اور تینیہ بنالیا جاتا ہے، جیسے: قلم۔ قلمان۔ ألف۔ ألفان۔ مائتہ۔ مائتان۔

قاعده نمبر ۲: ثلاثة (۳) سے عشرہ (۱۰) تک کی تمیز جمع اور مجرور لائی جاتی ہے، جیسے: ثلاثة رجال۔ عشرہ رجال۔

قاعده نمبر ۳: أحد عشر (گیارہ) سے لے کر تسع و تسعون (۹۹) تک کی تمیز واحد اور منصوب لائی جاتی ہے، جیسے: أحد عشر گوکباً (گیارہ ستارے)۔ تسع و تسعون نعجة (نیناونے بھیڑیے)۔

عدد و محدود کے مذکرو مونث لانے کے قاعدے

قاعده نمبر ۱: واحد اور اثنان، اسی طرح ہر دہائی کے بعد پہلے دونوں عدد کا محدود مذکرو مونث میں اپنے عدد کے مطابق ہوگا، جیسے: رجل و واحد امرأة و واحدة رجلاً اثنان امرأتان اثننتان。 أحد عشر رجلاً。 أحد عشرة امرأة۔

قاعده نمبر ۲: ثلاثة سے عشرہ تک، اسی طرح ہر دہائی کے تیرے عدد سے اگلی دہائی تک مذکر محدود کے لیے عدد مونث اور مونث محدود کے لیے عدد مذکر ہوگا، جیسے: ثلاثة رجال。 ثلاثة نساء。 ثلاثة عشر قلماً。 ثلاثة عشرة امرأة۔

قاعده نمبر ۳: عشرہ کے علاوہ تمام دہائیاں مذکرو مونث میں یکساں رہتی ہیں اور ان کا محدود ہمیشہ واحد اور منصوب ہوتا ہے، جیسے: عشرون قلماً (بیس قلم)۔ ثلاثة عشرون

بِنْتَأً (تمیز لڑکیاں)۔

عدد و معدود کے معرب و مبني کے قاعدے

قاعدہ نمبر ۱: أَحَدُ (۱) سے لے عَشَرُ (۱۰) تک معرب ہیں؛ لہذا اس پر عامل کے مطابق اعراب آئے گا، جیسے، نَصْرٌ أَحَدًا، نَصْرٌ خَمْسَةَ رَجَالٍ۔

قاعدہ نمبر ۲: أَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَ عَشَرَ (۱۹) تک دونوں جز فتحہ پرمی ہوتا ہے، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ قَلْمَأً۔ سواً إِثْنَا عَشَرَ (۱۲) کے؛ کیوں کہ اس پہلا جز إِثْنَا عَربٌ ہے، اس پر شنیخہ کا اعراب آتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۳: أَحَدُو عِشْرُونَ (۲۱) سے تِسْعُ وَتِسْعُونَ (۹۹) تک معرب ہیں۔ اس کے پہلے جز پر عوامل کے مطابق رفع، نصب جر آئے گا۔ اور دوسرے جز (دہائیوں) کو جمع مذکر سالم کا اعراب دیا جائے گا، جیسے: عِنْدِي ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ قَلْمَأً (میرے پاس ۲۳ قلم ہیں)۔ أَكَلَ خَالِدٌ خَمْسَةٌ وَعِشْرِينَ خُبْرًا (خالد نے پھیپ روٹیاں کھائیں)۔

قاعدہ نمبر ۴: أَسْمَ عَدْ صَفْتِي یعنی اسم فاعل کے وزن پر آنے والے اعداد حادی عَشَرَ (گیارہواں) سے تَاسِعَ عَشَرَ (انیسوں) تک دونوں جز فتحہ پرمی ہوں گے۔ اس کے علاوہ تمام اعداد معرب ہیں اور مذکر موئث میں سب موافق ہوں گے، جیسے: فِي الدَّرْسِ الْخَامِسَ عَشَرَ۔ قَرَأْتُ الدَّرْسَ الْأَوَّلَ فِي الْجُمْلَةِ الْعَاشِرَةِ۔ فِي السُّورَةِ الثَّانِيَةِ عَشْرَةً۔

تركيب: بَاعَ خَالِدٌ مِتَرِينَ ثُوبًا (خالد نے دمیٹر کپڑا بیجا) بَاعَ فعل مضى، خَالِدٌ اس کا فاعل، مِتَرِينَ ممیز، ثُوبًا اس کی تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

- (۱) تمیز کی تعریف کیجیے اور اس کا عمل بتائیے۔
- (۲) نیچے کے جملے میں تمیز کی پہچان کیجیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔
- نمونہ: وَاحِدٌ كَيْلُوْ مِيْتَرٌ بُعْدًا وَاحِدٌ كَيْلُوْ مِيْتَرٌ مِيْزَ، بُعْدًا تمیز۔
- نصف کیلو بٹاطس ایتر واحد بفطا۔ لیتر ان ماء اثنان
کیلو سکرا۔ خمسة عشر مترا ثوبا۔ عشرون کیلو خضراء۔ خمسة و عشرون
لیترا دھنا۔ ثلاثون غراما زيتا۔ سبعة و سبعون مترا۔ تسعه و تسعون جي بى
مکانا خاليا۔ اثنان کے بي مملوءا۔
- (۳) آپ نے عدد محدود اور ان کے مذکور موئنت لانے کے بارے میں قاعدہ پڑھ لیا
ہے۔ آپ اپنی معلومات کی روشنی میں نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔
- نمونہ: ثلاث نساء: اس میں ثلاث عدد یا میز ہے اور نساء عدد یا تمیز ہے۔ عدد مذکرو
موئنت میں سے مذکور ہے، اس لیے کہ معدود موئنت ہے۔ اور تین سے دس تک اور ہر دہائی کے تیسراے عدد
سے معدود تذکیرہ تانیث میں عدد کے خلاف ہوتا ہے۔
- أَرْبَعَةُ أَشْجَارٍ. خَمْسُ كَرَاسَاتٍ. سِتُّ بَنَاتٍ. سَبْعَةُ رِجَالٍ. ثَمَانِيٌّ
عَجُوزَاتٍ. تِسْعَةُ أَقْلَامٍ. ثَلَاثَةُ عَشَرَ وَلَدًا. ثَلَاثَ عَشْرَةَ بِنَتَّا. أَرْبَعَةُ عَشَرَ
سَمَكًا. خَمْسَ عَشْرَةَ نَظَارَةً. سِتَّةُ عَشَرَ تِلْمِيذًا. سَبْعَ عَشْرَةَ جَوَالَةً. ثَمَانِيَةَ
عَشَرَ مَصْبَاحًا. تِسْعَ عَشْرَةَ قُبَّةً. ثَلَاثَ وَعِشْرُونَ نَافِذَةً. أَرْبَعَ وَعِشْرُونَ
بَابًا. خَمْسَةُ وَثَلَاثُونَ مَسْجِدًا. سِتُّ وَأَرْبَعُونَ حُجْرَةً. سَبْعَةُ وَخَمْسُونَ
حَوْضًا. ثَمَانُ وَسِتُّونَ حَدِيقَةً. تِسْعَ وَسَبْعُونَ مِنْبَرًا. تِسْعَةُ وَتِسْعُونَ مِئَدَةً۔

(۳) عدد و محدود کے مذکور و مونث لانے کا قاعدہ نمبر ایک کو دوبارہ پڑھیے پھر اوپر دیے گئے نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔

أَحَدَ عَشَرَ كِتَابًاٍ. أَحَدَى عَشَرَةَ كُرَاسَةً. إِثْنَا عَشَرَ شَجَرًا. إِثْنَتَا عَشَرَةَ دَوَاءً. أَحَدُ وَعِشْرُونَ جَمَلًا. أَحَدَى وَعِشْرُونَ سَاعَةً. أَحَدُ وَثَلَاثُونَ مُؤْذِنًا. أَحَدَى وَأَرْبَعُونَ سَجَادَةً. إِثْنَانِ وَخَمْسُونَ امَامًا. إِثْنَتَانِ وَسِتُّونَ بَيْتًا. أَحَدُ وَسَبْعُونَ مُعْلِمًا. إِثْنَانِ وَثَمَانُونَ فَلَاحًا. أَحَدَى وَتِسْعُونَ زَهْرَةً.

(۴) عدد و محدود کے مذکور و مونث لانے کا قاعدہ نمبر تین کو دھیان میں رکھتے ہوئے درج ذیل جملوں کا اجرا کیجیے۔

عِشْرُونَ سَلَةً. ثَلَاثُونَ مَكْتَبًاً. أَرْبَعُونَ كُرَاسَةً. خَمْسُونَ كُوبًاً. سِتُّونَ غَلَافًاً. سَبْعُونَ سَتَارَةً. ثَمَانُونَ جُنْبِنَةً. تِسْعُونَ بَيْتًاً.

(۵) مندرجہ ذیل اعداد میں معرب و می کی پہچان کیجیے اور ان کی وجہ بھی بتائیے۔

عِنْدِي كِتَابَانِ. لَدَيْ سَلْمٰي قَلْمٌ. فِي النِّيَّبَتِ ثَلَاثَةُ أَفْرَادٍ. فِي أَحَدَ عَشَرَ كِتَابًاً. عَلَى إِثْنَتَيْ عَشَرَةَ قُبَّةً. مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ بَيْتًاً. عَنْ سَبْعَ عَشَرَةَ حَدِيقَةً. إِلَى خَمْسِ وَعِشْرِينَ مَدِينَةً. مُنْذُ خَمْسِينَ شَهْرًا. مُذْ تِسْعَ وَتِسْعِينَ سَنَةً.

(۶) اعداد صفتی کے قاعدے کو ذہن میں رکھتے ہوئے معرب و می اور تذکیر و تانیث کے اعتبار سے ان جملوں کا اجرا کیجیے۔

فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ. فِي الْمُجَلَّدِ الثَّالِمِ. مِنَ الْكُرَاسَةِ السَّادِسَةِ. عَلَى الْمِئَذَنَةِ الْحَادِيَةِ عَشَرَةً. فِي الدَّرَسِ الْخَامِسِ عَشَرَةً. عَنِ الْبِرْكَةِ التَّاسِعَةِ عَشَرَةً. مُذْ الْحَادِيَةِ وَالْعِشْرِينَ سَنَةً. مُنْذُ الرَّابِعِ وَالْخَمْسِينَ شَهْرًا. فِي السُّورَةِ السَّابِعَةِ وَالتِّسْعِينَ. مِنَ السَّطْرِ الثَّامِنِ وَالسَّبْعِينَ.

(۷) یونچ سوتک گنتی کا ہی جارہی ہے۔

واحد (۱). اثنان (۲). ثلاثة (۳). أربعة (۴). خمسة (۵). ستة (۶). سبعة (۷). ثمانية (۸). تسعة (۹). عشرة (۱۰). واحد وعشرون (۱۱). اثنا عشر (۱۲). ثلاثة عشر (۱۳). أربعة عشر (۱۴). خمسة عشر (۱۵). ستة عشر (۱۶). سبعة عشر (۱۷). ثمانية عشر (۱۸). تسعة عشر (۱۹). عشرون (۲۰). واحد وعشرون (۲۱). اثنان وعشرون (۲۲). ثلاثة وعشرون (۲۳). أربعة وعشرون (۲۴). خمسة وعشرون (۲۵). ستة وعشرون (۲۶). سبعة وعشرون (۲۷). ثمانية وعشرون (۲۸). تسعة وعشرون (۲۹). ثلاثون (۳۰). باقی ہر دہائی کے شروع میں اکائی لگا کر اسی طرح لکھتی بنایے۔ اربعون (۴۰). خمسون (۵۰). ستون (۶۰). سبعون (۷۰). ثمانون (۸۰). تسعون (۹۰). مئة (۱۰۰)۔

آپ درج ذیل الفاظ کو معدود بنا کر سوتک کی لکھتی بنایے۔ پھر ان کے شروع حرف جرمیں لگا کر دوبارہ سوتک لکھیے۔

قلم، أقلام، بنت، بنات۔

(۹) مندرجہ ذیل الفاظ سے تمام قاعدوں کی رعایت کرتے ہوئے اسم عدد صفتی کی سوتک لکھیے۔ پھر ان کے شروع میں حرف جرمیں لگا کر دوبارہ سوتک لکھتی بنایے۔
الدرس، الزهرا۔

(۱۰) نیچے کے جملوں کی ترکیب کیجیے۔

لخالدِ مثقالانِ ذہبًا۔ اکلُثْ خَمْسَةَ عَشَرَ خُبْرًا۔ يَحْفَظُ حَامِدًا ثَنَتَيْ عَشْرَةَ سُورَةً۔ هُنَّ خَمْسُ نِسَاءٍ۔ أَنْتُمْ تِسْعُ تَلَامِيذًا۔ قَرَأْتُ خَمْسَةَ وَخَمْسِينَ ذَرْسًا۔

اڑسٹھواں سبق

اسماے کنایہ

سبق نمبر ۲ میں اسماے عامل کی نویں قسم کے بارے میں پڑھا آئیے آج کے سبق میں اس کی دسویں قسم کے متعلق جانکاری حاصل کرتے ہیں۔

اسم کنایہ کی تعریف: اسم کنایہ ایسے اسم کو کہا جاتا ہے، جو بہم اور پوشیدہ عدد کو بتلاتا ہے اور یہ تین ہیں: (۱) کم۔ (۲) کائیں۔ (۳) کذا۔

(۱) کم: کم کی دو تیس ہیں: (۱) کم استفہامیہ۔ (۲) کم خبریہ۔

کم استفہامیہ کی تعریف: کم استفہامیہ اس کم کو کہا جاتا ہے، جس کے ذریعے عدد کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔ اس کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے، جیسے: کم تلمیذًا فی صَفِّ درس گاہ میں کتنے طالب علم ہیں؟۔

کبھی لفظ کم کے شروع میں حرفاً جرداً خل کر دیا جاتا ہے، تو اس صورت میں تمیز مجرور ہوگی، جیسے: بَكَمْ رُوبَيَةٍ؟ کتنے روپیہ میں؟ مُنْذُ كَمْ يَوْمٍ؟ کتنے دن سے؟

کم خبریہ کی تعریف: کم خبریہ اس کم کو کہا جاتا ہے، جس کے ذریعے کسی چیز کی تعداد کی خبر دی جاتی ہے۔ اگر تمیز کے درمیان کوئی دوسر الفاظ ہو، تو اس کی تمیز منصوب ہوگی، جیسے: کم فِي الْكِتَابِ صَفْحَةً: کتاب میں کتنے ہی صفحے ہیں (یعنی بے شمار صفحے ہیں)۔

اور اگر تمیز کے درمیان کوئی لفظ نہ ہو، تو اس کی تمیز مجرور ہوگی اور واحد جمع؛ دونوں لاسکتے ہیں، جیسے: کم رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ، کم رِجَالٍ فِي الْمَسْجِدِ: کتنے ہی لوگ

مسجد میں ہیں، بے شمار لوگ مسجد میں ہیں۔

ترکیب: کِمْ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ: کِمْ خَبْرٍ يَمْبَرِضُ، رَجُلٌ تَمِيزَ مَضَافَ إِلَيْهِ، مَيْزَرٌ اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، فی حرف جار، المَسْجِدِ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت مذوف کے ثابت مذوف اپنے متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

(۲) **گَأَيْنِ:** اس کی تمیز منصوب ہوگی، جیسے: گَأَيْنِ رَجُلًا نَظَرْتُ میں نے کتنے ہی آدمیوں کو دیکھا رہیں نے بے شمار آدمیوں کو دیکھا۔ اور اگر اس پر مِنْ حرف جار داخل ہو تو مجرور ہوگی، جیسے: گَأَيْنِ مِنْ طَالِبٍ يَدْرُسُ کتنے ہی طالب علم پڑھتے ہیں یا بے شمار طالب علم پڑھتے ہیں۔

ترکیب: گَأَيْنِ رَجُلًا نَظَرْتُ: گَأَيْنِ مَيْزَرَجُلاً تمیز، مَيْزَرٌ اپنی تمیز سے مل کر مبتدا، نَظَرْتُ، فعل ماضی، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

(۳) **گَذَا:** اس کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے، جیسے: ضَرَبَتْ گَذَا رَجُلًا میں نے اتنے آدمی کو مارا۔

ترکیب: ضَرَبَتْ گَذَا رَجُلًا: ضَرَبَتْ فعل ماضی، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اس کا فاعل، گَذَا مَيْزَرَجُلاً تمیز، مَيْزَرٌ اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

سوالات

- (۱) اسم کنایہ کی تعریف کرتے ہوئے یہ بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟
- (۲) اسامی کنایہ کتنے ہیں اور کیا کیا عمل کرتے ہیں؟
- (۳) درج ذیل الفاظ میں اسامی کنایہ اور ان کے عمل کو پہچانیے۔

كُمْ كِتَابًا قَرَأْ زِيدٌ۔ كُمْ صَفْحَةً كَتَبْتُ الْبَنْثُ؟ بِكُمْ رُوبِيَّةً بَاعَ حَامْدٌ
كَتَابَهُ؟ كُمْ جَوَالَةً رَأَيْتُ؟ مُنْذُ كُمْ شَهْرٍ بَدَا الْمُعْلَمُ الْكِتَابُ؟ كُمْ فِي الْحُجْرَةِ
نَافِذَةً. كُمْ فِي الْمَدْرَسَةِ مُعَلِّمًا. كُمْ فِي الْحَدِيقَةِ زَهْرَةً. كُمْ صَفْحَةً فِي
الْكِتَابِ. كُمْ صَفَحَاتٍ فِي الْكِتَابِ. كُمْ تَلَمِيذٌ فِي الْمَدْرَسَةِ. كُمْ تَلَمِيذٌ فِي
الْمَدْرَسَةِ. كُمْ قَلْمِ فِي الْجَيْبِ. كُمْ أَقْلَامٍ فِي الْجَيْبِ. كَأَيْنُ وَلَدًا لَا عِبْ. كَأَيْنُ
شَجَرًا مُثْمِرًا. كَأَيْنُ صَبِيًّا حَفْظَ الْقُرْآنَ. كَأَيْنُ مِنْ امْرَأَةٍ خَافَتْ. كَأَيْنُ مِنْ طَيْرٍ
طَائِرٍ. كَأَيْنُ مِنْ سَمَكَةٍ تَسْبَحُ فِي الْبَرْكَةِ. يَنْصُرُ حَامْدٌ كَذَا رَجُلًا. رَأَيْتُ
الْيَوْمَ كَذَا رَجُلًا. يَأْكُلُ فِي الْمَطْبَخِ كَذَا تَلَمِيذًا. حَفِظْتُ كَذَا دَرْسًا.

- (۳) مذکورہ بالاتمام جملوں کا پہلے ترجمہ کیجیے پھر ان کی ترکیب کیجیے۔
- (۲) آپ تینوں اسامی کنایہ پر کم از کم پانچ پانچ جملے بنائیے۔

انہتر وال سبق

اعراب بالحركات، مرفوعات

سبق نمبر ۳ میں اعراب بالحروف کے بارے میں ہم نے پڑھا اور اعراب بالحركات کی تعریف بھی پڑھی۔ آج کے سبق میں اعراب بالحركات کا تفصیلی مطالعہ کرتے ہیں۔

اعراب بالحركات کی تعریف: اعراب بالحركات یہ ہے کہ لفظ پر حركات یعنی زبر، زیر پیش کو لگایا جاتا ہے، جیسے: نَصَرَ زِيدٌ. نَصَرْتُ زیداً. عَلَى زِيدٍ۔ اس میں زید کو زبر، زیر اور پیش دیا گیا ہے۔ اعراب بالحركات یعنی رفع، نصب، جر ہی اصل اعراب ہے۔ جہاں جہاں رفع آتا ہے، اسے مرفوعات کہتے ہیں۔ عربی زبان میں رفع صرف آٹھ جگہیں آتا ہے۔ وہ آٹھ مرفوعات یہ ہیں:

(۱) فاعل۔ جیسے: نَصَرَ زِيدٌ.

(۲) مفعول مالم یسم فاعله۔ جیسے: نُصَرَ زِيدٌ.

(۳) مبتدا۔ جیسے: الْقُرْآنُ حَقٌّ.

(۴) خبر۔ جیسے: الرَّسُولُ صَادِقٌ.

(۵) حروف مشبه بالفعل کی خبر۔ جیسے: إِنَّ اللَّهَ رَحِيمٌ۔

(۶) لائے نفی جنس کی خبر۔ جیسے: لَا إِمْرَأَ نَبِيَّةٌ۔

(۷) افعال ناقصہ کا اسم۔ کان زید قائمًا۔

(۸) ماء لام مشابہہ لیں کا اسم۔ مَا الْوَلْدُ حَاضِرًا۔ لَا أَحَدُ عَالِمًا۔

سوالات

- (۱) اعراب بالحركات کی تعریف کیجیے۔
 - (۲) مرفوعات کے کہتے ہیں؟
 - (۳) عربی زبان میں اگر کوئی لفظ مرفوع ہے تو اس کی کتنی وجہ ہو سکتی ہے؟
 - (۴) درج ذیل جملوں میں نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔
- نمونہ: زَيْدُ عَالِمٌ: اس میں زیدُ مرفوعات، منصوبات اور مجرورات میں سے مرفوع ہے؛ اس لیے کہ یہ مبتداء ہے۔ عَالِمٌ مرفوعات، منصوبات اور مجرورات میں سے مرفوع ہے؛ اس لیے کہ یہ خبر ہے۔
- الْكِتَابُ مُفَيْدٌ. الْقُرْآنُ حَقٌّ. صَارَتُ الْمَرْأَةُ. كَانَ اللَّهُ مَا الرَّجُلُ. لَا تَلْمِيْدٌ. يَنْصُرُ خَالِدٌ. جُلْسَ المُعَلِّمُ. تَسْمَعُ الْبِنْتَانِ. يُحْفَظُ الْقُرْآنُ.

ستر وال سبق

منصوبات

سبق نمبر ۲۹ میں مرفوعات کے بارے میں پڑھا۔ آج کے سبق میں منصوبات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

منصوبات: جہاں جہاں نصب آتا ہے، اسے منصوبات کہتے ہیں۔ عربی زبان میں نصب صرف بارہ جگہیں آتا ہے اور وہ یہ ہیں:

- (۱) مفعول مطلق، جیسے: نَصَرَ زِيدَ نَصْرًا.
- (۲) مفعول به، جیسے: كَتَبَ خَالِدٌ رِسَالَةً.
- (۳) مفعول فیہ، جیسے: ذَهَبَ زِيدٌ لِيَلَا.
- (۴) مفعول لہ، جیسے: ضَرَبْتُهُ تَادِيْبًا.
- (۵) مفعول معہ، جیسے: حَضَرَ زِيدٌ وَالْكِتَابَ.
- (۶) حال جیسے: حَضَرَ زِيدٌ رَاكِبًا.
- (۷) تمیز، جیسے: عِنْدِيْ عِشْرُونَ كِتَابًا.
- (۸) مستثنی، جیسے: نَجَحَ الطُّلَابُ إِلَّا زِيدًا.
- (۹) حروف مشبه با فعل کا اسم، جیسے: إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ.
- (۱۰) لائے نفی جنس کا اسم، جیسے: لَا غُرَابٌ جَمِيلٌ.
- (۱۱) افعالِ ناقصہ کی خبر، جیسے: كَانَ زِيدٌ جَاهِلًا.
- (۱۲) ما و لا مشابہہ لئیں کی خبر، جیسے: مَا زِيدٌ حَاضِرًا لَا أَحَدٌ مَوْجُودًا.

سوالات

- (۱) منصوبات کسے کہتے ہیں؟
 - (۲) عربی زبان میں اگر کوئی لفظ منصوب ہے تو اس کی کتنی وجہ ہو سکتی ہے؟
 - (۳) درج ذیل الفاظ میں نہونے کے مطابق اجرائیجیے۔
- نمونہ: إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ: اس میں اللہ مرفوعات، منصوبات اور مجرورات میں سے منصوب ہے؛ اس لیے کہ حرف مشہ باتفاق کا اسم ہے۔ اور خَبِيرٌ مرفوعات، منصوبات اور مجرورات میں مرفع ہے؛ اس لیے کہ حرف مشہ باتفاق کی خبر ہے۔

لَا جَامُوسَ أَبْيَضُ۔ لَا دَابَّةَ طَائِرَةً۔ مَا الْمُنَافِقُ صَالِحًا。 لَا شَجَرَانِ
عَالَيْيْنِ。 كَانَ الْوَلَدَانِ غَائِبَيْنِ。 بَاتِ الْجَاهِلُونَ خَائِفِينَ。 إِنَّ الْفَرَاشَةَ
جَمِيلَةٌ。 لِكِنَ الرِّجَالَ نَائِمُونَ۔ يَا كُلُّ النَّاسُ إِلَّا حَامِدًا۔ يَدْرُسُ الطُّلَابُ إِلَّا
تَلْمِيذًا۔ فِي الْبَيْتِ ثَلَاثُونَ بَابًا۔ عِنْدَ خَالِدٍ كِيلُو وَاجْدُ سُكَّرًا۔ حَضَرَتْ
الْبِنْتُ بَاكِيَةً۔ سَافَرَتْ رَاكِبًا۔ دَعَوْتُهُ أَكْلًا۔ يَرْجُرُ الْمُعَلِّمُ تَعْلِيمًا۔ صَادَ
الصَّيَادُ صَبَاحًا۔ نِمْتُ مَسَاءً۔ أَتْلُو قُرآنًا۔ ضَرَبَتْ رَجُلَيْنِ۔ سَمِعَتْ الْمَرْأَةُ
سَمْعًا۔

- (۴) آپ ہر ایک منصوبات پر کم سے کم پانچ پانچ مثالیں بنائیے۔

اکھڑواں سبق

مجرورات

سبق نمرہ کے میں مخصوصات کا مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سبق میں مجرورات کے متعلق جان کاری حاصل کرتے ہیں۔

مجرورات کی تعریف: جہاں جہاں جر آتا ہے۔ اسے مجرورات کہتے ہیں۔ عربی زبان میں جو صرف دو جگہ آتا ہے:

(۱) مضاف الیہ، جیسے: کِتابُ خالدٰ.

(۲) مجرور: یعنی وہ اسم جس کے شروع میں حرف جر ہو، جیسے: فِي الْكِتابِ.

سوالات

(۱) اگر عربی زبان میں کسی لفظ پر جر یعنی زیر آتا ہے، تو اس کی کتنی وجہ ہو سکتی ہے؟

(۲) درج ذیل الفاظ میں نمونے کے مطابق اجرا کیجیے۔

نمونہ: فِي الْكِتَابِ: اس میں الْكِتَابِ مرفوعات، منصوبات اور مجرورات میں سے مجرور ہے؛ اس لیے کہ اس کے شروع میں حرف جر داخل ہے۔

زَهْرَةُ الْوَرْدِ. قَلْمُ الْوَلَدِ. كِتَابُ الْوَلَدِينِ. قُرْآنُ الْمُسْلِمِينَ. حَدِيثُ الرَّسُولِ. عَلَى الْمَكْتَبِ. فِي الْمَسْجِدِ. إِلَى الْمَدِيَّةِ. مِنَ الْحَوْضَيْنِ. لِلْوَلَدِيْنِ.

(۳) ضمیریں بھی مرفوعات، منصوبات اور مجرورات ہوتی ہیں؛ البتہ مبنی ہونے کی وجہ سے ان پر اعراب ظاہر نہیں ہوتا۔ درج ذیل جملوں میں ضمیروں سمیت تمام الفاظ میں سابقہ نمونے کے مطابق مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کا اجرا کیجیے۔

كِتابُهُ. كِتابُكَ. قَلْمِيْ. قَلْمَنَا. نَصَرْتُهُمْ. يَكُثُرُ. يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ. فِي جَيْبِهِ. عِنْدَأَمَّهَا.

(۴) نیچے کی عبارت میں مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کو تلاش کیجیے۔

هَذَا جَرَسٌ كَبِيرٌ. هُوَ مُعَلَّقٌ بِالْعَمُودِ. بِجَانِبِهِ مِذَقَةٌ. الْفَرَاشُ يَدْعُ فَرَسَ بِالْمِذَقَةِ. فَيَخْرُجُ التَّلَمِيْذُ وَالْمَعَلِّمُ مِنَ الْفَصْلِ. التَّلَمِيْذُ يَدْهَبُ إِلَى فَصْلِ الْمَعَلِّمُ يَذْهَبُ إِلَى فَصْلِ آخرَ.

بہتر وال سبق

کچھ خلافِ قاعدة اعراب

سبق نمبر ۲۹، ۰۷ اور اسے میں مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کے بارے میں پڑھا۔ چند اسموں میں مرفوع، منصب اور مجرور ہونے کے باوجود اس کے خلاف اعراب آتا ہے۔ آئیے آج کے سبق میں اس کے تعلق جان کاری حاصل کرتے ہیں۔

تین اسموں میں سابقہ قاعدے کے خلاف اعراب آتا ہے اور وہ یہ ہیں:

(۱) جمع مؤنث سالم: اس کو مرفوعات میں ضمہ اور منصوبات و مجرورات میں کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے: حضرت مسلمات۔ ان مسلمات صالحات۔ علی مسلمات۔

(۲) غیر منصرف: اس کو مرفوعات میں ضمہ اور منصوبات و مجرورات میں فتحہ دیا جاتا ہے، جیسے: حضرت فاطمة۔ ضربت فاطمة۔ علی فاطمة۔

(۳) اسم منقوص: یعنی ایسا اسم، جس کے آخر میں 'ی' اور اس سے پہلے کسرہ ہو، جیسے: ثانی، بانی۔ اس کو مرفوعات میں جزم، منصوبات میں فتحہ اور مجرورات میں جزم دیا جاتا ہے، جیسے: حضرت قاضی۔ ان قاضیاً صالح۔ علی قاضی۔

سوالت

(۱) درج ذیل تمام الفاظ جمع مؤنث سالم ہیں۔ آپ ان پر مرفوعات، منصوبات اور مجرورات داخل کر کے ان کا عمل دکھائیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔

نمونہ: عَابِدَاتٌ: كَانَتْ عَابِدَاتٌ صَالِحَاتٍ عِنْدَ مُسْلِمَاتٍ وَغَيْرَهُ۔

الْعَابِدَاتُ. الصَّالِحَاتُ. الْقَانِتَاتُ. الْجَاهِلَاتُ. السَّامِعَاتُ.
الْخَافِظَاتُ. الْغَاسِلَاتُ. النَّاصِرَاتُ. حَامِدَاتُ. سَاجِدَاتُ. سَاجِرَاتُ۔

(۲) درج ذیل تمام الفاظ غیر منصرف ہیں۔ آپ ان پر عوامل مرفوعات، منصوبات اور مجرورات داخل کر کے ان کا عمل دکھائیے۔

رُبَاعٌ. مَكَابِرٌ. مَأْثُرٌ. رَمَضَانُ. حَسْنَاءُ. صَحْرَاءُ. عُظْمَى. كُبْرَى.
أَحْمَرٌ. أَزْرَقٌ. أَصْرَبٌ. أَسْمَعٌ.

(۳) درج ذیل تمام الفاظ اسم منقوص ہیں۔ آپ ان پر عوامل مرفوعات، منصوبات اور مجرورات داخل کر کے ان کا عمل دکھائیے۔

بَانِيٌّ. جَانِيٌّ. ثَانِيٌّ. سَاقِيٌّ. رَاضِيٌّ. دَاعِيٌّ. لَا هِيٌّ. بَاهِيٌّ. بَالِيٌّ. خَالِيٌّ۔

تیہتر وال سبق

توازع

اب تک کے اسباق میں عامل کے ذریعے براہ راست معمول بننے والے اسموں کا مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سبق میں کسی واسطے سے معمول بننے والی جیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

تابع کی تعریف: تابع ایسے دوسرے اسم کو کہا جاتا ہے جس پر وہی اعراب آتا ہے، جو اعراب اس سے پہلے والے اسم پر ہوتا ہے اور دونوں کا عامل ایک ہوتا ہے۔ پہلے والے اسم کو ”متبع“ اور دوسرے والے اسم کو ”تابع“ کہا جاتا ہے۔

تابع کی چھ فرمیں ہیں:

- (۱) صفت۔
- (۲) تاکید۔
- (۳) بدل۔
- (۴) عطف بیان۔
- (۵) عطف بہ حرف۔
- (۶) مشارالیہ۔

سوالات

- (۱) تابع اور متبع کا مطلب بتائیے۔
- (۲) تابع کی کتنی فرمیں ہیں اور کیا کیا ہیں؟

چوہتروال سبق

صفت

سبق نمبر ۳۷ میں تابع کی اقسام کی جان کاری حاصل کی۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی پہلی قسم کا مطالعہ

کرتے ہیں۔

صفت کی تعریف: صفت ایسے تابع کو کہتے ہیں جو اپنے متبوع یا موصوف کی اچھی یا بُری صفت بیان کرتی ہے، جیسے: **حَضَرَ رَجُلٌ عَالِمٌ** اس میں پہلا اسم **رَجُلٌ** پرف
آرہا ہے؛ اس لیے دوسرے اسم **عَالِمٌ** پر بھی رفع آرہا ہے اور دونوں کا عامل **حَضَرَ فعل** ہے،
جو اپنے فاعل کو رفع دے رہا ہے۔

صفت یا تابع اپنے موصوف یا متبوع کے درج ذیل چیزوں میں کیساں ہوتی ہے:
(۱) مذکرومنہ میں سے جو موصوف ہوتا ہے، وہی صفت ہوتی ہے، جیسے: **مُسْلِمٌ**
عَالِمٌ مُسْلِمَةٌ عَالِمَةٌ.

(۲) واحد، تثنیہ اور جمع میں جو موصوف ہوتا ہے، وہی صفت ہوتی ہے، جیسے: **مُسْلِمٌ**
عَالِمٌ مُسْلِمَانٌ عَالِمَانٌ مُسْلِمُونَ عَالِمُونَ.

(۳) معرفہ نکرہ میں سے جو موصوف ہوتا ہے، وہی صفت ہوتی ہے، جیسے: **الْقُرآنُ**
الْكَرِيمُ قُرْآنٌ كَرِيْمٌ.

(۴) رفع، نصب، جر میں سے جو اعراب موصوف پر ہوتا ہے، وہی اعراب صفت پر
ہوتا ہے، جیسے: **رَجُلٌ عَالِمٌ انَّ رَجُلًا عَالِمًا كِتَابٌ رَجُلٍ عَالِمٍ**.

سوالات

(۱) صفت کے کہتے ہیں؟

(۲) صفت اپنے موصوف کے کن کن چیزوں میں یکساں ہوتی ہے؟

(۳) اس صفت کا بیان آپ نے سبق نمبر ۱۷ میں بھی پڑھا ہے۔ آپ اپنی پڑھی ہوئی باتوں کی روشنی میں درج ذیل جملوں میں صفت موصوف یا تابع متبع کو پہچائیں۔

أَسْتَاذُ شَفِيقٌ. وَلَدُ طَوِيلٌ. الْطَّفْلَانِ الْكَبِيرَانِ. كِتَابَانِ حَمِيلَانِ.
رِجَالُ مُسْلِمُونَ. الْعَالَمُونَ الْعَامِلُونَ. إِنَّ الشَّجَرَ الْكَبِيرَ. عَلَى الْكُرَاسَةِ
الصَّغِيرَةِ. الْمُسْلِمَاتُ الصَّالِحَاتُ. الْفَرَاشَتَانِ الْجَمِيلَاتِانِ. زَهْرَةً مُفْتَحَةً.

(۴) مذکورہ بالاجملوں میں عوامل رفع نصب اور جر داخل کر کے ان کا اعراب ظاہر کیجیے۔ اسی طرح
انھیں واحد، تثنیہ اور جمع میں بھی تبدیل کیجیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔

نمونہ: هَذَا أَسْتَاذُ شَفِيقٌ. إِنَّ أَسْتَاذًا شَفِيقًا حَيْدُ. عِنْدَ أَسْتَاذُ شَفِيقٍ
كِتابٌ. هَذَا أَسْتَاذًا شَفِيقًا الخ.

پچھتر وال سبق

تاکید

سبق نمبر ۷۷ میں تابع کی پہلی قسم کا مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی دوسری قسم کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

تاکید کی تعریف: تاکید ایسے تابع کو کہتے ہیں، جو کلام میں زور، قوت اور تاکید پیدا کرتی ہے۔ جس کی، کی جاتی ہے، اسے 'مَوْكِدٌ' اور جس لفظ سے کی جاتی ہے، اسے 'تاکید' کہتے ہیں۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں: (۱) تاکید لفظی۔ (۲) تاکید معنوی۔

(۱) **تاکید لفظی:** تاکید لفظی یہ ہے کہ اس میں لفظ کو مکرر لایا جاتا ہے، خواہ وہ اسم ہو یا فعل ہو یا حرف ہو، جیسے: حَضَرَ زَيْدٌ زَيْدٌ زَيْدٌ آیا۔ سَكَّتَ سَكَّتَ خَامُوشٌ ہی رہا۔ لا لا نہیں نہیں۔

(۲) **تاکید معنوی:** تاکید معنوی یہ ہے کہ اس میں تاکید پیدا کرنے والے الفاظ ذکر کردیے جاتے ہیں۔ تاکید پیدا کرنے والے الفاظ یہ ہیں:

كُلُّ. جَمِيعٌ. تَقْسٌ. عَيْنٌ. كِلَّا. كِلْتَا. عَامَةٌ.

رفع نصب جرمیں سے جو اعراب موکد پر آتا ہے، وہی تاکید پر بھی آتا ہے۔ اور الفاظ تاکید میں موکد کے مطابق واحد، تثنیہ، جمع کی ضمیر لانا ضروری ہے، جیسے: قَرَأَتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ. سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ

کِلَّا صرف تثنیہ مذکور اور كِلْتَا صرف تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے:

حضرَ الرَّجُلَانِ كَلَاهُمَا دُنُونِ مَرْدَائِ۔ حَضَرَتِ الْبِنْتَانِ كِلْتَاهُمَا دُنُونِ عُورَتَيْنِ آئِمَّهِنِ۔ كُلُّ اُورَ جَمِيْنُّ وَاحِدًا وَجَمِيْعٌ كَلِيْهِ اُورَ باقِ الفَاظِ وَاحِدٌ، تَشْنِيْهٌ جَمِيْعٌ سَبَكِيَّ تَاكِيدِ كَلِيْهِ اتَّهِيْهِنِ۔

ترکیب: قَرَأَتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ: قَرَأَتُ فَعْلٍ ماضِي اس میں اُنَّا ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، الْكِتَابَ موَكِّد، كُلَّ مضاف، هُضْمِير مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرتا کید، موَكِّد اپنی تاکید سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

(۱) تاکید کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟

(۲) تاکید پر کیا اعراب آتا ہے اور اس کا عامل کون ہوتا ہے؟

(۳) درج ذیل الفاظ میں تاکید کی دنوں قسموں کی شناخت کیجیے۔

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. هَيَّاهَتْ هَيَّاهَتْ لِمَاتُوْعَدُوْنَ. لَا بُدَّ مِنْ قَتْلِهِ، لَا بُدَّ مِنْ قَتْلِهِ. يَذْرُسُ الطَّلَابُ كُلُّهُمْ. تَلَا حَامِدُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ. ذَهَبَ الْوَلُدُ نَفْسُهُ. تَكْتُبُ الْبَنْثُ نَفْسُهَا. حَفِظَتِ الْبِنْتَانِ نَفْسُهُمَا. تَطْبَخُ النِّسَاءُ أَنْفُسُهُنَّ. أَكَلَ النَّاسُ أَنْفُسُهُمْ. فَرَرَتِ الْفَارَادُ عَيْنُهَا. قَطَفَ الرَّجُلَانِ عَيْنُهُمَا. تَسْرُرُ الْعَجُوزَاتُ أَعْيُنُهُنَّ. أَسَرَّ النَّبِيُّ عَيْنُهُ. حَصَرَ الرِّجَالُ جَمِيْعَهُمْ. تَسْجُدُ الْعَابِدَاتُ جَمِيْعَهُنَّ. خَرَجَ الْجَمَلَانِ كَلَاهُمَا. قَطَفَتِ الرَّهْرَتَيْنِ كِلْتَاهُمَا. قَرَأَتُ الرَّسَائِلَ غَامَّتَهَا. سَافَرَ الرِّجَالُ غَامَّتُهُمْ.

(۴) نیچے کچھ الفاظ دیے گئے ہیں۔ آپ ان کے فاعل اور مفعول کو واحد، تثنیہ اور مذکرو مونث میں بدل کر اس کے مطابق الفاظ تاکید لائیے۔ بطور مثال دیکھیے: نَصَرَ الرَّجُلُ نَفْسُهُ

الْمُعَلِّم نَفْسَهُ نَصَرَ الرَّجُلَنِ نَفْسُهُمَا الْمُعَلِّمَيْنِ نَفْسُهُمَا نَصَرَ الرَّجَالُ
أَنْقُسُهُمُ الْمُعَلِّمَيْنِ أَنْقُسُهُمْ نَصَرَتِ الْمَرْأَةُ نَفْسُهَا الْعَجُوزَةُ نَفْسَهَا.
قَرَأَ الْوَلَدُ الْكِتَابَ قَطَفَتِ الْمَرْأَةُ الزَّهْرَةَ يَبْيَعُ الْبَقَالُ الْخُضْرَةَ.
يَأْكُلُ الطَّفْلُ الثَّمَرَةَ يُدْرِسُ الْمُعَلِّمُ التَّلْمِيذَ.

(۵) نیچے دیے گئے جملے میں الگ الگ حروف تاکید لگا کر عوامل رفع، نصب اور جرد داخل کر کے ان کا اعراب ظاہر کیجیے۔ اسی طرح الفاظ تاکید کو واحد تثنیہ جمع میں بدليے۔ ایک نمونہ دیکھیے:
نَفْسُهُ: إِنَّ الْوَلَدَ نَفْسَهُ. عَلَى الْوَلَدِ نَفْسِهِ الْوَلَدَانِ نَفْسُهُمَا. إِنَّ الْوَلَدَيْنِ
نَفْسَهُمَا. عَلَى الْوَلَدَيْنِ نَفْسِهِمَا الْخَ.
الْكِتَابُ. الرَّجُلُ. الْقَلْمُ. الْمَدْرَسَةُ. الْبَنْثُ.

چھپتہ وال سبق

بدل

سبق نمبر ۵ کے میں تابع کی دوسری قسم کو پڑھا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی تیسری قسم کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

بدل کی تعریف: بدل ایسے تابع کو کہتے ہیں، جس میں متبع اور تابع دونوں کا مصدق ایک ہی ہوتا ہے۔

پہلے والے کو مبدل منه اور دوسرا والے کو بدل، کہتے ہیں۔

واحد تثنیہ جمع، رفع، نصب، جر اور مذکرو مونث میں بدل مبدل منه کے مطابق ہوتا ہے، جیسے: حَضَرَ زِيدٌ أَبُو خَالِدٍ: خالد کا باپ زید آیا۔ اس میں زید متبع اور أبو خالد تابع سے مراد ایک ہی آدمی ہے۔

بدل کی چار قسمیں ہیں: (۱) بدل الکل۔ (۲) بدل البعض۔ (۳) بدل الاشتمال۔ (۴) بدل الغلط۔

ترتیب: حَضَرَ زِيدٌ أَبُو خَالِدٍ: حَضَرَ فعل ماضی، زید مبدل منه، أبو خالد بعد الاضافت بدل، مبدل منه اپنے بدل سے مل کر حَضَرَ کافی فعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

سوالات

(۱) بدل کی تعریف کیجیے اور یہ بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟

(۲) درج ذیل الفاظ میں مبدل منہ اور بدل کو پہچانیے۔

أَخْوَكَ حَامِدٌ عَالِمٌ نَصَرْتُ أَبَاكَ مُحَمَّداً فِي عَهْدِ الْخَلِيفَةِ
عَلَىٰ عِنْدَابِنِكَ حَامِدٌ قَلْمٌ كَتَابُ اللَّهِ الْقُرْآنُ حَقٌّ قَرَأْتُ الْكِتَابَ آسَان
عَرَبِيٍّ قَوَاعِدٌ طَبَخْتُ الْبَنْتُ الطَّعَامَ الْخُبْزَ تَقْطَفْتُ بَنْتُ الرَّجُلِ زَيْنَبُ
زَهْرَةً تَذَعُّرْ أَمْكَنَ فَاطِمَةُ صَبَبَيَاً مَذْرَسْتُكَ الْجَامِعَةُ الْمَلِيَّةُ جَمِيلَةً۔

(۳) مذکورہ بالاجملوں کا ترجمہ کیجیے پھر ان کی ترکیب کیجیے۔

(۴) درج ذیل جملوں کے شروع میں عوامل رفع نصب اور جر لگا کر مبدل منہ اور بدل پر اعراب
ظاہر کیجیے اور انہیں تثنیہ و جمع اور مذکر و مؤنث میں تبدیل کیجیے۔ ایک نمونہ دیکھیے:

نمونہ: الْأَبُ خَالِدٌ سَهْلٌ الْأَبَانِ خَالِدٌ وَ حَامِدٌ عِنْدَ الْأَبَوَيْنِ خَالِدٌ وَ حَامِدٌ إِنَّ
الْأَبَوَيْنِ خَالِدًا وَ حَامِدًا الْأَبَاءُ خَالِدٌ وَ حَامِدٌ وَ سَاجِدٌ مِنَ الْأَبَاءِ
خَالِدٌ وَ حَامِدٌ وَ سَاجِدٌ إِنَّ الْأَبَاءَ خَالِدًا وَ حَامِدًا وَ سَاجِدًا اسی طرح مؤنث الام
فاطِمَةُ الْأَمَانِ فَاطِمَةُ وَ سَاجِدَةُ الْخَ۔

الْمُسْلِمُ مَحْمُودٌ الصَّالِحَةُ سُعَادٌ الْعَالِمُ رَاشِدٌ الْمَدِينَةُ دَهْلِيٌّ۔
الْكِتَابُ الْبُخَارِيُّ۔

ستروال سبق

عطف بہ حرف

سبق نمبر ۲ میں تابع کی تیسرا فرم کا مطالعہ کیا۔ آجے آج کے سبق میں اس کی تجویز کا مطالعہ کرتے ہیں۔

عطف بہ حرف کی تعریف: عطف بہ حرف ایسے تابع کو کہتے ہیں، جو حرف عطف کے بعد آتا ہے۔

پہلے والے کو معطوف علیہ اور دوسرے والے کو معطوف کہتے ہیں۔ جو اعراب معطوف علیہ پر آتا ہے، وہی اعراب معطوف پر بھی آتا ہے۔ حروف عطف نو ہیں:
 (۱) وَ (اور)۔ (۲) فَ (تو، پس)۔ (۳) ثُمَّ (پھر)۔ (۴) حَتَّىٰ (یہاں تک کہ، تا آں کہ)۔ (۵) أَوْ (یا)۔ (۶) أَمْ (یا)۔ (۷) لَا (نہیں)۔ (۸) بَلْ (بلکہ)۔ (۹) لِكِنْ (لیکن)۔

عطف کبھی ایک اسم کا دوسرے اسم پر ہوتا ہے، جیسے: حَضَرَ زَيْدٌ وَ بَكْرٌ زید اور سکر آیا۔ اور کبھی ایک جملے کا دوسرے جملے پر ہوتا ہے، جیسے: دَرَسَ مُعَلِّمٌ وَ تَدَرَّسَ تَلْمِيذٌ: استاذ نے پڑھایا اور طالب علم نے پڑھا۔

ترکیب: حَضَرَ زَيْدٌ وَ بَكْرٌ: حَضَرَ فعل ماضی زید معطوف علیہ، وَ حرف عطف، بَكْرٌ معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل ہوا حَضَرَ فعل کا، حَضَرَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

سوالت

- (۱) عطف بحرف کی تعریف کیجیے اور اس کی تعداد بتائیے۔
- (۲) معطوف پر کون سا اعراب آتا ہے؟ سوچ کر جواب دیجیے۔
- (۳) درج ذیل جملوں میں حرف عطف اور معطوف علیہ و معطوف کو پہچانیے۔

الرَّزْهَرَةُ وَالْفَرَاشَةُ جَمِيلَتَانِ. هَذَا كِتَابٌ وَدَالِكَ قَلْمٌ. يَحْضُرُ تَلْمِيذٌ فَمُعْلِمٌ. خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْعَةً. قَطَفَ الْوَلْدُ زَهْرَةً ثُمَّ وَرَقًا. غَرَسَ الْبُسْتَانِيُّ شَجَرًا ثُمَّ دَهَبَ إِلَى الْبَيْتِ. قَالُوا لَبِثَنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ. خُذُ الْكُرَةَ أَوْ الصَّوْلَجَانَ. مَا أَكَلْتُ سَمَكًا بَلْ لَحْمًا مَشْوِيًّا. لَا يَقْرَأُ حَامِدٌ بَلْ يَقْرَأُ نَاصِرٌ. إِنَّمَا يَفْوُزُ الْمُجَدُّ لَا الْكَسَلَانُ. أَنْتَ فِي الْقِرَاءَةِ لَا فِي الْكِتَابَةِ. زَيْدٌ حَاضِرٌ لَكُنْ أَخْوَهُ غَائِبٌ. أَنْتَ عَالِمٌ أَمْ جَاهِلٌ. يَلْعَبُ الطَّفْلُ أَمْ يَكْتُبُ طَالَعَتُ الْقُرْآنَ حَتَّى الْفَاتِحةَ. رَكِبُتُ الْحَيْوَانَ حَتَّى الْجَمَلَ.

(۲) یونچ دیے گئے جملے میں الگ الگ حروفِ عطف لگا کر عواملِ رفعِ نصب اور جرِ داخل کر کے ان کا اعراب ظاہر کیجیے۔ ایک نمونہ دیکھیے۔

نمونہ: الْكِتَابُ وَالْقَلْمُ: إِنَّ الْكِتَابَ فَالْقَلْمَ، فِي الْكِتَابِ فَالْقَلْمِ.
الْغُصْنُ ثُمَّ الْوَرَقُ. الْقِرَاءَةُ حَتَّى الْكِتَابَةِ. اللَّعْبُ بَلْ الرِّيَاضَةُ.

اٹھترھوال سبق

عطف بیان

ستین نمبرے میں تابع کی چھوٹی قسم کو پڑھا۔ آئیے آج کے ستین میں اس کی پانچویں قسم کے بارے میں

معلومات حاصل کرتے ہیں۔

عطف بیان کی تعریف: عطف بیان ایسے تابع کو کہتے ہیں، جس میں دوناموں میں سے پہلے غیر مشہور نام کو پھر وضاحت کے لیے دوسرے مشہور نام کو لایا جاتا ہے۔
پہلے والے کو متبع اور دوسرے والے کو تابع عطف بیان کہا جاتا ہے۔ اور جو اعراب متبع پر آتا ہے، وہی اعراب تابع عطف بیان پر بھی آتا ہے، جیسے: جَاءَ أَبُو الْقَاسِمِ مَحَمَّدٌ (علیہ السلام)۔ حضرت ابوالقاسم یعنی محمد (علیہ السلام) آئے۔ قالَ أَبُو تُرَابٍ عَلَى حضرت ابو تراب یعنی علیؑ نے فرمایا۔

ترتیب: جَاءَ أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدٌ: جَاءَ فعل ماضی، أَبُو الْقَاسِمِ بعد الاضافت متبع، مُحَمَّدٌ تابع عطف بیان، متبع اپنے تابع عطف بیان سمل کر فاعل ہوا جَاءَ فعل کا، جَاءَ فعل اپنے فاعل سے سمل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

(۱) درج ذیل جملوں میں عطف بیان کی شاخت کیجیے۔

مُحْسُنُ الدِّينُ أَبُو الْكَلَامِ آزادُ. أَبُو الطَّيْبِ مُحَمَّدٌ (علیہ السلام). شَيْخُ الْهِنْدِ مولانا محمود حسن۔ عظیم آباد بتنه۔ آریہ ورت هندستان۔ شیخ الاسلام حسین احمد مدنی۔ پستنافور دلهی۔

اناسیوال سبق

مشارالیہ

سبق نمبر ۸۷ میں تابع کی پانچ مرقہ کا مطالعہ کیا۔ آئیے آج کے سبق میں اس کی جگہ تمر متعلق

معلومات حاصل کرتے ہیں۔

مشارالیہ کی تعریف: مشارالیہ ایسے اسم کو کہتے ہیں جس کی طرف اسمائے اشارہ سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ اسمائے اشارہ چوں کہنی ہیں؛ اس لیے ان پر اعراب ظاہر نہیں ہوگا؛ البتہ وہ رفع، نصب اور جر کی جس حالت میں ہوگا، مشارالیہ پر وہی اعراب آئے گا اور اسی عامل کی وجہ سے آئے گا، جیسے: انَّ هَذَا الْكِتَابَ مُفَيْدٌ۔ اس میں هذا انَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے؛ لیکن متن کی وجہ سے نصب ظاہر نہیں ہو رہا ہے۔ الْكِتَابَ اس کا مشارالیہ ہے، اس پر نصب آرہا ہے اور دونوں کا عامل انَّ حرف مشبہ بالفعل ہے۔

سوالات

- (۱) مشارالیہ کی تعریف کرتے ہوئے یہ بتائیے کہ یہ کس کی قسم ہے؟
- (۲) نیچے دیے گئے الفاظ کے شروع میں اسمائے اشارہ لگا کر انھیں تشیہ جمع اور مذکر و مؤنث میں تبدیل کرتے ہوئے عوامل رفع نصب اور جر داخل کر کے ان کا اعراب ظاہر کیجیے۔ نیمونہ دیکھیے: هَذَا الْكِتَابُ : انَّ هَذَا الْكِتَابِ عَلَى هَاتَيْنِ الْبِنْتَيْنِ عَلَى هَاتَيْنِ الْبِنْتَيْنِ الْخ۔ الرَّجُلُ . الْمُسْلِمَةُ . الْعَالِمُ . الصَّالِحُ . الْمَدْرَسَةُ۔
- (۳) اس کا مکمل بیان آپ نے سبق نمبر ۲۳ میں پڑھ لیا ہے۔ آپ سبق نمبر ۲۳ کو دوبارہ پڑھیے۔

اسیوال سبق

حروفِ غیر عاملہ

سبق نمبرے میں پڑھا تھا کہ حروف کی دو قسمیں ہیں: حروفِ عاملہ اور حروفِ غیر عاملہ۔ پھر سبق نمبر ۳۷۸ سے بھتک حروفِ عاملہ کا تفصیلی بیان پڑھا۔ آج کے سبق میں حروفِ غیر عاملہ کے متعلق جان کاری لیتے ہیں۔

حروفِ غیر عاملہ کی تعریف: حروفِ غیر عاملہ ایسے حروف کو کہا جاتا ہے، جو لفظ کے اعتبار سے کوئی عمل نہیں کرتا؛ البتہ وہ اپنے معانی ادا کرتے ہیں۔

حروفِ غیر عاملہ کی چودہ قسمیں ہیں۔

(۱) **حروفِ تنبیہ:** یہ تین ہیں: (۱) ألا۔ (۲) أَمَا۔ (۳) هـ۔ آگاہ ہو جاؤ، متوجہ ہو جاؤ، ہوشیار، خبردار، جیسے: أَلَاَ الأَسَدُ وَاقِفٌ: ہوشیار! شیر کھڑا ہے۔

(۲) **حروفِ ایجاد:** یہ چھ ہیں: (۱) نَعْمٌ (ہاں)۔ (۲) بَلَى (ہاں، کیوں نہیں)۔ (۳) أَجْلٌ۔ (۴) إِنْ۔ (۵) جَيْرٌ (ہاں)۔ (۶) إِنَّ (بے شک)۔ جیسے: نَعْمٌ كَتَبْتُ هـ میں نے لکھا۔

(۳) **حروفِ تفسیر:** کسی لفظ یا جملے کی تشریح کے لیے لایا جاتا ہے۔ اور یہ دو ہیں: (۱) أَيْ (یعنی)۔ (۲) أَنْ (یہ کہ)۔ جیسے: حَضَرَ الطَّالِبُ أَيْ خالدٌ طالب علم یعنی خالد آیا۔ دَعْوَتُهُ أَنْ يَأْخُذُ: میں نے اسے پکارا کہ اے میرے بھائی۔

ترکیب: حَضَرَ الطَّالِبُ أَيْ خالدٌ: حَضَرَ فعل ماضی، الطَّالِبُ مفسّر، أَيْ حرفِ تفسیر، خالدٌ مفسّر، مفسّر اپنے مفسّر سے مل کر فاعل ہوا حَضَرَ فعل کا،

حضر فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) حروف مصدریہ: یہ حروف فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ اور یہ دو ہیں:

(۱) مَا۔ (۲) أَنْ۔ جیسے: سَمِعَ زِيْدُّمَا قَالَ خَالِدٌ: زید نے خالد کی بات سنی۔
نَظَرْتُ أَنْ ذَهْبَتْ: میں نے تجھے جاتے دیکھا۔

ترکیب: سَمِعَ زِيْدُّمَا قَالَ خَالِدٌ: سَمِعَ فعل، زید اس کا فاعل، ما مصدریہ، قَالَ فعل، خالد اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کرتا ویل مصدر مفعول بہ ہوا سَمِعَ فعل کا، سَمِعَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) حروف تخصیض: یہ حروف ڈانٹ ڈپٹ یا شوق و رغبت کے معانی پیدا کرتے ہیں۔ یہ چار ہیں: (۱) أَلَا۔ (۲) هَلَّا۔ (۳) لَوْلَا۔ (۴) لَوْمَا (کیوں نہیں)۔ جیسے: هَلَّا صَلَّيْتَ: تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی۔

(۶) حرف توقع: یہ قَذْ ہے۔ یہ ماضی کے شروع میں تحقیق کا اور فعل مضارع کے شروع میں تقلیل کا معنی پیدا کرتا ہے، جیسے: قَذْ نَصَرَ زِيْدُ بے شک زید نے مدد کی۔ قَذْ يَحْضُرُ زِيْدُ: زید کبھی کبھی آتا ہے۔

(۷) حروف استفہام: ان حروف سے سوال کیا جاتا ہے۔ اور یہ آٹھ ہیں: (۱) مَنْ (کون، برائے ذوی العقول)۔ (۲) مَا (کیا، برائے غیر ذوی العقول)۔ (۳) أَيْنَ (کہاں)۔ (۴) مَتَى (کب)۔ (۵) كَيْفَ (کیسے)۔ (۶) كَمْ (کتنا، برائے عدد)۔ (۷) هَلْ (کیا)۔ (۸) هَمْرَهْ؟ (کیا)۔ جیسے: مَنْ أَنْتَ؟ آپ کون ہیں؟۔ أَنْتَ عَالِمٌ؟ کیا آپ عالم ہیں؟۔

(۸) حرف ردع: ان کار کا معنی پیدا کر دیتا ہے اور یہ کلّا ہے، جیسے: كَلَّا لَا تَكْذِبْ ہرگز جھوٹ مت بول۔

(۹) **نون ہائے تا کید:** یعنی نون ثقلیہ اور نون خفیہ۔ یہ فعل مضارع کے آخر میں آتے ہیں اور تا کید کے معنی پیدا کرتے ہیں، جیسے: لَيَنْصُرَنَّ، لَيَنْصُرَنَ وہ ضرور مدد کرے گا۔

(۱۰) **لام مفتوحہ:** یہ تا کیدی معنی پیدا کرتا ہے، جیسے: لَزِيدٌ قَائِمٌ: واقعی زید کھڑا ہے۔

(۱۱) **حروفِ زیادت:** یعنی ایسے حروف جو جملے میں لفظی عمل کرتے ہیں؛ لیکن معنوی عمل نہیں کرتے۔ اور جملے میں خوب صورتی پیدا کرتے ہیں اور یہ آٹھ ہیں: (۱) ان۔ (۲) ان۔ (۳) لا۔ (۴) من۔ (۵) ما۔ (۶) ک۔ (۷) ب۔ (۸) ل۔ جیسے: لَيْسَ كَمْثِلِهِ شَئِيْهُ: اللہ تعالیٰ کے مثل کوئی چیز نہیں۔ اس میں کہ زائد ہے۔ کَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا: اللہ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔ اس میں ب زائد ہے۔

(۱۲) **حروفِ شرط:** یہ شرط اذنوم کے معنی پیدا کرتے ہیں اور یہ دو ہیں: (۱) أَمَا (بہر حال)۔ (۲) لَوْ (اگر)۔ جیسے: أَمَا الَّذِي يَنْصُرُ، فَهُوَ سَعِيْدٌ: بہر حال جو مدد کرتا ہے، وہ نیک بخت ہے۔ لَوْ تَجْتَهِدْ لَتَنْجُحُ: اگر تم مخت کرو گے؛ کامیاب ہو جاؤ گے۔

ترکیب: لَوْ تَجْتَهِدْ لَتَنْجُحُ: لَوْ حرفِ شرط، تَجْتَهِدْ فعل مضارع، اس میں أَنْتَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ل مفتوحہ برائے تا کید، تَنْجُح فعل مضارع، اس میں أَنْتَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزا ہیہ ہوا۔

(۱۳) **حروفِ لَوْلَا:** (اگر نہ ہوتا)۔ جیسے: لَوْلَا الْكِتَابُ لَضَاعَ الْوَقْتُ:

اگر کتاب نہ ہوتی تو وقت ضائع ہو جاتا۔ یہ صرف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔

ترکیب: لَوْلَا الْكِتَابُ لَضَاعَ الْوَقْتُ: لَوْلَا حرفِ غیر عامل، الْكِتَابُ مبتداء، ل مفتوحہ برائے تا کید، ضَاعَ فعل الْوَقْتُ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱۲) حروفِ عطف: حروفِ عطف ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے یا ایک جملے کو دوسرے جملے سے جوڑنے اور ملانے کا کام کرتے ہیں۔ پہلے والے والے کو معطوف علیہ اور ان حروف کے بعد والے کو معطوف کہتے ہیں اور یہ نو ہیں:

(۱) وَ (اور)۔ (۲) فَ (تو، پس)۔ (۳) ثُمَّ (پھر)۔ (۴) حَتَّىٰ (یہاں تک کہ، تا آں کہ)۔ (۵) أَوْ (یا)۔ (۶) أَمْ (یا)۔ (۷) لَا (نہیں)۔ (۸) بَلْ (بلکہ)۔ (۹) لِكِنْ (لیکن)۔ جیسے: قَرَأَ زِيدٌ وَ خَالِدٌ: زید اور خالد نے پڑھا۔

ترکیب: قَرَأَ زِيدٌ وَ خَالِدٌ: قَرَأَ فعل ماضی، زید معطوف علیہ، وحروف عطف، خالد معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل ہوا قَرَأَ فعل کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات

(۱) حروف غیر عاملہ کا مطلب بتاتے ہوئے بتائیے کہ اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۲) درج ذیل مثالوں میں حروف غیر عاملہ کی قسموں کی نشان دہی کیجیے۔

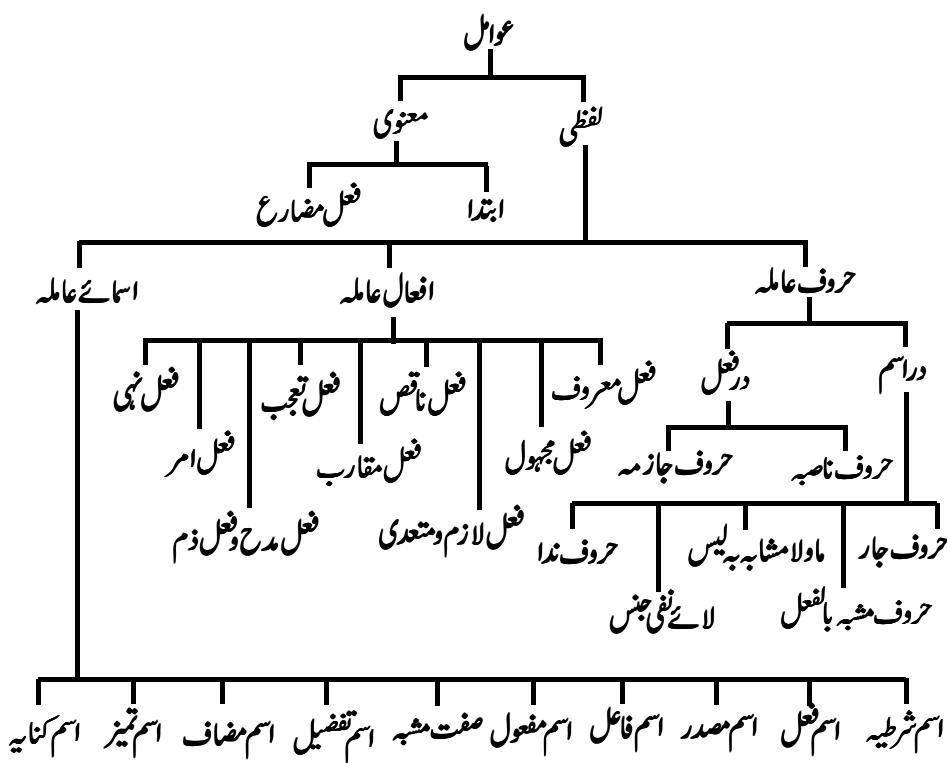
يَكْتُبُ زِيدٌ ثُمَّ تَلْمِيذُهُ. لَوْلَا الْمُعْلَمُ لَخَرَجَ الطُّلَّابُ. لَوْتُسَافِرُ تَنْظُرُ
مَنَاظِرَ جَدِيدَةً. لَوْلَا الْحُبُّ لَسَادَثُ الْعَدَاوَةُ. لَيَعْلَمُ النَّاسُ الْحَقَّ. لَيُنْبَذَنَّ.
لَيَقْتُلَنَّ. مَا اسْمُ الْكِتَابِ. كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ. قَدْ فَتَحَ الْوَلْدُ كِتَابًا.
لَوْلَا دَهْبَتِ إِلَى السُّوقِ. ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحَبَتْ. نَظَرْتُ أَنْ
كَتَبْتِ. نَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ. هَذَا الْكِتَابُ أُنْبَغِيَ الْبُخَارِيُّ أَصْحَحُ الْكُتُبِ بَعْدِ
كِتَابِ اللَّهِ. أَنَسُ بْرِ بُكْمٍ، قَالُوا بَلِيٌّ. أَلَا الدَّرْسُ جَارٍ.

(۳) آپ تمام حروف غیر عاملہ پر کم از کم دو دو مثالیں بنائیے۔

امتحانِ خودی

تمام اقسام کا نقشہ، اجراء اور عام تمرینات

آپ نے عربی سکھنے کے لیے تمام ضروری قواعد کو پڑھ لیا۔ ہم یہاں تمام قسموں کو نقشے کی شکل میں پیش کرتے ہیں تاکہ اس کی روشنی میں اپنے آپ کو جانچیں کہ ہم نے کتنا سمجھا اور مزید کتنی محنت کی ضرورت ہے۔



عام تمرینات

- (۱) آپ کی یہ کتاب آسان عربی قواعد کس فن کی کتاب ہے؟
- (۲) لفظ کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
- (۳) مفرد کی کتنی قسمیں ہیں ان کے نام اور علامتیں بتائیے۔
- (۴) اسم کی کتنی اعتبار سے تقسیم کی گئی ہے، ان سب کا نام اور تعریف بتائیے۔
- (۵) مرکب کسے کہتے ہیں؟ اس کی جتنی تقسیمیں ہیں، سب کا نام گنائیے۔
- (۶) مغرب و مشرق کی کیا تعریف ہیں اور دونوں کی کتنی قسمیں ہیں مثال کے ساتھ شمار کرائیے۔
- (۷) منصرف و غیر منصرف کس کی قسم ہے؟ نیز دونوں کی پہچان بتائیے۔
- (۸) عوامل کسے کہتے ہیں اور ان کی کتنی قسمیں ہیں؟
- (۹) عوامل معنوی کتنے ہیں؟
- (۱۰) عوامل لفظی کی تینوں قسموں کا نام بتاتے ہوئے یہ بتائیے کہ حروف عاملہ در اسم اور حروف عاملہ در فعل کتنے ہیں؟
- (۱۱) افعال عاملہ کسے کہتے ہیں اور ان کی کتنی تعداد ہے؟
- (۱۲) اسمائے عاملہ سے کیا مراد ہے اور وہ کتنے ہیں؟
- (۱۳) مرفواعات، منصوبات اور مجرورات کی تعداد بتائیے۔
- (۱۴) توالع کی تعریف کیا ہے اور وہ کتنے ہیں؟
- (۱۵) حروف غیر عاملہ کتنے ہیں؟
- (۱۶) درج ذیل عبارتوں میں اسم کا پانچوں (ذکر و مونث، واحد تثنیہ جمع، معرفہ نکرہ، مغرب و مشرق و غیر منصرف) کے اعتبار سے اجرا کیجیے۔ ایک نمونہ دیکھیے:

نمونہ: وَلَدُ عُمَرٌ = مذکرو مونث میں سے مذکر ہے؛ اس لیے کہ مونث کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔ واحد تثنیہ جمع میں سے واحد ہے؛ اس لیے کہ تثنیہ اور جمع کی کوئی علامت نہیں پائی جا رہی ہے۔ معرفہ نکره میں سے معرفہ ہے اس لیے کہ یہ علم ہے۔ معرب و مení میں سے معرب ہے؛ اس لیے کہ اسمِ متمکن ترکیب میں واقع ہے اور منصرف وغیر منصرف میں سے غیر منصرف ہے؛ اس لیے کہ اسبابِ منع صرف میں سے اس میں بیک وقت دو سبب عدل اور علم پایا جا رہا ہے۔

وَلَدُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ حُلَوانَ مِنْ أَعْمَالِ مَصْرَ، وَكَانَ وَالْدُهْ حَاكِمًا لَهَا. وَقَدْ وُلِيَ يَثْرَبَ (المديّة). وَقَدْ عَاهَدَ سَلِيمَانُ بِالْخِلَافَةِ إِلَى عُمَرَ. لِأَنَّهُ أَصْلَحَ بَنِي أَمَيَّةَ وَأَعْدَلَ بَنِي مَرْوَانَ. فَاسْتَفَتَ حَوْلَيَّةً لِوَلَيْتَهُ بَرَدَ مَظَالِمِ النَّاسِ، وَقَالَ: أَحَقُّ مَنْ أَبْدَأَهُ نَفْسِي وَ زَوْجَتِيْ. فَفَعَلَ مَا قَالَ.

(۱۷) نیچے دی گئی عبارتوں میں حروفِ عامله اور حروفِ غیر عامله کی نشان دہی کرتے ہوئے نمونے کے مطابق اجرائیکیجیے۔

نمونہ: قَالَ = اس میں پوشیدہ ہو۔ ضمیر مرفع متصل مرفاعات منصوبات اور مجرورات میں سے مرفع ہے؛ اس لیے کہ وہ فاعل واقع ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ يَسْتَهِنَ الرَّجُلُ وَالْدِيْهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَهَلْ يَسْتَهِنُ الرَّجُلُ وَالْدِيْهُ، قَالَ: يَسْبُ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسْبُ أَبَاهُ، وَيَسْبُ أَمَّهُ۔

(۱۸) مندرجہ ذیل جملوں میں عوامل کی شاخت کیجیے اور ان کی ترکیب کیجیے۔

أَلْغَى الْمُشْرِكُونَ عُقُولَهُمْ، فَتَمَسَّكُوا بِأَصْنَامِهِمْ، وَأَخْذُوا يَعْمَلُونَ جَاهِدِينَ عَلَى أَنْ يَصْرِفُوا مُحَمَّداً ﷺ عَنْ دِيْنِهِ، وَيَبْعَدُوهُ

عَنْ أَنْ يَمْضِي فِي دَعْوَتِهِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ مَلِأَ قَلْبَهُ بِالْإِيمَانِ، وَثَبَّتَهُ
بِالْيَقِينِ، وَوَعَدَهُ بِأَنَّهُمْ لَنْ يَسْتَطِعُوا أَنْ يَنْالُوهُ بِضُرٍّ، لَمْ يَرُدْهُ اللَّهُ
لَهُ. وَلَنْ يَمْنَعُوهُ عَنْهُ خَيْرًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(۱۹) آپ قرآن کریم کھولیے اور اب تک جتنے قواعد پڑھ لیے ہیں، اور مشق کے جتنے
طریقے آپ کو بتائے گئے ہیں، ان کی روشنی میں آیتوں کا اجرا کیجیے۔ پھر کوئی آیت منتخب کر کے
اسی کے نیچ پر مزید جملے بنانے کی کوشش کیجیے۔

(۲۰) روزمرہ مشاہدہ والی چیزوں جیسے کتاب، قلم، درس گاہ، پرندہ، مکان، دوکان
وغیرہ کو عنوان بنا کر عربی بنائیے۔

قَدْ تَمَّ بَعْوَنِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا فَالْحَمْدُ لَهُ أَوْلًا وَآخِرًا